الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تصوف کا جو اولیاء اللہ رحمہ کے پہچاننے کا آلہ ہے۔ جس مین
ہر دعوے پر کتب دینیات و اقوال صوفیہ کرام کا حوالہ ہے۔ مسمے بہ

رفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ

مولفہ مرشد جناب مولوی حکیم ابو [illegible] الصمد بہاری سلمہ اللہ الباری کا
فرمایش سے صاحب لطف جناب حاجی عبد الکریم صاحب داناپوری کے

یونین پریس بانکی پور پٹنہ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام
علی رسولہ والہ واصحابہ الکریم۔ حمد ونعت کے
بعد ابو المجید عبد الصمد اوگانوی بہاری ولد جناب مستطاب
منشی فتح علی صاحب غفر لہما خدمت مین مسلمان بھائیون کے عرض
کرتا ہی کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو تیرہ سو برس سے
کچھہ زائد ہوئے۔ قریب قریب تین سو سال ہجری تک اعمال وافعال
اس امت مرحومہ کے موافق احکام ایمان۔ اسلام۔ احسان کے رہے
چوتھی صدی ہجرت سے چال ڈھال اس امت کی بگڑی۔ اول ایمان
مین عقائد کی طرف سے خلل پڑنے شروع ہوئے اہل بدعت نے
ہر طرف سے سر اوٹھایا۔ دوم اسلام مین یون بلا آئی کہ ارتکاب

کبائر کا شیوع ہوا افعالِ قبیحہ کھلے خزانے ہونے لگے سستی و
رخت ومحق سے رہا سہا اسلام تو یون گیا گزرا باقی رہا تیسرا حصہ
احسان یعنی تصوف اوسین یہ نقص پیدا ہوا کہ قلوب لوگون کے
بے حس ہو گئے اخلاص بالکل جاتا رہا۔ ریا سمعہ۔ کبر عُجب۔ حرص طمع
نے اپنا نقشہ جمایا لاکن وہ لوگ جنکو اللہ پاک نے اپنے احسان سے
بچا دیا ہے۔ وقلیل ما ھم۔ وقلیل من عبادی الشکور۔ امتداد
مدت کی وجہ سے قلب اس امت کے سخت ہو گئے دینداری کا صرف
اب نام باقی ہی اور اسلام کی رسم۔ صغائر کو کون پوچھتا ہی کبائر مین
پھنس گئے فسق و فجور انکا شعار ہی۔ کفر و نفاق انکا دثار عواقب
امور کو بھول کر مصائب سے بے پروا بن گئے۔ عذاب آخرت سے مامون
ہو کر شرک و بدعت دن دھاڑے کرنے لگے جادوگر اور ساحر
لوگون کی وہ کثرت ہوئی کہ متقی صوفی کامل کے خرق عادات کی قدر
ہی جاتی رہی۔ اعمال سفلی مسمریزم۔ اوراکل۔ روحانیات اور تھیاسوفی
نے عالم میں انکو شرکوا اپنا نکر پھیلانے لگے اور کرتب دکھلانے لگے
کہ اولیاء اللہ و خاصانِ خدا زہد و ورع والے حضرات کے کرامات حقہ کی
وقعت ہی کچھ نہ رہی علی الخصوص اس زمانے مین ان لوگون کی ایسی
چلی بنی ہی کہ روز افزون عجائب پرستی و قبر پرستی ہوتی ہی جس سے
رہی سہی عزت بھی شریعت مصطفویہ کی یوماً فیوماً مٹی جاتی ہی۔ اور متقی
پرہیزگار مومن مسلمان لوگون کی عظمت قلوب سے ایسی اوٹھی جاتی ہے

جس سے باب ہدایت کے بند ہو جانیکا خوف ہی نہین بلکہ یقین ہے
پہلے بھی کیا تھی خاک میری قدر و منزلت پہ پرشب کی منتون نے
ڈبو دی رہی سہی ؎

میرے پیارے بھائی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ ان [illegible]
باتون پر عمل کرتے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی دیکھلائی ہوئی
راہون کی پیروی فرماتے جس بات کو اونھون نے منع کیا تھا اوس سے
باز رہتے اور جس راہ سے دور رہنے کا حکم کیا تھا اوس سے کوسون
بھاگتے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنه
فانتھوا نہ اپنے جی سے دینی احکام مین ایسی نئی نئی تراش خراش
نکالتے کہ وہ امر بدعت ضلالت کی حد تک پہونچتا ما احدث فی
امرنا ھذا فھو رد نہ اوسکی عبادت مین ایسی جہالت سے کام لیتے
کہ شرک کا بھی برا منہ دیکھنا نصیب ہوتا من یشرک باللہ فقد حرم
اللہ علیه الجنة پھر ایسی نازک روشون مین سنبھل سنبھل کر چلنا
چاہیے تھا اور ایسی پرخطر وادی [illegible] بڑھانا لازم تھا
نہ افراط و تفریط کو عمل مین لاتے نہ زیادتی و کمی کی اشق بڑھاتے دوستی
و دشمنی مین بھی اسی اصول کی مراعات کرتے جبکو اللہ و رسول اپنا
دوست جانتا ہے اوسی سے دوستی کرتے اور جس کا اللہ و رسول دشمن
ہے اوسکو دشمن سمجھتے الحب للہ والبغض للہ۔ لاکن قضیه بالعکس
ہوا نہ خدا کے کہے پہ پورا پورا عمل کیا۔ نہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

کی بتلائی ہوئی باتون پر چلے اللہ جل شانہ کے دشمن کو دوست ہی
نہین بلکہ اپنا مقتدا بنایا اور اوسکے دوست کو اپنا دشمن ہی نہین بلکہ
دشمنون کا سرگروہ جانا۔ کسی نے محبت مین افراط کی تو دوسرے نے
دشمنی مین تفریط کی۔ ایک نے اولیاء اللہ کی اہانت کی تو دوسرے نے اونکی
پرستش شروع کردی یہ کچھ ایسا انقلاب اس امت مین ہوا کہ ساری
امیدین ہوا ہوگئین اور بڑی بڑی ترقیون کے ہرے پودے پژمردہ ہوگئے
پھلا پھولا باغ اقبال انکا مرجھا گیا اور ہری بھری کھیتی بات کی بات مین
خاک سیاہ ہوگئی اب ہر فرد بشر پر امت مرحومہ کے لازم ہے کہ اس باغ اسلام
کے سر نو سے سرسبز کرنے کی فکر مین رہین۔ اور اسکے چمنون کی
درستی اور روشون کی پیراستگی مین سعی بلیغ فرمائین تا آخرت مین جزاء
جزیل پاوین۔ اور دنیا مین اپنے عمل خیر کی عمدہ مثال چھوڑ جائین۔
رباعی این عمر بباد نوبہاران ماند ٭ این عیش بسیل کوہساران ماند
زنہار چنان مزی کہ بعد از مردن ٭ انگشت گزیدنی بیاران ماند
ملک ہندوستان عموماً اور صوبہ بہار خصوصاً اس مقدمے مین بڑی
بڑی غلطیون کی پیروی کر رہا ہے۔ ایک جماعت ہندو بت پرست
فقیرون اور سادھوؤن کو اونکی سفلی عملون کی تاثیرات اور استدراج
باطلہ کی وجہ کر ولی اللہ یعنی خدا کا دوست کہہ رہی ہے۔ ایک گروہ
شرک جلی کرنے والے اور نڈر ہوکر بدعت کرنے والے کو اونکی
وجاہت دنیا دیکھکر اور اونکی طرف جو قسم کی جوق مخلوق کو رجوع

ہوتا پاکر اللہ کا مقرب بندہ بتلا رہا ہے۔ ایک فرقہ مدمن الخمر
تارک الصلوٰۃ کو اولیاء رحمٰن کرکے تعبیر کر رہا ہے۔ بعض ناقص
العقل بھائی مسلمان مسمریزم۔ اوڈائل۔ روحانیات سحر۔ کہانت
ہمزاد کے عمل جاننے والے کو خدا کا ولی کہنے لگے۔ بعض ناتجربہ کار
بزرگ ہماری قوم کے ننگے بے ستر مجذوبون کو اوسکے جنون کا
شور و زور دیکھکر خدا کا رسیدہ بندہ سمجھنے لگے۔ ایک فریق
گانجہ۔ بھنگ چرس اوڑانے اور شراب پینے والے اور فسق و فجور
مین منہمک رہنے والے خاندانی گدی نشین فقیرون کی نیاز مندانہ
مداح ہوگئی۔ بعض ہمارے قومی بھائی ہوا پر اوڑنے والے اور
پانی پر تیرنے والے اور آگ مین کودنے والے فاسق فقیرون کو ابرار
و قطب شمار کرنے لگے اللھم احفظنا من سوء ھذہ العقیدۃ
حالانکہ کوئی بھی ان مین سے اولیاء اللہ نہین ہے شیر قالین اور ہے
شیر نیستان اور ہے

چونکہ اس خصوص مین عوام و خواص سب کے عقائد کو خراب
ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک جم غفیر مسلمانون کی جماعت کو
اس بلا مین پھنسا پایا بنا بر علیہ خالصۃً للہ واسطے ہدایت بھائی مسلمانو
کے مین نے ایک رسالہ لکھنے کی جرأت کی اسکا نام **رفع الاشتباہ
عن صفات اولیاء اللہ** رکھا۔
اللہ کی ذات پاک سے امید ہے کہ یہ رسالہ مقبول خاص و عام ہوکر اپنا

پورا اثر دکھائیگا اور اصلاح عقائد یعنی احقاق حق و ابطال باطل مین کامیاب ہوگا۔ ربنا تقبل منا انک سمیع الدعاء۔

اچھے سے اچھے انسان جب لغزش وخطا سے نہین بچ سکتے تو مین ایک بیلو سے آدمی کیونکر اسکا دعوے کرسکتا ہون وہی مثل ہے چھوٹا منہ بڑی بات ربنا کفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار

درین کتاب پریشان نہ بینی از ترتیب ✽ عجب مدار کہ چون حال من پریشان است
ہزار شکر کہ بایک جہان پریشانی ✽ چو تار طرۂ دلدار عنبر افشان است

آغاز مطلب

ولایت کے معنی محبت و تقرب کے ہین۔ عداوۃ کے معنی بغض اور دوری بعضون نے کہا ہے کہ ولی کو ولی اسلئے کہتے ہین کہ وہ عبادتون کو دوست رکھتے ہین اور وہ عبادتون کی پیروی مین لگے رہتے ہین اور بعض اسطرف گئے ہین کہ ولی اللہ اسلئے کہتے ہین کہ یہ لوگ دوست اللہ کے ہین۔ اور بعضون کا قول ہے کہ ولی کے معنی قرب کے ہین اور ولی اللہ چونکہ قریب ہین اللہ کے باعتبار نزول رحمت وبرکت وانعام گوناگون کے اسلئے اس لقب سے دنیا مین مشہور ہین بعض سلف کا کلام ہے کہ ولی کہتے ہین تابعدار کو یہ لوگ چونکہ اللہ کے تابعدار ہین ہر امر مین جس امر کو خدا پسند کرتا ہے اوسکو وہ بھی دوست رکھتے ہین جس امر سے اللہ بیزار ہے ملعون سے وہ بھی

بیزار ہین اوسکی رضا پر راضی اور اوسیکے انعام پر شاکر حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحیےٰ منیری رح اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین کہ - ولی بروزن فعیل ست بمبالغہ ست از فاعل و آن گفتے است کہ طاعت وے پیوستہ بود بغیر آنکہ در وے معصیت اندر آید و روا بود کہ فعیل مفعول بود - پس ولی کسے باشد کہ پیاپے بود بر وے احسان خداوند عز و جل و افضال وے و آن محفوظ بودن اوست در عامہ احوال خویش از جملہ محنت ہا و سخت ترین محنت ارتکاب معصیت است پس نگاہ دارد حق تعالےٰ او را بر دوام او قاتش از زلات معصیت و چنانکہ پیغمبر نباشد مگر معصوم پس ہمچنان ولی نباشد مگر محفوظ الخ - ایک دوسرے مقام مین مکتوبات کے ہے کہ حضرت مخدوم الملک بہاری رح سے کسی نے سوال کیا کہ ولی کی کیا صفت ہے فرمایا کہ ولی دنیا مین زہد و عبادت مین مشغول رہتے ہین اور تمامتر رغبت اونکی طلب آخرت مین مصروف رہتی ہے اور وہ اللہ کی قضا و قدر پر دل سے راضی ہین - معروف کرخی رح کا قول ہے کہ صوفی اس جگہ مین مہمان ہے مہمان کا میزبان پر تقاضا جفا ہے - جو مہمان کہ بادب ہوتا ہے منتظر رہتا ہے متقاضی نہین ہوتا جیسے مشکل سرکار است کہ با وعدہ معشوق چو صابر نتوان بود و تقاضا نتوان کرد پھر ایک مقام مین مکتوبات کے یون ارشاد فرماتے ہین کہ ولایت عام ایمان ست ہر کہ ایمان آورد از جملہ اولیاے خدا گشت -

حضرت جامی علیہ الرحمۃ بھی نفحات الانس ہین فرماتے ہین کہ۔ ولایت دو قسم ست۔ ولایت عامہ و ولایت خاصہ ولایت عامہ مشترک ست درمیان ہمہ مومنان قال اللہ تعالےٰ اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور و ولایت خاصہ مخصوص ست بواصلان از ارباب سلوک۔ پھر جامی علیہ الرحمۃ نے ولی کی تعریف یہ کی ہے کہ ولی وہ شخص ہے کہ فانی ہو احکامات خدا مین اور ثابت قدم ہو اوامر و نواہی مین اوسکے۔

ابو علی جورجانی رح کہ طبقۂ ثانیہ مین سے اولیاء اللہ کے ہین فرماتے ہین کہ ولی آن بود کہ فانی بود از حال خود و باقی بمشاہدہ حق سبحانہ تعالےٰ ممکن نباشد مراورا کہ از خود خبر دہد و با جز خداوند بیارامد۔ ابراہیم بن ادہم قدس اللہ سرہ نے ایک شخص سے کہا کہ تم اولیاء اللہ سے ہونا چاہتے ہو۔ کہا ہان۔ فرمایا بدنیا و عقبی رغبت مکن کہ رغبت باین ہا اعراض بود از حق سبحانہ و فارغ کن مر خود را از براے دوستی خداوند۔ و دنیا و عقبی را در دل راہ مدہ و بروے دل بحق آر و چون این اوصاف در تو موجود باشد ولی باشی۔

حافظ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

رابعہ بصریہ رح در دستے آب و در دستے آتش گرفت مردم گفتند کجا میروی گفت میروم تا آتش در دوزخ فرونشانم و بہشت را بسوزانم تا مردم بترس دوزخ و طمع بہشت عبادت نہ نمایند

اور قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ مین فرمایا ہے کہ ولی کے دو معنی ہین
ایک فعیل بمعنی مفعول تو معنی یہ ہوے کہ اللہ کی کارسازی مین
سونپا گیا اوسکے ہر کار و بار کا اللہ کارساز ہی کسی وقت اللہ اوسکو
اوسکے نفس کیطرف مفوض نہین کرتا ہی۔ بلکہ اللہ پاک کو ہر وقت
اوسکی حفاظت ملحوظ ہے جیساکہ فرمایا ہی وهو يتولى الصالحين الآية
اسیواسطے اولیاء اللہ کو محفوظ کہتے ہین کہ ہمیشہ اللہ کی حفاظت
مین ہین اگرچہ بمقتضاے بشریت کے گناہ کا اتفاقاً صادر ہونا
ممکن ہی لیکن اصرار گناہ پر شان سے اولیاء اللہ محفوظین کے
نہین ہی جیساکہ قرآن پاک مین اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہی
دوسرے معنی فعیل بمعنی مبالغہ تو معنی یہ ہوے کہ ولی اللہ وہ ہی کہ جو
بہت بڑا دوست رکھنے والا ہے عبادت وطاعت کو خدا کی۔ تا وسع
امکان عبادت خدا کو ایسے کمال رضا و رغبت سے بجالاے کہ خطا کو
دخل کا موقع نہین ملے۔ خوشی ناخوشی۔ راحت و تکلیف۔ فرح و حزن
دونون حالت مین یکسان خشوع وخضوع کو برتے۔ کسی نے اونکی
زبان حال سے خوب کہا ہے ؎ آزاد مثل سرو ہین باغ جہان مین ہم
رہتے ہین ایک روش پر بہار و خزان مین ہم + صائب فرماتے ہین
؎ نہ شادی داد سامانے نہ غم آورد نقصانے + بہ پیش حضرت دل
ہر چہ آمد بود مہمانے۔ رباعی ؎ سرما بگذشت واین دل زار ہمان +
گرما بگذشت واین دل زار ہمان + القصہ ہزار سرد و گرم عالم +

برما گذشت واین دل زار ہمان

کشاف اصطلاحات فنون مین ہی کہ سید الطائفہ جنید قدس اللہ سرہ
اور حضرت سہل تستری رح نے فرمایا ہے کہ صوفی کامل وہ لوگ ہین
کہ قیام رکھتے ہین خدا کے ساتھ اس طریقہ پر کہ سواے خدا عزّ وجلّ
کے کوئی دوسرا اونکو نہین جانتا ہی۔ بعضون نے کہا ہے کہ تصوف
مین پہلے علم کی اشد ضرورت ہی پھر علم کے بعد عمل موافق سنت
کے چاہیئے بعد مین انعامات گوناگون خدا کی طرف سے اونپر عطا ہوتے ہین
سید الطائفہ ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تصوف
اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہی۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہی کہ تصوف حفظ حواس و مراعات انفاس کا نام ہے
یعنی حواس کی حفاظت کرین کہ اللہ پاک کے سوا دوسری طرف رجوع
نہو اور کوئی نفس بغیر ذکر الہی کے دم نہ لے۔ بعض بزرگ نے یہ
فرمایا ہے کہ ولی کامل کی تعریف یہ ہے کہ وہ مخلوق سے روگردانی کرکے
اللہ کیطرف رجوع ہو اور اوسکے نزدیک سونے اور مٹی کی عزت برابر
ہو ریشمی کپڑے اور صوف کی وقعت علے السوا ہو جو شب و روز
اللہ کے کارخانے مین خوض کرتا ہو جسکو بھلے برے کی تمیز ہو بقول
حضرت ابو علی قلندر علیہ الرحمۃ سه زہد و تقوے چیستا ای مرد فقیر
لاطمع بودن ز سلطان و امیر

بعضے ولی کی تعریف یہ کرتے ہین کہ باعتبار لذات نفسانی و حظوظ

النسانی کہے تو وہ مردہ ہو اور اللہ پاک کی یاد اور اوسکی دیدار کی تمنا
مین زندہ ہو۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح کے جنازے
پر لوگ یہ شعر با جازت اونکے پڑھتے تھے یعنی زندگی مین اونھون نے
اجازت دے رکھی تھی ؎ مفلسانیم آمدہ در کوے تو ۔ شیئاً
للہ از جمال روے تو ۔ حضرت محمد ابو الحسن ابن ابی الورد رح
منجملہ طبقہ ثانیہ صوفیہ جوشاگرد حضرت بشر حافی علیہ الرحمتہ
اور اقران سے حضرت جنید ابو القاسم علیہ الرحمتہ کے ہین ولی کی
ماہیت وحقیقت کسی نے اونسے دریافت کی۔ فرمایا جو شخص خدا کے
دوستون کو دوست رکھے اور اوسکے دشمنون کو دشمن جانے وہ
ولی ہے الحب للہ والبغض للہ فقد استکمل الایمان۔
احمد بن ابی الورد رح نے فرمایا ہے کہ شناخت ولی اللہ کی یہ ہو کہ جب
اوسکو اللہ تعالے جاہ و اقتدار مین ممتاز کرے گا تو تواضع کی صفت
اوسمین ترقی کریگی اور فروتنی وانکساری انتہا سے زیادہ ہوگی اور
جب اوسکو اللہ تعالے مال زیادہ دیگا تو وہ سخی بن بیٹھے گا اور جسقدر
عمر اوسکی زیادہ ہوگی اوسیقدر وہ عبادت واتباع سنت مین منہمک زیادہ ہوگا
حضرت جنید ابو القاسم رح نے فرمایا ہے کہ صوفی کامل فروتنی و
تواضع مین مثل زمین کے ہوتا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض رح
نے فرمایا ہو کہ خدا کو محض دوستی و فرمانبرداری کی راہ سے پوجنا
چاہیئے نہ دین و دنیا کے طمع کی راہ سے ؎ دنیاست بلاخانہ و عقبے

ہوس آباد۔ ما حاصل این ہر دو بیک جو نستانم + اور اوسکی محبت وفرمانبرداری یہی ہی کہ اپنے کو گناہ وعصیان سے روکین۔ دوست خدا کا وہ ہی جو خدا کی اطاعت کرے ؎ تعصی الالٰہ وانت تظہر حبہ ÷ ھذا وربی فی القیاس بدیع ÷ لوکان حبک صادقا لاطعتہ ÷ ان المحب لمن یحب مطیع ÷۔ حدیث صحیح مین حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سے وارد ہی من اطاعنی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ جو شخص تابعداری کرتا ہے میری وہ میرا دوست ہی اور جو میرا دوست ہی وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا۔ حضرت معین الدین چشتی رح شیخ سے اپنے یعنی خواجہ عثمان ہارونی رح سے نقل کرتے ہین کہ جس مین یہ تین خصلتین ہین وہ ولی ہے۔ سخاوت دریا کی سی۔ شفقت آفتاب کی سی۔ تواضع زمین کی سی حضرت معین الدین چشتی رح نے وقت خلافت کے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح سے فرمایا کہ چار چیزین صفت اولیا کی ہین۔ فقیری ومحتاجی کے وقت اپنے کو امیر دکھلانا۔ بھوکھ کے وقت آسودہ دکھلانا۔ غم کے وقت خوشی کرنی۔ دشمنون سے دوستی کرنی ؎ شنیدم کہ مردان راہ خدا ÷ دل دشمنان ہم نکردند تنگ ÷ تراکے میسر شود این مقام ÷ کہ بادوستانت خلاف ست وجنگ ÷

در ثمین مین شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک

حالت مین کہ جو خواب بیداری کے درمیان ہین ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ من اکرم الناس عند اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استھلک ذاتہ فی ذاتہ و صفاتہ فی صفاتہ ۔ یعنی جس نے اپنی ذات کو اللہ کی ذات اور اپنے صفات کو اللہ پاک کے صفات مین فنا کر دیا۔

صاحب **کشف المحجوب** کی تقریر یہ ہے کہ اللہ کے ولی وہ ہین جنکو اوسنے دوستی و ولایت سے مخصوص فرمایا۔ اور وہ آفات طبع سے پاک اور متابعت نفس سے مبرا ہین۔ نہ اونکی ہمت اوسکے سوا کسیطرف مصروف۔ نہ وہ کسی سے مانوس و مالوف اللہ ہی کی رضا پر راضی۔ اور اوسی کی قضا پر شاکر ہین **رباعی** آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ٭ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو ہر دو جہان را چہ کند۔

مولانا شاہ **عبد العزیز** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ رابطہ کے واسطے شخص واصل کو ایسا ہونا چاہیئے کہ مضمون حدیث کا پورا مصداق علیہ ہو ھُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیا وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔ ایک جگہ اولیاء اللہ کی تعریف یون آئی ہے کہ وہ ہم جلیس ہین خدا کے اونکی صحبت وحضور مین منکرات کا وجود نہین ہوسکتا ہے۔ دوسری حدیث مین اولیاء اللہ کی تعریف یہ آئی ہے ھم قوم لا یشقی جلیسہم یعنی وہ ایسی قوم ہے جنکا ہم صحبت بدبخت

نہین - خواجہ عزیزان علیہ الرحمۃ فرماتے ہین رباعی
با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ۔ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ۔
زنہار ز صحبتش گریزان می باش ۔ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ۔
خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اللہ کی تعریف اس
قطعہ مین فرماتے ہین کہ سہ نشان بود ولی را نخست آن یعنی +
کہ چون روے او بہ بینی دل تو باو گراید ۔ دوم آنکہ در مجالس چو سخن کند زمعنی +
ہمہ راز ہستی خود بحدیث می رباید ۔ سوم آن بود یعنی ولی اخص عالم +
کہ زہیچ عضو او را حرکات بد نیاید +
الغرض کتب قوم یعنی تصوف کی کتاب مین صوفی کامل ولی اللہ کی
تعریف مختلف الفاظ سے وارد ہے مآل سب کا ایک ہی ہے کہ اللہ
کی محبت مین فانی ہین اوسکے اوامر و نواہی کے ساتھہ باقی ہین ماسوے
اللہ کے تارک ہین اور محبت خدا کی تمام نہین ہوسکتی ہے جب تک
اطاعت کے مراتب پوری طرح سے برتے نہ جائین سو جو شخص جس مرتبہ
اللہ کا تابعدار ہوگا اوسی مرتبہ کا ولی ہے - یہ کلیہ قاعدہ - اجماعی مسئلہ
ہے کہ جو جسکا تابعدار ہے وہ اوسکا دوست ہے جو اللہ پر ایمان لایا
اور اوسکی تابعداری کی وہ اللہ کا ولی ہے اوسکے ساتھہ رحمت
و برکت اللہ کی متعلق ہے - اللہ ہی کی رضا پر راضی اوسکی قضا پر
شاکر - اور جو لوگ شیطان پر ایمان لائے ہین اور اوسکے تابعدار
بنے ہین وہ لوگ شیطان کے ولی ہین - ایسون کی امید و رجا اوسی کے ساتھ

متعلق ہے اپنے زعم مین ایسے لوگ شیطان ہی کو رازق جانتے ہین اور اوسیکو بھلے بُرے وقت مین پکارتے ہین تو صاف ظاہر ہوگیا کہ اولیار کی دو قسمین ہین اولیاء رحمٰن۔ اولیاء شیطان۔

اقسام اولیاء

اب سمجھئے کہ اولیار رحمٰن وہ ہین جو اللہ کے بڑے تابعدار ہین اور اللہ کی تابعداری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور اونکی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنے مین ہے اور شریعت پر عامل ہونے کے معنی یہ ہین کہ وہ شخص متقی ہو۔ بدعت سے مجتنب۔ شرک سے دور بھاگتا ہو۔ کبیرہ گناہون پر اصرار نکرتا ہو اگر بشریت سے کوئی گناہ یا لغزش اوس سے صادر ہوئے تو وہ سخت نادم ہو کر تائب ہو اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ترجمہ توبہ اللہ پاک کے نزدیک اونھین لوگون کی معتبر ہے جو اپنی نادانستگی سے کوئی برائی کر بیٹھتے ہین پھر فوراً ہی توبہ کر لیتے ہین۔ مخدوم الملک علیہ الرحمۃ مکتوبات مین فرماتے ہین ہر خصلتے پسندیدہ کہ عبارت کردن ازان ممکن ست کہ گفتہ اند آن صفت اولیا بود فیقال اَلْوَلِيُّ مَنْ فِيْهِ هٰذِهِ الْخَصْلَةُ یعنی ولی وہ ہو کہ جس مین خصائل پسندیدہ ہون اور اتباع رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کون سی خصلت پسندیدہ اللہ کے نزدیک ہوگی دوست و دشمن کے پہچان کے لئے اللہ صاحب نے حضرت کی پیروی کو مقرر کیا ہے کہ جو ہمارا دوست ہے

وہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ کا پیرو ہے۔
حضرت پیران پیر مولانا سیدنا عبد القادر جیلی علیہ الرحمۃ نے
فتوح الغیب مین فرمایا ہے کہ اولیاء معصوم نہین ہین خواہشون سے
لیکن محفوظ ہین یعنی احیانا میلان ہوا کی طرف ممکن ہے غیر ان الاولیاء
محفوظون عن الھوی والابدال عن الارادۃ لا یعصمون
منھما علی معنی انہ یجوز فی حقھم المیل الیھا فی الاحیان۔
لطائف اشرفی کے صفحہ ۱۳ مین ہے قدوۃ الکبرا می فرمودند کہ از
شیخ علاؤ الدین سمنانی شنیدہ ام کہ می فرمودند کہ انبیا علیہم السلام
از انشار گناہ عامداً معصوم اند و اولیا قدس سرہم از جواز داشت
گناہ محفوظ۔ دوسری جگہ مین ہے قال الاشرف شرط الولی ان یکون
محفوظاً من الاصرار عن المعصیۃ حتّی لا یصر علی الذنوب قیل ولی
محفوظاً من الصغائر من حیث الاصرار۔ اولیاء اللہ کی تعریف مین
اکثرون نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ فانی ہین ساتھ حق کے اور باقی ہین ساتھ
اوسکے فتوح الغیب مین حضرت سیدنا پیران پیر رح نے بتلا دیا ہے کہ
فنا نام ہے استقامت فی الدین کا جسکو پیشین کے اولیاء و ابدال علیہم
السلام اللہ پاک سے مانگتے رہے ہین یعنی اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیھم کی طرف اشارہ ہے۔ فنا سے مراد اصطلاح
صوفیہ رضی اللہ عنہم مین استقامت صراط مستقیم پر ہے اور استقامت
صراط مستقیم اور اتباع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ دونون ایک ہی چیز ہے

الاستقامة نصف الکرامة قرآن پاک اتباع رسول ؐ کے مضامین
سے مملو ہے جس سے ثابت ہے کہ بغیر تابعداری رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ولی اللہ نہیں ہو سکتا ہے

اتباع سنت

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حسن بصری
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین۔ ہر دین و مذہب کے لوگ دعوے کرتے تھے کہ
ہمکو اللہ صاحب کی محبت ہے اور ہم اوسکے بندہ ہین۔ اور یہود و نصارے
کہتے تھے کہ ہم اوسکے دوست اور اوسکے بیٹے ہین جو کام کرتے ہین اوسکی
محبت سے کرتے ہین اور وہ ہم سے خوش ہے ہمسے کوئی خطا ہو جائیگی
تو وہ بخشدیگا تب اللہ صاحب نے کہا کہ اے محمد جو میری محبت کا دعوے
کرتے ہین اور میرے اولیار ہین اونسے کہدے کہ مین پیغمبر رسول اوسکا
ہون میری قدم بقدم پیروی کرو جسطرح سے مین عبادت بتلاؤن کرو
جو طریقہ محبت برتنے کا اوسکے مین سکھاؤن اوسکو بجالاؤ تب تم
سچے دوست اللہ صاحب کے ہوجاؤگے اور بڑے دوست شمار کئے جاؤگے
اور بصورت اطاعت رسول کے کوئی خطا بھی ہو جاتے گی تو اللہ فرماتا
ہے کہ مین معاف کردونگا اور مین بڑا بخشنے والا ہون۔ اس آیت سے
صاف ظاہر ہے کہ جو خلاف شرع یعنی خلاف سنت کے ہوتے
رسول کے عبادت کرتا ہے وہ عبادت مقبول نہین ہے اور وہ اپنے
دعوی محبت مین کاذب ہے جس نے کیا وہ کام جسپر ہمارا حکم نہین ہے

وہ کام مردود ہی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی نہین دین
مگر یہی حب فی اللہ بغض فی اللہ پھر وہی آیت پڑھی رواہ ابن ابی حاتم
اگرچہ ابو زرعہ نے اس حدیث کو منکر کہا ہے مگر مضمون مذکور اور
حدیثون مین بھی آیا ہی۔ حضرت کی تابعداری کے سب لوگ مکلف
ہین وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَءَ لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ
وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ وَلَوْ کَانَ وَاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ
لَاتَّبَعَنِیْ ترجمہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھہ مین ہی اگر ظاہر ہوتا تمپر موسے پھر پیروی کرتے تم اوسکی
اور چھوڑ دیتے مجھکو تو بیشک گمراہ ہو جاتے اگر ہوتا موسے زندہ
اور پاتا زمانہ میری نبوت کا تو لاریب پیروی کرتا میری روایت کیا
اس حدیث کو دارمی نے۔ جو شخص دن بھر ذکر غیر مسنون طریقے
پر کرتا رہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے ذکر نماز
روزہ وغیرہ وغیرہ افعال شرعیہ کو بجا نہ لائے تو اوسکا وہ ذکر مقبول
نہین وہ ذکر اوسکا اوسکی نماز کی فضیلت کو نہین پاسکتا ہی اور ترک
صلوٰۃ کے عذاب کو اوسکی گردن سے نہین اوتار سکے گا۔ ہزار
برس کی عبادت غیر مسنون طریقے کی ایک وقت کی نماز چھوڑنے
کے عذاب کو رد نہین کر سکتی ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ
تُرْحَمُوْنَ آل عمران مین ہی فرمانبرداری کرو اللہ و رسول کی تو
تم رحم کیے جاؤ یہ امر متحقق ہی کہ رحمت نہین ہوتی مگر دوستون پر

تو اللہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے رحمت کے طالب ہو تو پیروی
رسول کی کرو ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم
اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا ذلک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما
ترجمہ۔ جو لوگ حکم پر چلے ہیں اللہ ورسول کے پس وہ لوگ اوسکے ساتھ
ہین جنکو اللہ نے نوازا ہے نبی و صدیق و شہدا اور صالحین سے اور خوب
ہے ان لوگون کی رفاقت یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ بس
ہے خبر رکھنے والا۔ انتہی آیت سے معلوم ہوا کہ متبعین کتاب وسنت
یعنی اللہ ورسول کے قول پر عمل کرنے والے قیامت مین انبیا
علیہم السلام کے ساتھ ہونگے۔ کمال تابعداری کا اجر ہے کہ تابع و
متبوع کی معیت نصیب ہوگی یہ درجہ اونلوگون کو نہین ملیگا جو کہ
اللہ ورسول کے خلاف تھے زید عمر بکر کے قول پر ریجھے ہوئے تھے
باپ دادون کی رسم پر اڑے تھے۔ یہ تو عاشقین رسول کا درجہ ہے
جو عاشق رسول ہے وہی اللہ کا مقرب بندہ ہے۔ اور عشق ومحبت رسول
کی زبانی گفتگو سے اتمام کو نہین پہونچتی بلکہ پوری طرح سنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے اور بدعات و شرک سے
بچنے اور فرائض و واجبات کے پابند ہونے اور جمیع محرمات سے پرہیز
کرنے سے مراتب محبت و خلوص کے اتمام کو پہونچتے ہین۔ اے عزیز
بالفعل عاشق رسول وہ اپنے کو کہتے ہین کہ جو بدعت کرنے مین

مشاق قبر پرستی تعزیہ پرستی مین چاق - نماز کے تارک ہین مزامیر
کی حلت کا ملا رگاتے ہین اور اسپر بھی انھین لوگون کے حصے مین
ولایت ہی رباعی این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت ؛
بر در میکدۂ با دف و نے ترسائے ؛ گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے ؎ بغوی نے کہا کہ آیت مذکورہ
ثوبان نام مولے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین نازل
ہوئی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے اگر تھوڑے
دن نہین دیکھتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیمار ہوجاتے سعید
بن جبیر نے کہا کہ ایک انصاری پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
آئے وہ غمگین تھے حضرت ص نے کہا اے فلان تو کیون غمگین ہو رہا
اوسنے کہا اے نبی اللہ ایک بات کی مجھے فکر لگ رہی ہی پوچھا
وہ کون سی بات ہے کہا ہم صبح وشام آتے ہین آپ کی صورت دیکھتے
ہین پاس بیٹھتے ہین آپ کل ہمراہ انبیاء کے ہونگے ہم آپ
تک نہین پہونچ سکین گے حضرت نے کچھ جواب نہ دیا جبرئیل علیہ السلام
یہ آیت لائے حضرت نے آدمی بھیجکر یہ بشارت اوسکو سنائی رواہ ابن
جریر یہ اثر مرسلاً مسروق وعکرمہ وعامر وشعبی وقتادہ وربیع سے
بھی مروی ہی لکن سند اول احسن ہے - عائشہؓ کی روایت مین ہے کہ ایک
آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا تم مجھکو میری جان سے اور اہل اور
ولد سے زیادہ محبوب ہو مین جب اپنے گھر مین تمکو یاد کرتا ہون تو صبر

نہین کرتا یہان تک کہ آکر تمکو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہون پھر جب مجھکو
اپنی اور تمھاری موت یاد آتی ہی مین جانتا ہون کہ تم جنت مین ہمراہ
انبیا کے ہوگے مین اگر جنت مین گیا بھی تو مجھکو ڈر ہی کہ کہین
ایسا نہو کہ تمکو نہ دیکھون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب
اوسکو ندیا یہانتک کہ یہ آیت اوتری رواہ ابوبکر بن مردویہ۔
اسکو کتاب صفۃ الجنۃ مین حافظ ابو عبد اللہ مقدسی نے
بھی لکھا ہے پھر کہا لا اری باسنادہ باسًا۔ قتادہ نے کہا کہ عموماً
کل صحابی نے عرض داشت کی تھی کہ آپ جنت مین مدارج علیا پر
ہونگے اور ہم لوگ ادنے مراتب پر پھر کیونکر حضور کی زیارت
نصیب ہوگی تب یہ آیت اوتری کہ میری تابعداری کرو اور عبادات
ومعاملات ہر امر مین شریعت کی محافظت کرو تم لوگ بھی انبیاء
ہی کے ساتھ ہوگے۔ پھر فرمایا کہ یہ محض فضل ہی فضل اوسکا ہی ورنہ ایسی
عمدہ رفاقت کہان نصیب ہوتی ہی اے پاک خدا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کی کمال اتباع کی برکت سے ہمکو اور میرے
والدین اور میری اولاد اور میرے احباب اور سارے مسلمانون کو
معیت انبیا و صالحین کی نصیب کر آمین ثم آمین۔
ابن کثیر کہتے ہین کہ اس سے زیادہ بڑھکر بشارت ومژدہ یہ ہی جو
صحیح ومسانید مین بطرق متواترہ ایک جماعت صحابہ سے مروی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک آدمی ایک قوم کو دوست

لکھتا ہی اور اونکے ساتھ ملحق نہین ہی یعنی اون کے سے عمل
صالح اوس شخص کے نہین ہین فرمایا المرء مع من احب
آدمی ہمراہ اوسکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہی اور چاہتا ہی انس
نے کہا فما فرح المسلمون فرحهم بهذا الحديث یعنی جیسی خوشی
مسلمانون کو اس بات سے ہوئی کسی شئے سے نہین ہوئی تھی۔
دوسری روایت مین انس سے روایت ہی کہ مین دوست رکھتا ہون
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو مین امید
کرتا ہون کہ مین حشر مین اونھین کے ساتھ ہونگا گو میرے اعمال
اون کے سے نہین ہین وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا سورہ نسا مین
ہے جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہ کہا مانا اوس نے اللہ کا
اور جو کوئی پھر جاوے پس نہین بھیجا مین نے تجھکو اوپر اون کے نگہبان
اللہ صاحب نے اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ اطاعت رسول عین
اطاعت خدا ہی اور عصیان رسول عین عصیان خدا ہی یہ اس لئے کہ
رسول کوئی بات ہواے نفس سے نہین کہتے ہین جو کچھ کہتے ہین وحی
سے کہتے ہین۔ حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ جسنے اطاعت کی
میری تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے
نافرمانی کی اللہ کی رواہ ابن ابی حاتم یہ حدیث صحیحین مین بھی آئی ہی
پھر فرمایا کہ اگر کوئی پشت پھیرے تو تمپر کچھ نہین یعنی تم سبکدوش

ہوگئے تمپر تو یہی پہونچا دینا ہی جو کوئی تمھارا اتباع کریگا وہ سعید و ناجی ہی اور تنا ہی اجر تمکو بھی ملیگا جو کوئی تم سے پشت پھیرے گا وہ نعائب و خاسر ہوگا تم پر اوسکا گناہ نہین فتح البیان مین ہی کہ یہ آیت کمال شرف و رفعت مکان کی حضرت کی خبر دیتی ہی ما فوق اس کے کوئی مرتبہ متصور نہین ہی وَمَنْ یشاقق الرسول بعد ما تبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا سورۂ نسا مین اللہ صاحب فرماتا ہی کہ بعد معلوم ہوجانے اس بات کے کہ رسول ہی کی پیروی مین نجات اور اللہ کی رضامندی ہی اور یہی راہ ہدایت کی ہی پھر جو کوئی خلاف رسول کے کرے گو وہ دنیا مین کسی حالت سے رہے لاکن آخر دوزخ ہی اوسکا ٹھکانا ہی ومن یحادد اللہ و رسولہ فان لہ نار جھنم خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم اللہ صاحب سورہ توبہ مین فرماتا ہی کہ جو کوئی اللہ کے خلاف کرے اور اوسکے رسول کے خلاف کرے اوسکو آگ دوزخ کی ملیگی ہمیشہ رہنے کے لئے اوسکے لیے یہ بڑی فاحش ذلت ہی۔ ان آیتون سے یہ امر ثابت ہوا کہ جو اللہ کا تابعدار رہے اور اوسکا کہا مانتا ہو وہ اللہ کا دوست ہی اور جب رسول کی اطاعت عین اطاعت خدا کی ٹھہری تو نتیجہ یہ نکلا کہ جو رسول کا مطیع ہی وہ اللہ صاحب کا دوست ہی کیونکہ محبت اسی اطاعت کا نام ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہے مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

جو میرا تابعدار ہی وہ میرا دوست ہی اور جو میرا دوست ہی وہ میرے
ساتھہ جنت مین ہوگا۔ اور جو جناب صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع نہین
ہے وہ شیطان کا دوست ہی اللہ کا دشمن ہے ومن یتخذ الشیطان
ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرانا مبینا پھر جو شخص پکڑے
شیطان کو دوست سیوائے اللہ کے سو بتحقیق صریح وہ گھاٹے مین پڑا
شیطان نے کہا کہ مین تیرے بندون مین سے ایک حصہ لونگا یعنی
ہزار مین ایک ناجی باقی سب ناری۔ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ آدم علیہ
السلام سے قیامت کے دن کہے گا نکال اپنی اولاد سے لشکر نار کو وہ
کہین گے اے رب لشکر نار کیا ہی فرماویگا ہر ہزار مین نوسو ننانوے
نکال اوس شدت ہول سے۔ اطفال بوڑھے ہوجاوینگے اخرجہ مسلم
سو نصیب شیطان کا وہی بعث نار ہی جس کام مین اطاعت شیطان
کی کیگئی ہی وہی اوسکا حصہ ہی۔ صحیحین مین ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہی فطرت اسلام
پر پھر مان باپ اوسکے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کرڈالتے ہین اوسکو
الحدیث۔ مسلم مین عیاض بن حمار سے آیا ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ نے کہا ہی کہ مین نے پیدا کیا اپنے بندون کو حنیف
پھر آیا پاس اونکے شیطان بھٹکا دیا اونکو دین سے اون کے اور حرام
کردیا اوپر اوس چیز کو جو حلال کی تھی مین نے واسطے اون کے شیطان
کی دوستی خسران مبین ہی یعنی دنیا دین دونون کا نقصان یہ وہ خسارت

ہے جسکا کوئی جبر نہین یہ وہ فائت ہے جسکا تدارک محال ہے خسر الدنیا
والاخرۃ [illegible] - اسکی دوستی دھوکھے کی ہے قیامت مین بھاگ چھٹ جائیگا
ایسی محبت کام کی نہین قرآن مین ہے کہ قال الشیطان لما قضی الامر
ان اللہ وعدکم وعد الحق و وعدتکم فاخلفتکم وما کان
لی علیکم من سلطان اور بولا شیطان جب فیصل ہوچکا کام
اللہ نے کیا تمسے سچا وعدہ اور مین نے بھی وعدہ کیا پھر جھوٹا کیا اور
نہ تھی میری تمپر کچھہ حکومت - اور شیطان دوست نہین ہے مگر
بے ایمانون کا اور وہی بے ایمان اوسکے دوست ہوتے ہین سورہ اعراف
مین ہے اللہ صاحب فرماتا ہے انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین
لا یؤمنون کر دیا ہمنے شیطان کو دوست اونکا جو بے ایمان ہین حرف
نشہ فسق بداطوار کو جس آن چڑھا سر پہ شیطان [illegible]
یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا
ابراہیم خلیل اللہ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے [illegible]
تو مین ڈرتا ہون کہ کہین اللہ کا عذاب تمکو پہونچے پھر تم ہوجاؤگے
شیطان کے دوست - آیت دلیل ہے اس بات پر کہ جو شیطان [illegible]
کی بات نہین ماننے سے آدمی شیطان کا دوست ہوجاتا ہے [illegible]
کے طریقے پر چلتا ہے وہ اوسکا تو دوست ہے اور اللہ کا دشمن [illegible] انما سلطانہ علی الذین یتولونہ
والذین هم به مشرکون اللہ صاحب فرماتا ہے کہ شیطان کا قبضہ ونہین لوگون پر ہے جو اوسکو
دوست رکھتے ہین اور جو خدا کی ذات وصفات مین شرک کرتے ہین -

والذین امنوا یقاتلون فی سبیل الله والذین کفروا یقاتلون
فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان ان کید
الشیطان کان ضعیفا ۔ وہ جو ایمان والے ہین لڑتے
ہین مقصودون کی راہ ہین ۔ سو تم لڑو شیطان کے دوستون
سے بیشک فریب شیطان کا سست ہے ۔ بغوی نے کہا
کہ جو لوگ ایمان والے ہین وہ سارا کام اللہ کی رضامندی
کے لئے کرتے ہین ۔ اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت
رکھتے ہین اور اللہ ہی واسطے لڑتے ہین جیساکہ حدیث بخاری
مین ہے کہ سات آدمی قیامت کے روز سایہ مین اللہ کے رہین گے اور اوسدن
باوجود قریب آفتاب کے کسی کو سایہ نصیب نہوگا او نمین سے یہ بھی ہین جو اللہ
ہی کے واسطے کسی سے محبت اور کسی سے عداوت رکھتے ہین ۔ اور
جو کافر ہین وہ اپنے معبود باطل شیطان کی رضامندی کے لئے سارا
کام کرتے ہین پھر جو عبادت اللہ کی رضامندی کے لئے نہین کرتا ہے بلکہ
اپنے نفس کی خوشنودی اور کسی کو دکھلانے کیلئے یا کسی ولی کے تقرب
کے لئے یا ابناے زمان کی ملامت کے ڈر سے کرتا ہے وہ لوگ اولیا شیطان
ہین ۔ اور یہہ دو طرح پر ہے یا تو خلاف شرع کام کرتا ہے تو اس صورت مین اللہ
و رسول کی نارضامندی ہین ہے کیونکہ اونکی خوشنودی مقصود ہوتی تو
اونکے کہے کے بموجب کام کرتے ۔ یا کام موافق سنت و کتاب کے کرتے
ہین مگر نیت مین ریا ہے یا تقرب کسی بزرگ کا یا دوست احباب کی خاطر مقصود

یا صرف ملامت کے ڈر سے کرتے ہین دل سے حب وخلوص اوس کام کے
ساتھہ متعلق نہین ہی تو وہ بھی اولیا رشیطان ہی ہین یہ عمل اونکا
قابل اعتبار کے نہین ہی۔ حکم ہے ایسون سے مقاتلہ کرو۔ اور ایسون
کو شیطان کا دوست کہا۔ ترمذی وحاکم کا لفظ ہی کہ قیامت کے دن اللہ
طرف بندون کے اوتریگا تا کہ اون کے بیچ مین فیصلہ کرے ہر امت
گھٹنون کے بل ہوگی سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جاویگا وہ آدمی ہوگا
جسنے قرآن کو جمع کیا تھا اور وہ آدمی جو راہ خدا مین مارا گیا تھا اور وہ
آدمی جو کثیر المال تھا اللہ قاری سے کہے گا کیا مین نے وہ نہین سکھایا جو
مین نے اپنے رسول پر اوتارا وہ کہے گا ہان اے رب۔ فرماویگا تو نے
اوس علم پر کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا مین رات دن اوسکو پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعا
کہے گا تو جھوٹا ہی بلکہ تیری مراد یہ تھی کہ تو قاری مشہور ہو سو مشہور ہو گیا۔
مالدار کو لائین گے اللہ کہے گا مین نے تجھکو وسعت دے رکھی تھی یہانتک
کہ تجھکو کسی کا محتاج نرکھا تھا وہ کہے گا ہان اے رب۔ فرماویگا تو نے
اوس عطا مین کیا کام کیا وہ کہے گا مین صلۂ رحم و صدقہ کرتا تھا اللہ کہے گا
جھوٹا ہی بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ تجکو سخی کہین سو تو لوگ کہہ چکے۔ پھر مقتول
راہ خدا کو لائین گے۔ اللہ کہے گا تو کس بات مین مارا گیا وہ کہے گا مجکو
حکم تھا جہاد کا تیری راہ مین سو مین لڑا یہانتک کہ مارا گیا۔ اللہ فرمائیگا
کہ تو جھوٹا ہی بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ بہادر کہلائے سو تو مشہور ہو گیا۔
اے ابو ہریرہ خلق اللہ مین انھین تینون سے پہلے پہل آگ سلگائین گے

قیامت کے دن - اے عزیز و پناہ مانگو اللہ کی جب الحزن سے جو
ایک جنگل ہی جہنم مین خود جہنم ہر دن اس سے چار سو بار پناہ مانگتی ہی
اس مین ریاکار قاری جاوینگے جو اپنے اعمال دکھلاتے ہین بڑے دشمن قاریون
اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہین جو زیارت امرا کی کیا کرتے ہین - یہہ روایت بخاری
کی تاریخ اور ترمذی کے سنن مین ہی - ابو نعیم و دیلمی کا لفظ یہہ ہی کہ حرام کیا
ہے اللہ نے جنت کو ہر ریاکار پر - ابن ماجہ کا لفظ ہے کہ بہت سے روزہ دار
ہین جنکو روزہ سے کچھہ حاصل نہین مگر بھوکھہ - بہت سے قائم ہین
جنکو قیام سے کچھہ فائدہ نہین مگر جاگنا ؎ مردہ دل ہمسے اگر رات کو جاگے
تو کیا ٭ چشم بیدار تو ہی پر دل بیدار نہین -
دیلمی کا لفظ یہہ ہی کہ جنت کی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہی جو شخص
دنیا کو عمل آخرت سے طلب کرتا ہی وہ اوسکو نپا وے گا ؎ کلید در دوزخ
است آن نماز ٭ کہ در چشم مردم گزاری دراز ٭
آل عمران مین ہی انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ہ فلا تخافوھم
وخافون ان کنتم مومنین جز این نیست کہ شیطان ڈراتا ہے
اولیاؤن کو اپنے سو نہ ڈرو تم لوگ اوس سے اور مجھہ ہی سے ڈرو اگر
ایماندار ہو - اہل علم نے کہا ہی کہ ڈرانا شیطان کا ایک امر وسیع ہی ہر آدمی
کو اوسکے نفع آخرت سے روکتا ہی اور مومنین کو اتباع سنت وکتاب سے
ڈراتا ہی کہ جہان متبع سنت کے ہوئے ملامت تمھارے حق مین شروع
ہو جاویگی روزی مین تمھاری بٹا لگ جائیگا -

ایک روایت مین آیا ہے صحابہ کو کثرت دشمن کے خوف دلانیکے
وقت ڈرایا تو اونھون نے کچھ پروا نہ کی بلکہ اللہ پر توکل کرکے یہ بات
کہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ ابن عباس سے روایت ہے
کہ یہ وہی کلمہ ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آگ مین ڈالے جانے
کے وقت پڑھا تھا اور پیغمبر نے پڑھا جب کہ یہ خبر دی گئی کہ لوگ تمھارے
لیے جمع ہوئے ہین تم ان سے ڈرو پہر اون کا ایمان اور زیادہ ہوگیا
رواہ البخاری والنسائی۔ عبد الرزاق کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے کہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے یہ خبر دی گئی کہ لوگ
جمع ہوئے ہین تمھارے لیے تم ڈرو اون سے تو اللہ نے اوسیوقت
یہ آیت نازل فرمائی رواہ ابن مردویہ۔ ایک روایت مین ہے کہ جب
آن پڑے تمپر کوئی امر عظیم تو کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو۔

ان آیات واحادیث سے ثابت ہوا کہ انسان اطاعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے خدا کا دوست ہو سکتا ہے۔ اور اونکی نافرمانی سے شیطان کا دوست
بن جاتا ہے۔ چنانچہ اولیاء شیطان کا لفظ قرآن پاک کی آیتون مین صریح
وارد ہے۔ جب متبع کتاب وسنت ہی ولی اللہ ٹھہرے تو بدعتی فاسق اور
مشرک کو ولی اللہ کہنا بے ادبی نہین تو کیا ہے؟ علی الخصوص جو شخص شرک
جلی شرک فی العبادۃ شرک فی التصرف۔ شرک فی العلم مین مبتلا ہے
وہ کیونکر ولی اللہ ہوسکتا ہے۔ میرے مسلمان بھائی جو بندہ قبور اور
صریح شرک کرنیوالون کو خواہ وہ مسلمان کے گھر پیدا ہوئے ہون

پاہئے۔ وکے تگمر الیسون کو جو صالح بندہ خدا کا ۔ ابرار ۔ ولی اللہ یقین کرنے لگتے ہیں وہ بڑی غلطی کی پیروی کرتے ہیں ۔ وہ شاید شرک و کفر کی وعید سے واقف نہیں ہیں ۔

شرک کی برائی اور مشرک کے لئے اللہ نہیں بخشنے کا بیان

سورۂ نساء میں ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ کہ اللہ نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے اوسکو جو اوس سے اوتر کر ہے جسکو چاہتا ہے ۔ تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی ؛ بگذار خدا انکہ بصد رنگ تراشی ؛ ۔

سورۂ لقمان میں ہے اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ شرک کرنا بڑا ظلم ہے ۔ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنی مشرک پر جنت حرام ہے دوزخ واجب ہے شرک کرنے سے ساری نیکیاں اکارت ہو جاتی ہیں اور سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ سورۂ انعام میں ہے کہ اگر سب انبیاء علیہم السلام جنکا اوپر ذکر ہے شرک کرتے تو اونکے اعمال نیک بر باد ہو جاتا ۔ شرک ایسی بری چیز ہے کہ بڑوں کی بھی رعایت نہیں ہے تو اوروں کو کون پوچھتا ہے ۔ سورۂ زمر میں ہے ۔ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اے محمد اگر تو شرک کرتا تو

بیکار کردیے جاتے تیرے عمل اور تو بڑے خسارے مین پڑجاتا۔ بغوی
نے کہا ہے کہ گو اسکے مخاطب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین مگر مقصود
ہدایت امت ہو کہ جب بڑے سے بڑے نبی کی اسمین رعایت نہین تو ما و
شما کو کون پوچھتا ہے۔ حضرت علی مرتضے رض کا قول ہو انی لارجو
ان لا یضر مع التوحید عمل کما لا ینفع مع الشرك عمل۔ نہ
عمل شر توحید کو ضائع کر سکتا ہے اور نہ خصلت نیک شرک کی شامت
سے بچا سکتی ہے ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وھو فی
الاخرة من الخاسرین جو منکر ہوا توحید کا اوسکے عمل نکمے ہو جاوینگے
پھر تو وہ آخرت مین ٹوٹی پانے والون مین سے ہوگا۔ سورہ ابراہیم
مین ہو مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم کرماد ن
اشتدت به الریح فی یوم عاصف لا یقدرون مما کسبوا
علی شئ ذلك ھو الضلل البعید جو منکر ہوے اپنے رب سے اونکے
اعمال کی مثال راکھہ کی سی ہو ہوا سخت چلی آندھی کے دن اونکو اپنے اعمال
سے نفع اوٹھانے کی قدرت نہین رہیگی یہ صریح گمراہی ہو۔ من یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وھو فی الاخرة من الخاسرین
سیوا دین اسلام کے جو کوئی اور دین کو ڈھونڈھے سو اوسکا عمل
مقبول نہین اور وہ آخرت مین گھاٹے مین رہے گا سو ٹھیٹھ اسلام
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہو جو عمل و ریاضت اسکے اصول کے
برخلاف ہوگی وہ مقبول نہین من عمل عملا لیس علیه امرنا فھو رد

جو ایسا کام کرے کہ اوسپر میرا حکم نہین ہے وہ کام مقبول نہین۔
پیران پیر علیہ الرحمتہ نے فتوح الغیب کے مقالہ ثانیہ مین فرمایا ہے
اتبعوا ولا تبتدعوا حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
کرو اور دین مین نئی بات مت نکالو۔ ماہر نکات قرآنی سیدنا مولانا
مجدد الف ثانی مکتوب ۱۱۳ مین فرماتے ہین ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ اہل
ریاضات ومجاہدہ گو بہت سر مارتے ہین مگر خلاف شریعت مصطفویہ
ہونے کے لحاظ سے بے اعتبار و ذلیل ہین اگر کچھ فائدہ ہوتا بھی ہے
تو دنیاوی در انحالیکہ آخرت کے نزدیک تمام دنیا ہی کی کیا حقیقت ہے
کہ جو اوس کا فائدہ معتدبہ شمار کیا جاوے اور ایک عمدہ مثل کے پیرایے
مین نہایت توضیح سے بیان کیا ہے کہ خلاف شریعت مصطفویہ کے اعمال
ومجاہدات ومکاشفات سب شیطانی حرکات سے ہین خسر الدنیا و
الاخرۃ صفحہ ۸۰ مکتوب ۱۷ مین مجدد صاحب علیہ الرحمتہ فرماتے ہین
رکن نجات سہ است اول صحیح اعتقاد (یعنی عقیدہ اوسکا موافق صحیح
عقیدہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے ہو)۔ دوم علم مع عمل باحکام شریعت
سوم تصفیہ قلب یعنی اصلاح قلب بطریق صوفیہ وجوب این رکن اخیر
استحسانی ست بخلاف رکنین سابقین چہ اصل اسلام مربوط باین دو
رکن ہست وکمال اسلام منوط بآن یک رکن و عملے کہ مخالف این ارکان
ثلثہ ست اگرچہ از جنس ریاضات شاقہ ومجاہدات شدیدہ باشد داخل
معصیت باشد ونافرمانی وناسپاسی منعم جل سلطانہ۔ براہمہ ہندو

وفلاسفہ یونان در ریاضات ومجاہدات خود معاف نداشتہ اند اما آن ریاضات چون بر وفق شرائع انبیاء علیہم السلام واقع نشدہ اند مردود اند وازنجات اخروی بے نصیب فعلیکم بمتابعۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحیٰے منیری علیہ الرحمۃ مکتوب صدی کے مکتوب ۳۳ مین تحریر فرماتے ہین۔ ہرکہ در طلب این راہ بود باید کہ سرمایہ از شریعت سازد تا از شریعت در طریقت راہ یابد و چون در طریقت راہ یافت از طریقت بحقیقت قدم تواند نہاد وہرکہ ہنوز شریعت ندانستہ ست ویرا با طریقت کجا ملاقات وہرکرا با طریقت ہنوز ملاقات نیست آن بیچارہ را با حقیقت چہ گذر وچہ کار از یجا ست کہ ہیچگونہ رخصت ندادہ اند کہ کسے بنادانی بے معرفت وبے شریعت درین راہ قدم نہد کہ بیم ہلاکت باشد وہیچ جاے نرسد اگر مجاہدہ ورنجے کورانہ وجاہلانہ برخود نہد وازان چیزے نمودار بود چندان غرور وجہل وپندار وحمق در وے پدید آید کہ ایمان ہم بباد دہد ودر حبال شیطان گرفتار گردد الخ۔ ائمہ صوفیہ کرام نے جاہل کے ولی اللہ ہونے سے سخت انکار کیا ہے سیدنا مخدوم صاحب بہاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہین وبالقطع وبالیقین بداند کہ خداوند تعالےٰ راہیچ ولی جاہل نبودہ ست ما اتخذ اللہ ولیا جاہلا گفتہ مشائخ ست ودر قرآن باین اشارت ست یعنی مخدوم الملک علیہ الرحمۃ جاہل کے ولی اللہ نہین ہونے کی دلیل قرآن سے پیش کرتے ہین ولم یکن لہ ولی من الذل ذلت کو اللہ تعالےٰ دوست

نہین رکھتا ہے اور نفس جہالت ہی اصل ذلت ہو سب ذلتونسے بڑھکر
بغیر شمع علم کے اس راہ مین چلنا اور راہ گم کرنا ایک ہی بات ہو مرا بعجی
علم ست کہ ہر چہ ہست بناید ازو ٭ ہر عقدہ کہ مشکل ست بکشاید ازو ٭
غیر از تصنیف نیک دیگر نبود ٭ کاریکہ پس از تو کار ہا آید ازو ٭
بالفعل جاہل صوفی بنکر کے تصوف کو بدنام کرتے ہین۔
حق یہ ہے کہ نہ کوئی اب صوفی ہے نہ کوئی متصوف ہی الا ماشاء اللہ
حالی نے خوب کہا ہے ؎
بہت لوگ پیرونکی اولاد بنکر ٭ نہین ذاتِ والامین کچھ جنکے جوہر
بڑا فخر ہے جنکو لے دیکے اسپر ٭ کہ تھے ان کے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہین جا جا کے جھوٹھے دکھاتے ٭ مریدون کو ہین لوٹتے اور کھاتے

دیگر

یہ ہین جادہ پیمائے راہ طریقت ٭ مقام انکا ہے ماورائے شریعت
انھین پر ہے ختم آج کشف و کرامت ٭ انھین کے ہے قبضہ مین بندونکی قسمت
یہی ہین مراد اور یہی ہین مرید آب ٭ یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب
ایسے ہی جاہل مولوی جنکو صرف پابندی رسم کے سوا تحقیق دین
و مذہب سے کوئی علاقہ نہین ہے اندھون کے طور پر عمل کرتے جاتے
ہین نہ ماخذ نہ مصدر مسائل کو خیال کرتے ہین اور نہ دیدہ و دانستہ
خلاف سنت پر عمل کرنے کی شامت سے ڈرتے ہین۔ جس مسئلہ
اجتہادیہ کے خلاف قول و فعل رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم

کا موجود ہے پس اجتہاد یہ مسئلہ پر عمل کرنے کے کیا معنی ہین سارے مجتہدین علیہم الرضوان کا قول ہی کہ جب حدیث صحیح ہوجاے تو وہی ہمارا مذہب ہی۔ اور ایسے ہی جاہل اہل حدیث کہ سواے آمین بالجہر ورفع الیدین وغیرہ وغیرہ مسائل کے اور کسی سنت یا فرض مین ویسا تشدد بالعمل اونکو نہین ہی حالانکہ بہت سی سنتین مردہ ہین جسپر صلے اللہ علیہ وسلم نے مواظبت کی ہی وہ اب متروک ہین ؂ نہ ماند گرمی سنت بدستان نوے ٭ خیال آنکہ ازین انجمن کنارہ کنم ہر فریق کے عوام کی حالت یہی ہے اور خواص ہر صنف کے اچھے ہین یعنی اللہ والے لوگ ہین پھر وہان نہ کوئی جھگڑا ہے نہ کسی قسم کی لڑائی ہے نہ شیخی ہے نہ تکبر نہ حجت ہے نہ ہٹ دھرمی۔ ہر ایک کا خذ ما صفا دع ما کدر پر عمل ہے۔

شرک کی مذمت سے قرآن شریف مملو ہی۔ جاہل جو شرک مین مبتلا ہے وہ اولیاء اللہ کیونکر ہو سکتا ہی۔ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے معاذ مت شرک کیجیو اگرچہ جلایا جاے تو یا پھانسی دیا جاوے تو۔ فرمایا نجاوے گا جنت مین مگر نفس مسلمان رواہ احمد ومسلم وابو داؤد۔ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن عوف سوار ہو اپنے گھوڑے پر پھر پکار دے کہ حلال نہین جنت مگر واسطے مومن کے روایت کیا ہے ابو داؤد نے سنن اربعہ کا لفظ ہی جو کوئی پھر جاوے طریقہ اسلام سے اوسکو قتل

کرو اسیطرح ہزاروں حدیثین کتب صحاح ستہ ومسانید مین ہین
کہ جس سے ثابت ہی کہ جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہوا اوسپر
جنت حرام ہی۔ قرآن شریف مین ہی کہ مشرکین عذاب کے وقت
کہین گے کہ زمین بھر سونا لیا جائے اور مجھے بخشدیا جاے تاہم بخشے
نہین جاوینگے اِنَّ الذین کفروا وماتوا وھم کفار فلن یقبل
من احدھم ملاء الارض ذھبا ولوافتدی بہ اولئک لھم
عذاب الیم وما لھم من ناصرین جو لوگ منکر ہوے مان کر
پھر بڑھتے رہے انکار مین ہرگز قبول نہین ہوگی اوسکی توبہ وہی ہین
راہ بھولے جو لوگ منکر ہوگئے اور مرگئے حالت انکار ہی پر تو ہرگز
قبول نہین ہوگا ایسے کسی سے زمین بھر سونا اگر بدلا دے۔ اونکو
دکھ کی مار ہے اونکا کوئی مددگار نہین۔ حدیث مین آیا ہے کہ دوزخی
کو اللہ کے سامنے لاوینگے اللہ فرماوے گا تونے اپنی جگہ کیسی پائی۔
کہے گا بہت بری جگہ ہے۔ اللہ حکم فرمائے گا کہ تو زمین بھر سونا دیکر اپنے
کو بخشوانا چاہتا ہے وہ کہے گا ہان اللہ فرماوے گا تو کاذب ہی مین نے
اس سے بھی کمتر وسہل بات تجھ سے مانگی تھی تو نے نہ کی اور "وہ کتاب
اللہ وسنت رسول اللہ پر چلنا ہے" پھر بحکم خدا اوسکو دوزخ مین
لے جاوین گے۔ ایک جماعت ائمہ کے نزدیک جیسے امام ابوحنیفہ رح
ہین سارے اعمال وافعال بشرک وکفر کے باطل ہوجاتے ہین قضاء
عمل واجب کی اوسپر لازم آجاتی ہے اصحاب امام ابوحنیفہ رح نے

بیان مین مشرکین کے بہت توسیع کی ہے اور ائمہ مذاہب نے
اس باب مین زیادہ مبالغہ کیا ہے وہ اسکے بھی قائل ہین کہ مشرکین
وکفر کی ساری نیکیاں باطل ہوجاتی ہین اور جورو اوسکی اوسپر
بائن ہوجاتی ہے پھر ایسا شخص جب سرے سے مسلمان ہی نہین
تو ولی اللہ۔ ابرار۔ ابدال۔ قطب۔ غوث۔ صوفی کامل ہونا تو فضل ہے
ایمان پر کیونکر ہوسکتا ہے ؎ تو کار زمین را نکو ساختی * کہ بر
آسمان نیز پرداختی *
مسلمان با ادب کو لازم ہے کہ ایسے کفر وشرک کے کرنے والے اشخاص
کو ولی اللہ نہ کہین چاہے بظاہر مسلمان ہو یا مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہو
یا مسلمان کہلاتا ہو نفس الامر مین ایسا شخص خدا کا دوست نہین ہے
کسی اور کا دوست ہو مجھے خوف ہے کہ ایسون کو ولی اللہ کہنے سے کہین
اعمال مین رخنہ نہ پڑے اللھم احفظنا جیسے اولیاء اللہ کو اولیاء
اللہ نہ جاننا سخت گناہ ہے اوسیطرح عدو اللہ کو اولیاء اللہ کہنا سخت
عصیان وبے ادبی کی بات ہے مصرع گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی +

لغوی موحدین بھی ولی اللہ نہین ہوسکتے ہین

رہے وہ لوگ جو صرف اللہ کو ایک جانتے ہین اور حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی رسالت کے مصدق نہین ہین اور حضرت کو نبی صادق نہین جانتے
ہین۔ یا وہ فلسفی کہ جو عقل اول سے وجود دنیا کے قائل ہین اور وہ حکماء

یونان و حکماے مجوس کہ جو ستارے و آتش کی پرستش کرتے ہین وہ بھی مشرک ہین کیونکہ توحید شرعی اور ایمان صحیح مین تصدیق رسالت ضروری ہے - اگرچہ یہہ حکما بڑے مرتاض تھے مثل سقراط فیثاغورس ثُلَیمانوس - ارسطو وغیرہ کے کہ ان کی بات مثل وحی المنزّل من السماء کے یونان مین مانی جاتی تھی - اور بھی ہزار ہا خرق عادات ان لوگون سے صادر ہوئے ہین اور یونان کی ایک بہت بڑی جماعت انکو اولیاء اللہ ہی کہتی تھی - بلکہ بعض جماعت ان کے فرشتہ آسمانی ہونے کے قائل تھی اور بھی حکماء ہند و فقراء ہنود کہ پہاڑون مین رہتے ہین اور بڑی بڑی ریاضتین کرتے ہین اور بھی مثل دیوجانس کلبی سولون - زیتون اکبر - فلوطرخیس - بطلیموس - ثالیس ملطی ذی مقراطیس - اسخیلوس - جالینوس - اومیرس وغیرہ حکماء اشراقین و مشائین نے یونان اور دیگر بلاد و امصار مین وہ نشو و نما پیدا کی اور اتنے زہد و فضل و کمال کے اشخاص ہوئے اسقدر خرق عادات ان لوگون سے صادر ہوئے کہ شمار نا ممکن ہی اور صرف رعایت قواعد و مراعات اصول علمیہ سے عالم اسباب کے درمیان مین ان لوگون سے وہ وہ باتین صادر ہوئین کہ جہلا اور نادانستہ لوگ خرق عادت ہی شمار کرتے تھے - انکے فضائل علمیہ و کمالات کسبیہ و معلومات اشراقیہ کو دیکھکر عقل حیران تھی اور اب اون کا تذکرہ سنکر لوگ اشش کرتے ہین کہ ایسے بھی بنی آدم ہوتے ہین لاکن چونکہ یہ لوگ حضرت جل اللہ

علیہ وسلم یا کسی دوسرے نبی وقت کے پیرو نہ تھے اور اوامر و
نواہی کی اونکے تابعداری نہین کرتے تھے بدین وجہ ان کو سرے سے
مومن ہی نہین کہہ سکتے ہین ولی اللہ ہونا تو دسپرزیادتی و فضل
ہے۔ یہ لوگ علم نجوم ورمل وکہانت وسحر وجفر وغیرہ مین بڑے
مشاق تھے۔ ان کے خرق عادات ساحرون وکاہنون کے سے
سے تھے ان کے پاس شیاطین آتے تھے اور اکثر امور کائنہ کی خبر
دیتے تھے اور حفظ ما تقدم کی تدبیرین بتلاتے تھے۔ قرآن مین ہے
هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ
كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ سورہ شعراء مین ہے۔ کیا بتلاؤن مین
اوپر کسکے اترتے ہین شیاطین اترتے ہین شیطان اوپر جھوٹے
گنہگار کے۔ جو خدا کے احکام سے اعراض کرتا ہو وہ شیاطین کے
پھندے مین پڑتا ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض
له شیطانا فهوله قرین فرمایا اللہ صاحب نے جو منہ پھیرے
اللہ کے ذکر سے" یعنی کتاب اللہ و احکام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے مقرر کرتے ہین ہم اوسکے لئے شیطان پس وہ اوسکا دوست ہے
علامہ بغوی نے معالم التنزیل مین تحت اس آیت کے بیان کیا ہے
کہ خلف وسلف کا اتفاق ہے کہ ذکر سے مراد قرآن اور احکام واحادیث
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین و هذا ذکر مبارك
انزلناه افانتم له منکرون اللہ صاحب فرماتا ہے کہ یہ ذکر ہے

برکت والا اوتارا ہے ہمنے اسکو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔
اہل علم نے کہا ہے کہ ذکر سے مراد احکام شریعت ہین جو بذریعہ
وحی نبی صلعم کے پاس بھیجے گئے ہین آمین قرآن وحدیث دونون
داخل ہین چنانچہ فتح البیان مین اوسکی تصریح ہے۔ ومن
اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة
اعمے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو
اوسکو ملتی ہے گزران تنگی سے اور اوٹھاوین گے ہم دن قیامت
کے اندھا۔ قتادہ کا مذہب ہے کہ ذکر سے مراد یہان نماز ہے۔ اور بعض
تابعی کا مسلک ہے کہ ذکر سے تمام احکام شریعت کی طرف اشارہ
ہے۔ ایا ما کان کچھ ہو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
بتلائے ہوئے احکام کے خلاف عمل کرے اور اوس سے اعراض
دیدہ و دانستہ کرے اوسکی عاقبت خراب اور ٹھکانا دوزخ ہے۔
سورہ جن مین ہے ومن یعرض عن ذکر ربه نسلکه
عذابا صعدا جو اعراض کرے میرے قرآن وحدیث پر
عمل کرنے سے پیٹھاوین گے اوسکو چڑھتے عذاب مین۔

سحر وکہانت والے ولی اللہ نہین ہوسکتے

اور انھین حکمارکے سے ہین بعضے نام کے مسلمان جو سحر وکہانت و
رمل سے لوگون کو اپنا معتقد بناتے ہین اور سفلی عملون کے گلچھرے

اوڑاتے ہین اور انھین علوم سے شعبدہ بازیان کرکے مخلوق خدا
کے سادے دل کو اپنی طرف رجوع کرتے ہین ایسے لوگون کو بھی
اوسی شیطان کی پیروی سے کام ہے پھر کوئی انکی ظاہری وجاہت
دیکھکر یعنی ان کی طرف ہزارون مخلوق خدا کو رجوع ہوتا پاکرکے
انکو ولی اللہ کہے تو وہ لوگ سخت غلطی پر ہین وہ منترون مین دوہائی
غیر خدا کی دیتے ہین اور سارے شعبدے کے کامون مین شیاطین
ہی سے مدد مانگتے ہین۔ شیاطین کے پاس خاطر سے نجس وناپاک
رہتے ہین جھک مارتے ہین گو کھاتے ہین شراب چڑھاتے ہین۔
ایسے ہمیشہ شرک کرنے والے ولی اللہ کیونکر ہوسکتے ہین۔ حلوا خوردن
را روے باید۔ ایسون کو اولیاء اللہ کہنا سخت بے ادبی ہے
اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان بہت اعلےٰ وارفع ہے۔ ایسون کو
ولی اللہ کہنا گویا اولیاء اللہ کی ہجو کرنی ہے۔ جب سحر کرنے والون
اور کاہنون اور نجومیون کے پاس جانا اور اونکی باتونکی تصدیق
کرلی کفر ہے تو اسے بر حال اوسکے جو خود کرتا ہے وہ خدا جانے
کس مرتبہ کا مشرک وکافر ہے صحیح مسلم مین ہے حضرت حفصہ رضی
اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی جاوے کسی خبرین بتانے والے کے پاس پھر پوچھے
اوس سے کچھ تو نہین مقبول ہوتی اوسکی نماز چالیس دن کیونکہ
اوسنے شرک کیا اور شرک سب عبادتون کے نور کو کھو دیتا ہی

رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے سیکھی کوئی بات نجوم و کہانت
کی سیوا اسکے کہ بیان کیا ہے اللہ تعالے نے تو سیکھی
اوس نے ایک راہ جادو کی۔ نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر
ہے اور جادوگر کافر ہے۔ برہمن جیسا جنون سے پوچھ پوچھ کر غیب
کی باتین بتلاتا ہے جسکو عربی زبان مین کاہن کہتے ہین اوسیطرح
نجومی بھی ستارہ کی تاثیرون اور اوسکی گردش کے حساب سے
آیندہ کی خبر دیتا ہے تو نجومی و کاہن کی راہین ایک ٹھہرین جنون
سے دوستی اسیطرح پیدا ہوتی ہے کہ اونکی دوہائی دیجیے اوسکو
مانیے بھوگ دیجیے۔ اہل علم نے آیت وَمَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ وَلٰکِنَّ
الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ الآیۃ سے استدلال
کیا ہے کہ سیکھنا سحر کا کفر ہے۔ حدیث عبداللہ مین آیا ہے کہ جو کوئی
آیا پاس کسی کاہن یا ساحر کے پھر سچا کہا اوسکو اوسکی بات
مین تو کفر کیا اوسنے ساتھ قرآن کے رواہ البزار باسناد صحیح
اور حاکم نے کہا ہے کہ اوسکی سند صحیح ہے۔ ابن عباس مجاہد
وسدی نے کہا کہ جادوگر نفع آخرت سے بے نصیب ہین حسن بصری
نے کہا جادوگر بددین ہین و لو انھم آمنوا واتقوا کی آیت
سے ساحر کے کافر ہونے پر استدلال کیا ہے امام احمد اور ایک جماعت سلف
کا یہی قول ہے۔ بعض نے کہا کافر نہین ہوتا ہے لیکن حد اوسکی یہ ہے کہ گردن

ہارین یہ قول شافعی کا ہی - امام رازی نے معتزلہ سے نقل کیا ہی کہ وہ منکرین
وجود سحر کے بلکہ معتقد وجود سحر کو کافر کہدیتے ہین - ہان اہل سنت وجماعت
کے نزدیک اوڑجانا ساحر کا ہوا مین آدمی کو گدھا بنا دینا گدھے کو انسان
کر دکھانا جائز ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ ساحر جب اپنا منتر پڑھتا ہی اور کلمات
معینہ کہتا ہی تو اوسوقت اللہ اوس چیز کو پیدا کر دیتا ہی یہ بات نہین ہی
کہ موثر اوسکا مین فلک یا نجوم ہون جسطرح فلاسفہ و منجمین و صابئین
کہتے ہین - ابن کثیر نے ابو عبد اللہ رازی سے بحوالہ کتاب سر مکتوم کے آٹھ
قسمین سحر کی نقل کی ہین اور ہر ایک قسم کی متعدد قسمین - ابن کثیر نے کتاب
الاشراف علی مذاہب الاشراف تالیف وزیر بن ہبیرہ سے یہ روایت کی ہی کہ
سب کا اس بات پر اجماع ہی کہ سحر کی حقیقت ہی مگر امام ابو حنیفہ رح سحر کو
بے حقیقت کہتے ہین رہا سیکھنا سحر کا سو امام ابو حنیفہ و مالک و احمد کا یہ مذہب ہے
کہ ساحر کافر ہو جاتا ہی پھر نزدیک مالک و احمد رح کے بمجرد فعل و استعمال کے
لائق قتل کے ٹھہرتا ہی اور نزدیک شافعی کے فی الفور مارنے کی کچھ ضرورت
نہین ہی جب مکرر سہ کرر یہ کام کرے تو مارا جاوے - رہی یہ بات کہ ساحر
کی توبہ قبول ہوتی ہی یا نہین - شافعی کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہی - باقی
تین امام قبول ہونا بتلاتے ہین - پھر جب کہ ساحر و کاہن وغیرہ کا مومن
مسلمان ہونا یقینی طور پر شریعت سے ثابت نہین ہی تو ولی اللہ ہونیکی نسبت
ایسونکی طرف کرنی خدا کے پیارے بندے اولیا اون پر ظلم نہین ہی تو کیا ہے
مگر پھر بھی اوت ڈائل - روحانیات - اعمال سفلی کرنیوالون - ہمزاد و کہانت جاننے والون

سے خرق عادات کثیر وقوع مین آوین تو کچھ بعید نہین ہے۔

خرق عادات کا کسی سے ظاہر ہونا اوسکے ولی اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی ہی

ترجمان القرآن مین تحت آیۃ و اذ قلنا للملئکۃ اسجدوا کے قرطبی سے نقل کیا ہی کہ اہل علم کا قول ہی کہ جس کسی کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ نے کرامات وخوارق عادات کو ظاہر کیا اور وہ نبی نہین ہی تو یہ کچھ دلیل اوس شخص کی ولایت پر نہین ہوسکتی ہی جسطرح بعض صوفیہ ورافضیہ نے خیال کیا ہی۔ پھر کہا کہ ہم یقین نہین کرسکتے کہ ایسا شخص اللہ سے باایمان ہوکر ملیگا ہان ولی باایمان ملتا ہی۔ علامہ ابن کثیر نے کہا کہ کبھی خرق عادت ہاتھ پر فاجر کافر مشرک مرتد کے بھی ظاہر ہوسکتا ہی۔ دیکھو ابن صیاد نے ہوالدخ کہا جب کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پوشیدہ رکھا یوم تاتی السماء بدخان مبین اسیطرح جب اوسکو غصہ آتا تو اتنا پھول جاتا کہ رستہ بھر جاتا ابن عمر نے اسی امر پر اوسکو مارا تھا۔ احادیث مین کیا کچھ خوارق عادات دجال کے نہین آئے ہین جیسے آسمان سے پانی برسانا زمین کا خزانہ ہمراہ لئے پھرنا ایک جوان کو مار جلانا۔ شافعی و لیث بن سعد رح نے کہا ہی جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ پانی پر چلتا ہی ہوا مین اوڑتا ہی تو دھوکھا نہ کھاو جبتک کہ اوسکے کام کو کتاب وسنت پر عرض نہ کرلو۔ مین کہتا ہون ہوا پر باز وکبوتر اوڑتے ہین۔ پانی پر کتے وغیرہ حیوان چلے جاتے ہین انھین کیا فخر ہوا۔ اللہ نے انسان کو اکرم مخلوقات واشرف کائنات بنایا ہی سکا فخر یہ نہین ہی کہ پانی پر چلے یا ہوا پر اوڑے اسکا شرف تو یہ ہی کہ بندگی کا پورا پورا حق ادا کرنے

غرور وتکبر کی ہوا بھی لگنے نہ دے نعلین کیطرح خاکسار رہنے دستار کیطرح صاحب نخوت نہوا نتہٰی ۔ فرقان مین علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہی کہ مثل کرامت ومعجزہ کے استدراج بھی ہی کہ جو ہاتھہ پر بے ایمان مشرک کافر کے ظاہر ہوتا ہے اسپر تمام اہل صوفیہ واہل سنت وجماعت کا اتفاق ہی جو شک کرے وہ مسلمان نہین یہ ایک اجمالی مسئلہ ہی فرعون نے چارسو سال کی عمر پائی کہ اس درمیان مین کبھی زکام مین کبھی مبتلا نہ ہوا ۔ اور پانی اوسکے بالاخانے کے قریب تھا جسوقت چاہتا بلند ہوجاتا ۔ اور جب وہ چاہتا اپنے مقام پر پانی پہونچ جاتا ۔ دجّال کے داہنے بائین دو پہاڑ رہینگا ایک پر اسباب عذاب ایک پر اسباب انعام جو اوسپر ایمان لاویگا اوسکو انعام سے مالامال کردیگا ۔ ہر طرح کی عافیت مین اوسکو رکھیگا ۔ اور جو اوسکا انکار کریگا اوسکو گوناگون عذاب سے تکلیف دیگا ۔ ایک شخص مردہ کو زندہ کریگا ۔ ماہر نکات قرآنی سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوب ۱۰۰ صفحہ ۱۳۸ مین فرماتے ہین کہ (ترجمہ) ظہور خوارق شرط ولایت سے نہین ہی اور کثرت سے خوارق عادات کا کسی سے ظاہر ہونا مرتبہ ولایت مین اوسکے افضلیت کی دلیل نہین ۔ متاخرین اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے ظہور خوارق کا بہت ہوا ہی اور صحابہ سے بہت کم ظہور مین آئے ہین حالانکہ ادنےٰ درجہ کے صحابہ اونچے درجے کے اولیاء اللہ سے باعتبار تقرب وولایت کے بمرتبہا بڑھے ہوئے ہین ۔ آسمان وزمین کا فرق ہی ۔ قاضی ثناءاللہ صاحب پانی پتی لکھتے ہین کہ خرق عادت کا ظاہر ہونا ولی اللہ ہونیکے لئے لازم نہین ہی بعضے اشخاص اولیاء اللہ سے ہین اور مقربین مین سے

درگاہ خدا کے ہین اور اونسے خرق عادت ایک بھی ظاہر نہین ہوئی ہے جیسے بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خرق عادت کا ہونا مروی ہی نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ فضیلت کثرت ثواب سے متصور ہی خرق عادت سے نہین۔ خوارق عادات مین حظوظ نفسانی کو بڑی مدد ملتی ہے اسیواسطے محدثین نے کرامات کو صحابہ رضے اللہ عنہم کے اونکے مناقب کی فصل مین بیان نہین کی ہی بلکہ کرامات کے بیان مین باب علحدہ لایا ہے۔ سید الطائفہ ابو القاسم جنیدؒ سے تمام عمر مین صرف دس خوارق ظہور مین آئے ہین صحیحین مین ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اگر تملوگون سے کوئی کوہ اُحد کے برابر چاندی سونا راہ خدا مین خرچ کرے تو برابر اوس ایک سیر جو یا آدھہ سیر جو کے نہین ہوگا جسکو میرے صحابہ نے راہ خدا مین دیا ہی مجدد صاحب علیہ الرحمۃ پیرؒ سے اپنے روایت کرتے ہین کہ شیخ محی الدین بن عربی نے لکھا ہی کہ بعض اون اولیاؤن سے جن سے کرامات و خرق عادات بہت ظاہر ہوئے ہین مرتے وقت اونھون نے تمنا کی کہ کاش مجھہ سے کرامات ظہور مین نہ آتے۔ حضرت مولانا شہاب الدین سہرورد علیہ الرحمۃ جن سے طریقہ سُہروردیہ کا نکلا ہی جو کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے پیر ہین اونکا قول ترجمہ عوارف المعارف مین یہ ہی۔ ہر کہ از طریق متابعت اوروے بگرداند واحکام شریعت اورا بر خود واجب ولازم نداند ولی شیطان وعدو رحمن بود واز جملہ زنادقہ وملاحدہ خذلہم اللہ باشد واگر از خوارق عادت بروے چیزے ظاہر شود باید کہ آنرا مکر واستدراج خوانند نہ کرامات۔ فرعون وقتے

علماء کرام ہر زمانہ میں حضرت حمزہ

برکنار نیل مصر میرفت هرگاه که روان شدے نیل با او روان شدے وچون بایستادے نیل با و بایستادے وشک نیست که آن نه از جملہ کرامات بود اگرچه اورا و قوم اورا چنان می نمود که آن محض قدرت و عین اعجاز ست بلکه مکر الٰہی بود تا او در کفر خود ہر روز راسخ تر شود و از قبول ایمان دور تر گردد اما اولیا و صدیقان را ببرکت متابعت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ممکن ست که بعضے از خوارق عادات مکشوف شود و آن کرامات الٰہی بود در حق ایشان تا بدان واسطہ یقین ایشان زیادت تا گردد و لازم نیست که ہر که ولی و صدیق بود نشان صحت حال ظہور کرامت باشد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہین که حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ فرماتے تھے که احوال و مواجید که از اسباب نامشروعہ مترتب شوند نزد فقیر از قبیل استدراج ست چه آنرا نیز احوال و اذواق دست میدہد و کشف و توحید و مکاشفہ و معائینہ که در مرایاے صور عالم بظہور می آید حکماے جوگیه یونان و براہمہ ہند و درین معنی شریک اند علامت صدق موافق علوم شرعیہ ست با اجتناب از امور محرمہ و مشتبہہ انتہے ما فی انفاس الاکابر د انوار الضمائر مصنفہ مولانا محمد نعیم اللہ نقشبندی - اور بھی اسی کتاب مین حضرت مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہین که فرماتے تھے که طریقۂ ما عروۃ الوثقٰے است چنگ در ذیل متابعت محمد مصطفٰے صاحب صلے اللہ علیہ وسلم زدن ست و اقتدا بآثار صحابہ کرام رضے اللہ عنہم کردن ودرین طریقہ باندک عمل فتوح بسیار ست اما رعایت متابعت کارے بزرگ ست ہر که از طریقۂ ما روے بگرداند خطر دین دارد - مولانا

یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ در رسالہ انسیہ از حضرت بزرگ رضا نقل می کند کہ گفتند حضوری و ذوقی کہ در ذکر بلند و سماع حاصل میشود دوام ندارد۔ بحضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ از احوال و مکاشفات پرسیدند فرمودند کہ ہمہ در تحت کلمہ لا نفی کردہ ایم دیگر آنکہ ہر تجلی کہ رحمٰن جل شانہ کند شیطان را نیز قوتے دادہ اند کہ بہمان تجلی متجلی شود و تمیز میان تجلیات رحمانی و شیطانی بغایت دشوار است پس بضرورت طریقہ اختیار کردہ اند کہ ازینہا ہیچ ظاہر نشود و بہ یقین دانستہ اند کہ مقصود حقیقی جز آن نیست کہ از یاد ہمہ چیز بیزار شدہ بحق سبحانہ و تعالےٰ بذات خود مشغول شود کہ ہر چند حضور و آگاہی را از خود دور کنند نتوانند این فائدہ جلیلہ از مقامات حضرت خواجہ احرار رضا است حضرت شیخ ابو طالب مکی صاحب قوۃ القلوب در معنی ولایت فرمودہ کہ ولی کسے است کہ عارف باشد بذات و صفات حضرت سبحانہ و تعالےٰ بقدر طاقت بشری و عرفان آنکہ بر طاعت و عبادت صوری و معنوی ملازم باشد و از معاصی ظاہر و باطن محترز و ظہور کرامات و خوارق عادات شرط ولایت نیست بلکہ قدرت بآن ہم شرط نیست و عصمت شرط ولایت نیست اما ولی محفوظ است چنانچہ نبی و رسول معصوم اند صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ خواجہ ابو بکر وراق قدس سرہ گفت کہ صاحب استقامت باش نہ صاحب کرامت کہ نفس تو کرامت خواہد و خدا استقامت ہم گفتہ ولی آن بود کہ از حال خود فانی شود و بمشاہدہ حق باقی۔ و حضرت ایشان مظہر عالم رضی اللہ عنہ ہمدرین معنی در مکتوبے می نویسند بر آنکہ می آرم کہ مراد از ظہور آثار کمال اگر استقامت است کہ فوق کرامت است پس این معنی خود در اقویای این طریقہ بقوت ظاہر میگردد و ضعفا را اعتبار نے و اگر مقصود از آثار صدور خرق

عادات ومکاشفات ہست کہ منظور عوام ہست پس این مقدمات باجماع صوفیہ نہ شرائط ولایت اندونہ لوازم آن۔ ایک دوسرے طولانی مکتوب مین مرزا صاحب کے وارد ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اللہ نے بناے حُب ورضا کو اپنے جو جمیع صوفیان طرق کا مقصود ہی اوپر اتباع حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کی ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور علم احسان یعنی تصوف کی تعریف مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہی ان تعبد ربک کانک تراہ مکاشفات خرق عادات اطلاع مغیبات احوال ومواجید نہ ولایت مین ضروری چیز ہین اور نہ ولی اللہ ہونے کیلئے شرط ہین اور بصورت ظہور خرق عادات کے زیادتی مراتب بھی متصور نہین ہی فافہم۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ مکتوب ۹۲ جلد دوم مین فرماتے ہین کہ ظہور خوارق وکرامات شرط ولایت نیست چنانچہ علما مکلف بحصول خوارق نیستند اولیا نیز بظہور خوارق مکلف نیند چہ ولایت از قرب الٰہی ست جل سلطانہ کہ بعد از نسیان ماسوے باولیا رخود کرامت میفرماید شخصے را ازین قرب عطا فرمایند واز احوال مغیبات مخلوقات ہیچ اطلاع ندہند۔ وشخصے دیگر باشد کہ اورا ہم این قرب دہند وہم اطلاع بر مغیبات بخشند۔ وشخصے ثالث را از قرب ہیچ ندہند واطلاع بر مغیبات بخشند۔ شخصے ثالث از اہل استدراج ست وصفائے نفس اورا بکشف مغیبات مبتلا ساختہ ست ودر ضلالت انداختہ آیہ کریمہ یحسبون انہم علی شئ الا انہم ہم الکاذبون استحوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون نشان حال شان ہست۔ وشخصے اول وثانی کہ بدولت قرب

مشرف انداز اولیا اند۔ کشف مغیبات نہ در ولایت شان می افزاید و عدم کشف آنہا
نہ در ولایت شان نقصان می آرد۔ و تفاوت آنہا باعتبار درجات قرب است الی آخرہ
یہ مکتوب نہایت طویل ہی اسمین نہایت شد و مد سے لکھا ہی اور اعتراضات کا جواب
بھی دیا ہی اور انبیاؤن کے لئے معجزہ خرق عادات کو ضروری بتلایا ہی اور اس
غلطی کو بھی لکھا ہی کہ بہت سے لوگ دنیادار صرف کشف و خرق عادات سے لوگون
کو اہل اللہ عارف باللہ کہتے ہین و حاشا کہ وہ اہل اللہ ہون ۔ ای بسا ابلیس
آدم روے ہست ۔ پس بہر دستے نباید داد دست ۔ آپنے وصیت نامہ مین قاضی
ثناء اللہ صاحب علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ ہرگز و ہر آئینہ بے سمجھے بوجھے اس زمانے
کے مشائخ کے ہاتھ مین ہاتھ نہ دینا چاہیے اور ان سے مرید نہین ہونا چاہیے کیونکہ
بعضونکو رسم غلو ہی اور امور رسمیہ کا کچھ اعتبار نہین ہے اور بعض انمین کرامات فروش ہین
الا ماشاء اللہ کہ طلسم اور شعبدہ اور نیرنج کو کرامت سمجھتے ہین۔ بعد اسکے علم رمل
علم نجوم۔ فن کہانت ۔ باب طلسم ۔ اعمال جوگ کو بیان کیا ہی کہ ان علوم کے ذریعہ سے
خلاف عادت امور ظہور مین آتے ہین اور دلون کی بات پر اطلاع ہو جاتی ہی
اور واقعات آئندہ کا انکشاف ہو جاتا ہی نجوم والے طرح طرح زائچے کھینچتے ہین اور جدول کھینچتے ہین۔ رمل والے بھی زائچہ کے
محتاج ہین۔ اور کہانت والے یعنی برہمن کبھی تو شیاطین کی مدد سے کام چلاتے ہین جو
لوگون پر چھا جاتے ہین۔ اور کبھی اور طریقہ سے طلسم والے قواے کواکب سے
صورت پیدا کرتے ہین اعمال جوگ والے الگ اپنے کرتب مین یگانہ روزگار ہین
کسی کو مسخر کر لیتے ہین۔ اور بعضون مین عداوت و نا اتفاقی کرا دیتے ہین۔
اگر انھین امور پر ولایت موقوف ہوگی تو شقی و سعید مین امتیاز غیر ممکن و دشوار ہوگا

مخدوم الملک مولانا شاہ شرف الدین احمد یحیی منیری رح مکتوب دہم مین ارشاد فرماتے ہین۔ اما اتفاق کردہ اند مشائخ این طائفہ وجملہ اہل سنت وجماعت بدانکہ روا باشد کہ فعلے ناقص عادت مانند معجزۂ انبیا و کرامت اولیا پدید آید بر دست کافرے وکسے را اندر کذب وے شک نیفتد واین چنان بود کہ فرعون چہار صد سال عمر یافت کہ وے را اندران میان ہیچ بیماری نبود وآب از پس وے ببالا بر شدے چون او بایستاد آب ایستاد چون او برفت آب برفت ہیچ عاقل را اینجا شبہہ نیفتد درانکہ او دعوی خدائی میکرد زیراکہ ہمہ عقلا مقر اند۔ بعدہ چند سطر کے بعد فرماتے ہین۔ خبر دادہ است کہ اندر آخر الزمان دجال خواہد آمد و دعوی خدائی خواہد کرد دو کوہ آبگینہ یکے بر راست وے ویکے بر چپ وے میرود این کوہ کہ بر راست وے بود جایگاہ نعیم بود وآنکہ بر چپ وے بود جایگاہ عذاب بود گوید این بہشت است واین دوزخ ہر کہ بر من ایمان آرد اورا اندرین بہشت اندازم وہر کہ برمن ایمان نیاورد اورا اندرین دوزخ عذاب کنم حق تعالیٰ بدست وے یکے را میراند ویکے را بیزایاند۔ این ہمہ کہ یاد کردم مانند معجزہ وکرامات است وحق تعالیٰ ہمہ مرد شمن را بدہد از بہر آنکہ این جا شبہہ نیفتد وہر کہ ہست داند ہر کہ بر خر نشیند خدائے نبود واعور خدائے نبود وخورندہ وخسپندہ خدائے نبود پس این استدراج باشد ومکر۔ ومعنی استدراج آن بود کہ ایشان ہر چند بے حرمتی کنند ایشان را بآسانی وبمراد گذارد تا در بے حرمتی وتمادی خویش ہلاک شوند چنانکہ با فرعون کرد اگر مر اورا آب روان نکردے از دعوی خدائی باز گشتے ومعنی ہلاک مکر آن باشد کہ نجات نماید وہلاک آرد غر نماید وذل

آرد ہدے نماید وضلال آرد با اعدا صفت این باشد یعنی ہرگاہ کہ دشمن را چیزے
ازین معنی نباشد ہمہ استدراج ومکر باشد پس این سہ گونہ باشد آنبیا را دہند
اولیا را دہند۔ اعدا را دہند اما انبیا را معجزات باشد و اولیا را کرامت باشد
و اعدا را مکر و استدراج باشد۔ چنانچہ قرآن مین اس مضمون کی آیتین
بہت ہین لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ
إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا۔ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا
عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ
بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ
لَا يَعْلَمُونَ وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ۔ أَيَحْسَبُونَ
أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ
بَلْ لَا يَشْعُرُونَ۔ ان چارون آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ خلاف شرع
کرنیوالے فاسق اور کافرون کو جو دنیا مین آرام سے رکھتا ہی۔ اس سے وہ یہ نہ سمجھین
کہ اللہ کی رحمت اونکے شامل حال ہی بلکہ اللہ کو یہ منظور ہی کہ اس آرام و عافیت
مین رہ کر خدا کی یاد سے غافل رہین اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہو۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صرف
دنیاوی وجاہت یخرق عادت۔ کثرت مرید پر کسی کے فریب مت کھاؤ اور ولی اللہ
بنجاؤ بلکہ کتاب وسنت کی معیار سے اوسکو جانچ لو۔ بعد مین اس دعوے
کے ثبوت مین مخدوم الملک رح نے چند مثال اور چند روایت کو پیش کیا ہے
اون مین سے ایک روایت یہ ہی۔ تا یکے از مشائخ چنین آوردہ اند رحمۃ اللہ علیہ
کہ بت اندر عالم بسیار ست یکے از بتان کرامت است تا کافر انرا بابت تعلق بود

اعدا باشند چون از بت روے بگردانند و تبرّا کنند اولیا گردند ہمچنین بت عارف کرامات ہست اگر با کرامت سکون گیرد محجوب گردد و از کرامات اعراض نماید و تبرّا کند مقرب و مکشوف بود - پھر بیرایہ مین اسرار کے لکھا ہی کہ جس نے کرامت پر تکیہ کیا گویا دوست سے اعراض کیا اور غیر دوست کیطرف اقبال کیا اور یہ شان ولایت سے بعید ہی فلا بقاء للولایۃ مع الاعراض عن الحبیب والاقبال الی غیر الحبیب - مکتوبات صدی کے اسی مکتوب ہم مین سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی نقل لکھی ہوئی ہی کہ آپ دریا کنارے پار اوترنے کی نظر سے تشریف لیگئے کوئی کشتی نہ تھی تشویش و فکر مین ہوے کہ کیونکر پار اوترین ناگاہ ایک راہ دریا مین نمودار ہوئی آپنے نہایت نفرت کی ادا سے فریاد کیا کہ یہ مکر ہے یہ مکر ہے اور پار نہ اوترے واپس آئے - حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی حاشیہ مین "المقالۃ الرضیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ کے جو جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا رسالہ ہی" لکھتے ہین کہ طریق دریافتن شیخ کامل مکمل منحصر دران نیست کہ در وے ظہور خوارق عادات و اشراف بر خواطر یا وجد و حال و شوق یافتہ شود زیرا کہ در بعضے ازین چیزہا جوگیہ و فلاسفہ و براہمہ ہم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست - حضرت مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ نصائح و مواعظ جو ارباب سلوک کے لئے فرمائے ہین اوسکو مولانا نعیم اللہ بہرائچی نے معمولات مظہریہ مین لکھا ہی - وکسیکہ خود را در مسند شیخی گرفتہ ہست و عمل او نہ بر وفق سنت رسول ہست صلے اللہ علیہ وسلم

وبحلیہ شریعت غرا متحلی نیست زنہار الف زنہار ازو دور باش بلکہ دران شہر مباش مبادا بمرور ایام بد و میلانے پدید آید و خلل در کارخانہ اعظم اندر زدکہ اقتدار انشاید او دز دیست پنہان و دام شیطانیست از برایت نہان اگر چند ازوے انواع خوارق عادات بینی و از دنیا بظاہر بے تعلقش یابی فَفِرّ مِنْ صُحْبَتِهٖ اَكْثَرَ مِمَّا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔ سلطان وقت شیخ ابوسعید ابوالخیر را گفتند کہ فلان کس بروے آب میرود گفت سہلست جنبی نیز بروے آب میرود۔ گفتند فلان کس برہوامی پرد گفت مرغے و صعوہ نیز برہوامی پرد گفتند فلان کس دریک لحظہ از شہرے بشہرے میرود گفت شیطان نیز دریک نفس از مشرق بمغرب میرود این چنین چیزہا را بس قیمت نیست مرد آن ست کہ درمیان خلق نشیند و داد وستد کند و زن خواہد و با خلق در آمیزد و یک لحظہ از خدا تعالے غافل نباشد۔ قدوۂ اہل اللہ ابوعلی رودباری را پرسیدند از کسے کہ ملاہی می شنود و میگوید کہ این مرا حلال ست چراکہ من بدرجۂ رسیدہ ام کہ خلاف احوال در من اثر نمی کند جواب گفت آرے بتحقیق رسیدہ ست اما بجہنم رسیدہ است الخ۔ یہ سب روایتیں معمولات میں موجود ہیں۔ **قول الجمیل** میں ہے وشرط نیست از شیخ ظہور کرامات و خوارق عادات و نہ ترک کسب مگر قانع باشد بر قلیل و پرہیزگار باشد از شبہات۔

وشیخ محی الدین بن عربی فتوحات کے باب ۱۸۱ میں فرماتے ہیں۔ اگر کسے گوید کہ طریق خدا غیر طریق شریعت مصطفویہ باشد پس دزد و عگو باشد و اقتدا کردہ نشود بآن شیخ کہ بے آدب باشد باشرع اگرچہ صادق باشد در حال خود

لیکن احترام ہمنودہ شود دہاوے انتھے۔ شرائط الوسائط مین سبع سنابل سے نقل کیا ہی کہ دسوین شرط شیخی کی یہ ہی کہ طالب کشف وکرامات نباشد بلکہ طالب استقامت باشد زیراکہ کشف وخوارق از بے دینان نیز صادر میشود ازانجاکہ گفتہ اند الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔

ما براہ استقامت می دویم	نے پئے کشف وکرامت می رویم
ہرکہ او از کشف خود گوید سخن	کشف او را کفش کن بر سر بزن
آنکہ دارد از کرامت ہاش لاف	چون سگے باشد کہ گوید عاف عاف
ور شد از نیکی بعالم شہرہ	او بخوشرنگی بود خرمہرہ

شرائط الوسائط مین حضرت شاہ مجا قلندر قدس سرہ کے ایک مکتوب کو نقل کیا ہی۔ اے برادر مقصود ومطلوب جملہ طالبان وسالکان معرفت خداوند عزوجل ست چون این حاصل شد کشف وکرامات را چہ احتیاج۔ ومواجید اگر ظاہر نشود گو مباش خدا را شناس بکشف وکرامات چہ احتیاج کہ وی عین کرامات ست بلکہ بہہ از کرامات اللہ تعالے آن برادر را بر جادہ شریعت استقامت کرامت کناد ہیچ مرتبہ بالاتر ازین نیست کہ متابعت حبیب حق میسر آید۔

رسالہ مرصاد العباد مین ہی کہ شیخ کامل کے شرائط بہت ہین منجملہ شرائط کے تیسری شرط یہ ہی کہ از مجاہدہ وریاضت گو بسیار کشف وکرامت رونماید وبا جذبات از جذبات رحمانی عبور مقامات حاصل شود وبہ تجلی انوار قلبی وروحی عالم علوی مشاہدہ کند تا از شیخ کامل پیرو اصل ومرشد بر حق خلافت نیافتہ باشد بااین ہمہ اگر بیعت گیرد مضل باشد۔ چونکہ اس تجلیات ومجاہدہ وریاضت سے

تشفی ولایت کی نہین ہوسکتی ہی اسلئے ایسے شخص سے پرہیز بہتر ہی۔ ہان اس مجاہدہ و ریاضت کے حق ہونے کی سند کسی شیخ سے ہو تو وہ قابل اعتبار ہی ورنہ ریاضت و مجاہدہ و تجلی شیطانی جوگی و براہمہ ہند و فلاسفہ کو بھی ہوتی ہی۔ مجدد صاحب کے مکتوبات مین ہی کہ معارف این صوفیہ کشف و الہام ہست کہ خطارا بوے راہ ہست و مصداق صحت کشف و الہام مطابقت ہست با علوم علماء اہل سنت اگر سرموے مخالفت ہست از دائرہ صواب بیرونست ھذا ھو العلم الصحیح والحق الصریح فماذا بعد الحق الا الضلال مکتوب ۱۱۲ صفحہ ۳۴۔ تذکرۃ الاولیاء مین حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ ۳۴۶ مین بیچ بیان حالات حضرت سید الطائفہ ابوالقاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ترقیم ہے کہ حجاب و موانعات خاصان خدا کے لئے تین ہین۔ دیکھنا طاعت کا۔ دیکھنا ثواب کا۔ دیکھنا کرامت کا۔ فرمایا جنید رح نے ڈگنا عالم کا خواہش کرنا ہی حلال سے حرام کیطرف۔ اور ڈگنا زاہد کا خواہش کرنا ہی بقا سے فنا کیطرف۔ اور ڈگنا عارف کا خواہش کرنا ہی کریم سے کرامت کیطرف۔ مولانا جامی علیہ الرحمۃ اوائل نفحات الانس مین فرماتے ہین۔ اما القسم الثانی وھو ان یظھر خوارق العادات علی بعض من کان مردود عن طاعۃ اللہ فھذا ھو المسمی باستدراج۔ یعنی جو خرق عادات کا فر مردود سے صادر ہو اوسکو استدراج کہتے ہین علامہ فخرالدین رازی سے نقل کیا ہے نفحات الانس مین بیچ فضائل ابوسلیمان داؤد بن نصر الطائی رح کے لکھا ہے کہ آپ اقران سے فضیل بن عیاض و ابراہیم ادہم کے تھے طریقت مین مرید حبیب راعی کے ہین شریعت مین شاگرد امام ابوحنیفہ رح کے تھے ایک مرید کو آپ نے فرمایا کہ

اے لڑکے اگر سلامتی چاہتا ہی تو دنیا کو چھوڑ دے اور اگر کرامت چاہتا ہی تو آخرت سے ہاتھ دھو رکھ۔

ان سب روایات وبیانات سے ظاہر ہے کہ ولایت کے لئے کرامت خرق عادات کشف وجد ضروری چیز نہین ہی بعض اولیاء اللہ کو اللہ دیتا ہی اور بعض کو نہین دیتا ہے جنکو اللہ نے دیا ہی اونکا مرتبہ اون سے زیادہ نہین ہی۔ اصل ولایت مین کرامت فی الدین کا نام ہی خوب کسی نے کہا ہی۔ ایمان اگر بگور برم صد کرامت ہست۔ مکتوبات صدی مین حضرت شبلی رح سے روایت کیا ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ برکشف ما کفش با یدزد مولانا فضل رحمان صاحب کو مولوی سید نور الحسن خان نے خط لکھا تھا در باب عمل بالحدیث اور تقلید ائمہ اربعہ کے اوسی خط کے جواب مین مولانا نے پہلے ایک شعر لکھا ؎

ملت عشق از ہمہ ملت جدا است ٭ عاشقان را ملت و مذہب کجا ست

من بعد یہ لکھا کہ اولیاء اللہ عمل بالحدیث نمودہ اند دعا میکنم باتباع احادیث اللہ مستقیم دارد آمین مولانا فضل رحمان صاحب نے فرمایا کہ مولانا شاہ محمد آفاق صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ غوث ہو یا قطب ہو جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین مولانا فضل رحمان صاحب نے فرمایا ہی کہ اتباع سنت یہی ہی کہ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نے کیا ہی اوسیطرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور اسی اتباع سنت کو غوثیت وقطبیت کرکے تعبیر فرماتے ہین۔ ایک مرید نے آپ کو فقدان ذوق وشوق کی شکایت لکھی جواب مین لکھا کہ ہمیشہ با تقوے باشید کہ اصل ہمین است ؎

بزہد و ورع کوش صدق و صفا ٭ ولیکن میفزا اے بر مصطفے۔ آپ نے فرمایا جو شخص پابند ارکان اسلام ہی وہ ولی ہی۔ اوسکی ولایت مین کوئی شک نہین۔

کسی نے عرض کیا جو پابند ارکان اسلام ہو اور حرام کرے فرمایا اوسکی مثال ایسی
ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر او سپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر
ایسا کریگا۔ یہ سب روایتین رسالہ مجموعہ تصوف مین موجود ہین اور کہا عمر بن جنید
نے کہ جس وجد کی شہادت کتاب ہدیٰ وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نہین پائی جاوے وہ وجد باطل ہے اسے کتاب وسنت پر تول کے اور جانچ کے
پہچانو شقی وسعید۔ اولیاء اللہ۔ اعداء اللہ۔ اہل جنت۔ اہل نار۔ عباد صالحین۔ شرار
مخلوقین کو۔ اور کسی کے خوارق پر فریب کھاؤ۔ بعض اشارہ کرتے ہین اور آدمی
مرجاتا ہے اور ہوا پر اوڑتے ہین پانی پر چلتے ہین۔ غیب سے کھانا منگاتے ہین اور کبھی
احیانا نظرون سے آدمی کے غائب ہو جاتے ہین وغیرہ وغیرہ باتین عادت سے خلاف
اونسے وقوع مین آتی ہین۔ علامہ ابن تیمیہ ابو العباس حرانی فرقان مین لکھتے ہین کہ
اگر نہوتی شریعت یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ تو نہ تمیز ہوتا درمیان اولیاء رحمٰن
اور اولیاء شیطان کے کاذب اور نبی صادق کے۔ اور عیسےٰ وموسےٰ ابراہیم ومحمد
صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہ۔ اور مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی طلیحۃ الاسدی الحارث
الدمشقی رومی وغیرہ کے کیونکہ باعتبار شکل وصورت چال انداز بول چال کے
سب برابر ہین۔ انبیاء واولیا کا لباس کافر وفاسق کے لباس سے علیحدہ نہین بعضون
نے کہا ہے بہت ہین صدیقون سے بیچ قباء کے اور بہت ہین زندیقون سے بیچ
گوڈڑی کے مگر تقوےٰ وخلوص بدعت وفجور سے ایک دوسرے متمائز ہین۔
اور ولایت خاصہ مختص کسی خاص فرد مین بھی نہین ہے ہر جنس کے آدمی مین پائی
جاتی ہے اور پائی گئی ہے جیسے ابو حامد اسود زنگی۔ ابو الخیر حبشی۔ کرخی پدر شیخ معروف

اور نوفی پدر ذوالنون مصری - ابونصر سرّاج - ابوالحسن نسّاج - عبدالملک اسکاف ابومحمد خفّاف - ابوعبداللہ جلّاد - ابوحفص حدّاد - ابوالعباس قصّاب - حمدون قصّار - ابوعلی دقّاق - ابوجعفر سمّاک - فریدالدین عطّار - بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ یہ حضرات سب کے سب مختلف قبیلہ اور مختلف پیشے کے ہین اور یہ بھی خدا کی شان ہے کہ اولیاء اللہ زیادہ تر کمتر حسب ونسب والون مین ہوئے ہین پھر ایسی حالت مین تمیز کرنا ولی اللہ کا بیلالحاظ تقوےٰ وخلوص کے محض دشوار ہی دشوار ہے۔

علامہ قشیری رح نے فرمایا ہے کہ بہت بڑی کرامت اولیاء اللہ کی یہ ہے کہ ہمیشہ طاعات مین مشغول رہین فسق وفجور مخالفت نفس سے دور رہون یسری سقطی رح کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ مین داخل ہو۔ اور اوسمین بہت سے درخت ہون اور درخت کی ہر شاخ پر طیور بیٹھ کر یہ کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ تو اس امر کو مکر وفریب دھوکھا سمجھنا چاہیئے۔ جو ولی اللہ ان امور کو مکر شیطان نہ سمجھے گا وہ عنقریب اوسمین گرفتار ہوگا۔

انبیاء علیہم السلام اولیا سے افضل ہین

اور بعض لوگون نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ اجماعی کا کہ جمہور سلف امت اور سارے ائمہ کا اتفاق ہے کہ انبیاء افضل ہین اون اولیاؤن سے جو نبی نہین ہین اور تحقیق اللہ صاحب نے اچھے لوگون کو جنہیں فضل کیا ہے اور جو نیکبخت ہین چار مرتبہ پر ترتیب دیا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین

ومن اولیٰک رفیقا جوکہ تابعداری کرے اللہ ورسول کی پس وہ لوگ ساتھ
اونکے ہین کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اون کے نبیون سے صدیقون سے شہیدون
سے صالحون سے اور اچھے ہین رفیق اور ان چارون سے افضل درجہ نبوت کا ہے
فرمایا اللہ صاحب نے ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا
پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اونکو جنکو چن لیا ہے ہمنے بندون سے تو یہ انبیاء علیہم
السلام اللہ کے بندون مین چنے ہوئے ہین۔ اور اس قسم کی آیتین قرآن مین
بہت ہین کہ جنمین چنے ہوئے کا لفظ انبیاء علیہم السلام کی شان مین وارد ہے
تو نبیون سے کسی ولی صدیق شہید کا درجہ زیادہ نہین ہے یہی مسلک ہے تمام اہل سنت
وجماعت کا۔ ہان نبیون مین ایک دوسرے سے فضیلت رکھتے ہین تلک الرسل
فضلنا بعضھم علی بعض ان رسولون مین سے بعض کو فضیلت دی ہے ہمنے
بعض پر۔ چنانچہ نبیون مین سارے انبیاء سے افضل سیدالانبیاء والصدیقین
خاتم المرسلین۔ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم ہین۔ اللہ صاحب نے آپ کو وہ مراتب عالیہ عنایت فرمائے ہین.
کہ انبیاء کو اوسپر غبطہ ہے امتون کا کیا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی اطاعت
کو اپنی اطاعت فرمایا اور خواہش نفسانی وہوا سے آپ کے اقوال کو پاک فرمایا۔
ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ من اطاع الرسول فقد
اطاع اللہ۔ اور سینہ مبارک کو آپ کے چیرکر کے نور وحکمت فہم وفراست سے معمور
کیا۔ اور مہبط وحی اور منزل جبرئیل بنایا اور شب معراج مین امام الانبیاء
کیا اور شرح صدر۔ رفع ذکر اور وضع وزر سے آپ کو سرفراز فرمایا۔ اور حجابا

قرآن مین اونکی رسالت اور نبوت کا ہمپر احسان رکھا۔ اور فرمایا کہ وہ تم پر میری آیت پڑھتا ہی اور تمکو پاک کرتا ہی۔ اور کتاب و حکمت سکھاتا ہی۔ جو تم نجانتے تھے وہ تعلیم کرتا ہی۔ اونکے تابع کو اپنا محبوب فرمایا مغفرت کا وعدہ دیا۔ اور جو اونکے حکم سے روگردان ہوا وسکو کافر بے ایمان ظالم فرمایا۔ اور اونکو اور اُنکے تابعون کو ابراہیم خلیل اللہ کا دوست فرمایا اور ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہین تو دوست کا دوست دوست ہی۔ پس اس نبی کے تابعین خدا کے دوست ٹھہرے اور اللہ تعالے نے اس نبی معصوم پر ایمان لانے اور اونکی تصدیق اور تائید کا اقرار انبیاے سابقین سے لیا۔ اور اونھون نے جب اقرار کیا تو اللہ تعالے نے اون سب کو گواہ کرکے آپ اون پر گواہ ہوا۔ اور اونکی تعلیم و تلقین کو حبل اللہ فرمایا اور نعمت اللہ کہا۔ اور آپ کے انوار اطاعت سے قلوب اصحاب مین محبت اور الفت دی اور عداوت کو دور کیا۔ شفا حفرہ من النار سے نجات بخشی وانتم تتلی علیکم ایات اللہ وفیکم رسولہ مین اللہ نے۔ آپ کے وجود باجود کے ساتھ اظہار امتنان کیا۔ اور من یشاقق الرسول مین صاف فرمادیا ہے کہ جو بعد پہونچنے سنن ہدے کے اوسکی مخالفت کرے وہ جہنمی ہی اور آپ کی ملت بیضا کو برہان و نور فرمایا اور تکمیل دین اور اتمام نعمت سے تعبیر کی اور درجہ عالیہ اور وسیلہ کو جنت مین آپ کے واسطے خاص کیا اور جو کتاب آپ لائے ہین اوسکو موعظت اور شفا رما فی الصدور اور ہدے اور رحمت اور امام اور اسوال مجتمعہ سے بہتر فرمایا۔ اور اوسکے نزول کو دافع اختلاف فرمایا۔ اور قیامت کے دن آپ کو تمام انبیا کا گواہ ٹھہرایا اور اجلاس مقام محمود اور شفاعت کبرے

کا عطا فرمایا۔ الغرض کوئی اشتی صفات کر کے آپ یعنی حضرت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل ہین اور تمام انبیا علیہم السلام تمام اولیاؤن
پر بدرجہا فضیلت رکھتے ہین تو حضرت خیر البشر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو
تمام اولیاؤن پر بدرجہ اولےٰ کرورون مرتبہ کر کے فضیلت رکھتے۔ باا ینہمہ جنکا
یہ خیال ہی کہ اولیاء اللہ افضل انبیا سے ہین ملحد ہین اور یہ قول کہ اولیاؤن
کی ولایت انبیاؤن کی رسالت سے بزرگ تر ہے صریح گمراہی ہی حضرت صلعم کی
مقبولیت مین ابراہیم خلیل اللہ موسےٰ وعیسےٰ نوح جیسے جلیل القدر نبی برابر
نہین ہوسکے تو واسے بدحال جو محض ولی ہی ہین جو صرف تابعداری کرنے سے
صلے اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ولایت مین پہونچے ہین اونکا ذکر کیا ہی کل رسول نبی
ہی اور کل نبی ولی ہے پس رسول نبی اور ولی دونون ہوئے پھر کیونکر ولایت اوسکی
کہ جو مشتمل نبوت کو نہین ہی بہتر ہوگی اوس نبوت سے جس مین ولایت داخل ہو۔
آٹھوین مکتوب مین مکتوب صدی کے صفحہ ۲۳ مین مخدوم الملک علیہ الرحمۃ
فرماتے ہین باتفاق جملہ مشائخ طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اولیاء متابعان
پیغامبر انند و انبیاء فاضلتر اند از اولیاء از انچہ نہایت ولایت ست بدایت
نبوت ہست و جملہ انبیاء ولی باشند امّا از اولیاء کسے نبی نباشد و ہیچ کس را از
علماء اہل سنت و جماعت و محققان این طریقت اندرین مسئلہ خلافے نیست
مگر گروہے از ملحدان گویند کہ اولیاء فاضلتر اند از انبیا و تمسک بدین کنند و گویند اولیا
ہمہ وقت بحق مشغول باشند فاضلتر بود از کسے کہ او در بعض وقت مشغول بود و گروہے
از جہال کہ محبت این طائفہ دارند و بدین شان گمان نیکو برند و ایشان را متابعت

کردند وگفتند کہ مقام ولایت بہتر از مقام نبوت است ونبی را علم وحی باشد وولی را علم ستر باشد وولی بستر خبرہا دہند کہ رسولان را ازان خبر نباشد و مرآن را علم لدنی نام کردند۔ پس تقریر پاکیزہ سے اس شبہہ کا جواب دیکر کے فرماتے ہین پس یک نفس انبیا فاضلتر از ہمہ روزگار اولیا رست۔ پھر دونقل خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی بیان کی ہیکہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ انبیا افضل ہین یا اولیا فرمایا جیسا ولایت کا مرتبہ نظر سے عام لوگونکی نہان ہے اوسیطرح نبوت کا مرتبہ بھی اولیا ءون کی نظر سے پوشیدہ ہی یعنی جو نسبت عام لوگونکو اولیاء اللہ سے ہی اوسیطرح اولیاؤنکی نسبت انبیاؤن سے ہی۔ مکتوب صدی مین ہیکہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ خواب مین آسمان کی سیر کے لئے گئے یا غایت تقرب کے وقت ملاء اعلے کیطرف اوڑے۔ فرماتے ہین کہ وہان مرغ کیطرح ادھر اودھر اوڑنے لگے۔ کوئی چیز آسمان پر مجھے اپنے سوا معلوم نہین ہوتی تھی مین نے کہا یا خدا تیرا تقرب کیونکر حاصل کرین فرمایا کہ ہمارے دوست کی تابعداری دیدہ را بخاک قدم او سرمہ کن یعنی تابعت او ملازمت نماے معلوم ہوا کہ اولیا تابع ہین انبیاء متبوع۔ پھر تابع متبوع کے برابر یا اوس سے فاضلتر کیونکر ہوگا۔ ماہر نکات قرانی حضرت سید احمد مجدد الف ثانی مکتوب ۸۰ جلد اول مین فرماتے ہین زیراکہ نبوت نبی از ولایت او افضل ست در ولایت از تنگی سینہ روبخلق نمی تواند آورد و در نبوت او کمال انشراح صدر نہ توجہ بجانہ تعالے مانع توجہ بخلق ست ونہ توجہ خلق مانع توجہ حق تعالے در نبوت تنہا روبخلق نیست تا ولایت را کہ روبحق دارد ترجیح بدہند عیاذا باللہ سبحانہ وتعالی حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ

ابو المکارم کا قول ہی کہ ولایت اسکا نام ہے کہ سب احکام کو شریعت کے بکمالہ وتمامہ قبول کرے اور اوسپر متابعت کرے لیکن طریقت مین اگرچہ ولی سعی کرسکتے ہین اور مرتبہ اونکا اعلیٰ مراتب کو پہونچتا ہی لیکن روح کو ولی کے اوسقدر عروج تقرب کا نہین ہوسکتا ہی کہ جسقدر جسم کو نبی کے تقرب حاصل ہی۔ اور محال ہی کہ حاصل ہوئے جب کہ انتہا ر ولایت مین روح کو ولی کے جسم سے نبی کے مشابہت ہی تو یہ قول سچ ہے کہ اولیاؤنکی انتہار طریقت کا جو مقام ہے وہ انبیاؤن کے لئے ابتدائی مقامات طریقت کے ہین نہایۃ الاولیاء بدایۃ الانبیاء

بعضے جاہل صوفیونکا اعتقاد بھی فلاسفہ کا سا ہے

اور بہت سے مقتدا صوفیون کے اعتقاد مثل اعتقاد ملحدین فلاسفہ کے ہین یعنی سکا شفہ کے سانچہ مین ڈھالکر کے فرمانے لگے کہ آسمان قدیم ازلی ہی واسطے اوسکے علت ہی مشابہ اوسکے جیسا کہ کہا ہی ارسطو اور اوسکے اتباع نے۔ یا واسطے اوسکے موجب بذاتہ ہے جیسا کہ کہتے ہین اوسکو متاخرین اونکے مثل ابن سینا وغیرہ کے اور اس امر کا اعتقاد نہین رکھتے ہین کہ تحقیق رب نے پیدا کیا آسمانون اور زمینونکو اور جو چیز درمیان اسکے ہی بیچ چھہ دن کے۔ بلکہ اعتقاد رکھتے ہین کہ نہین پیدا کیا چیزونکو ساتھہ ارادہ اپنے کے اور قدرت اپنی کے۔ اور نہین جانتا ہی اللہ پاک جزئیات کو۔ یا تو یہ لوگ بالکل علم ہی کا انکار کرتے ہین مثل ارسطو کے۔ یا کہتے ہین کہ صرف امور متغیرہ سے کلیات کو جانتا ہی مثل قول ابن سینا کے سوا ایسے الفاظ و اقوال کے استعمال سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لوگ مطلق علم ہی کا انکار کرتے ہین۔ چنانچہ اسکی بڑی بحث علامہ ابن تیمیہ رح نے کتاب تعارض عقل و النقل مین کی ہی۔ اور محققرسی

اسکی رسالہ فرقان بین اولیاء رحمن و شیطان مین ہی اس اعتقاد کے
لوگ یہود و نصارے بلکہ مشرکین عرب سے بھی کفر مین نمبر بڑھائے ہوئے ہین۔ چنانچہ
ارسطو کی کتابون مین ملائکہ و نبی وغیرہ کا ذکر بالکل نہین ہی اور وہ ان امرون کا معتقد
نہ تھا بلکہ یہ لوگ نجومی ستارہ پرست صنم پرست تھے۔ صرف ابن سینا کسی قدر ان لوگون
مین اچھا تھا لاکن معتزلہ جہمیہ وغیرہ نکے اعتقادات کیطرف اسکا بھی رجحان زیادہ تھا
انھون نے دلیل عقلی و نقلی کو خلط ملط کیا ہی۔ اور شرعی اعتقاد کی نسبت بڑی
بڑی غلطیان اس سے ہوئی ہین۔ ابن سینا نے یہ بھی لکھا ہی کہ نبوت کے تین
خاصے ہین اور نبی کے لیئے تین بات ضروری ہین۔ ایک یہ کہ اوسکو قوت علمیہ
ہونی چاہیئے جسکو قوۃ قدسیہ کہتے ہین کہ بغیر تعلیم و تعلم کے اوس قوۃ قدسیہ
کے ذریعہ سے علم حاصل کرے۔ دوسری بات یہ کہ نبی کو قوۃ تخیلہ ایسی ہونی چاہیئے
کہ جس چیز کو وہ تخئیل کرے ایسے کمال صفت سے تخئیل کرے کہ گویا اوس چیز کو وہ
دیکھ رہا ہی اور اگر وہ چیز جسکو تخئیل کرتا ہی ذی روح ہی تو اوسکی آواز سن رہا ہی جیسا
سونیوالا خواب مین مشاہدہ کرتا ہی اور سنتا ہی گو ظاہر مین وجود اوس چیز کا نہین
ہے۔ اس قوت تخئیلیہ سے جسکو وہ دیکھ رہا ہی وہ تو فرشتہ ہی اور جس چیز کو وہ
سنتا ہی وہ اوسکے اعتقاد مین کلام الٰہی ہی ایسے لوگ معجزہ و خرق عادات و
کرامات اولیاء کے قائل نہین ہین۔ وہ اسی قوۃ کے کمال کے تاثیرات کو خوارق
و معجزہ شمار کرتے ہین۔ اسی لیئے کسی نبی کے معجزات کے قائل نہین ہین۔
شق القمر کے وجود کو صحیح نہین جانتے ہین۔ تیسری بات جو ضروری ہی نبی کے لیئے
وہ یہ ہی کہ اوسکو قوۃ فعالہ ایسی ہونی چاہیئے کہ تمام عالم مین ایسا اثر ظاہر

کرسکے جسکو لوگ معجزہ وکرامات وخرق عادات کرکے تعبیر کرسکین گو وہ قوۃ فعالہ کے کمال ترقی کا اثر ہے در انجا لیکہ اوسکے نزدیک بھی وہ معجزہ نہین ہے لیکن لوگ اسیطرح سمجھین کہ معجزہ ہی ہے۔ ابن سینا اس امر کا بھی اعتقاد رکھتا ہے کہ پہلے خدا نے عقل اول کو پیدا کیا پھر وہی عقل اول سب عقول کو یکے بادیگرے پیدا کرتا گیا۔ اور اسمین ایک حدیث موضوع سے وہ استدلال کرتا ہے۔ حاشا وکلّا کہ وہ کلام رسول ہو اوسکو کسی بڑے کذاب نے بنایا ہے جیسا کہ یہ سب بات بطول کتاب العقل والنقل مین اور باختصار فرقان مین علامہ ابن تیمیہ رحنے بیان کیا ہے اور بڑے زور وشور سے اسکا تعاقب کیا ہے۔ امام غزالی رحنے بھی خوب ہی اسکی خبر لی ہے اور نہایت شد ومد سے اس مسلک کی غلطیون کو ثابت کیا ہے ایسے لوگون کا یہ اعتقاد ہے کہ جبرئیل اوسی خیال کا نام ہے جو متشکل ہوتا ہے نفس مین نبی کے اور خیال تابع ہے عقل کا سو انھین ملاحدہ فلسفہ کے پیرو ہوئے ہین بہت سے صوفیہ چنانچہ ان کی ہی پیروی کا سبب ہے کہ ولی کو افضل نبی سے کہتے ہین اور ولی بلا واسطہ نبی کے اللہ تعالے سے احکام کو پوچھہ سکتا ہے اور پوچھتا ہے۔ کہتے ہین کہ اصل معدن انوار وحکم وجمیع کمالات کا عقل ہے اور خیال واسطہ ہے درمیان نبی اور عقل کے تو خلاصہ یہ ہوا کہ نبی بواسطہ خیال یعنی جبرئیل کے اللہ صاحب سے حاصل کرتا ہے اور ولی بلا واسطہ اصل معدن ہی یعنی عقل سے حکمتونکو حاصل کرسکتا ہے تو ولی اللہ افضل ہوئے نبی سے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ ولی اللہ کو اپنے خیالات کے حاصل کرنے مین کسی نبی کی وساطت کی کچھہ ضرورت نہین ہے۔ بعض یہ کہتے ہین کہ علوم ظاہری بہت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کی پیروی مجھے ضروری ہے اور اُمور باطنی مین ہم اُنکی شریعت کے مکلف نہین
ہین۔ اور بعض حضرات علوم باطنی مین پیروی کو جائز رکھتے ہین لاکن علی سبیل الاستحباب
نہ علی سبیل الوجوب یہ سب اپنے زمانہ مین بہ سبب خرق عادات کے ولی اللہ ہی
بولے جاتے تھے حالانکہ ایسے اعتقاد والے سب کی سب کیا پیرایۂ صوفیہ مین
ہون کیا فلسفی کی زی مین ہون ملحد و کافر ہین۔ ایسونکو ایمان سے کیا علاقہ
ہے ایک رتی بھر اونکے قلب مین ایمان نہین گھسا ہے۔ اگر خاتمہ اسی اعتقاد
پر خدا نخواستہ ہوا تو مغفرت کی امید بہت کم ہے۔ ایسون کو جو ولی اللہ کہے وہ
لوگ بھی ضعیف الاعتقاد ہین جس مین نفس ایمان ہی نہین پھر ولایت تو فضل ہے
ایمان پر۔

بعض لوگ ملائکہ کی وجود اور اوسکے مخلوق ہونیکو نہین مانتے

حالانکہ ملائکہ کا وجود قرآن سے ثابت ہے۔ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ
بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ الآیۃ کہا کافرون نے کہ پکڑا
ہے رحمٰن نے ولد پاک ہے وہ بلکہ بندے ہین عزت والے نہین پیش دستی کرتے
اوس سے بات مین اور اوسکے حکم کے تابعدار ہین جانتا ہے جو کچھ آگے اوسکے
ہے اور پیچھے اوسکے ہے۔ لوگون نے یہ کہا تھا کہ فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اللہ نے
اسکی نفی کرکے فرمایا کہ ہماری ذات ان باتون سے پاک ہے میری شان کے خلاف
ہے کہ میری طرف ولد کی نسبت کیجاوے۔ فرشتے بھی مثل آدمی اور جن کے ہمارے
بندے ہین پر عزت والے ہین میرے حکم کے تابعدار ہین۔ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ

إِنِّیْ إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ
اور جو اون فرشتون مین سے یہ دعوے کرے کہ مین معبود ہون اللہ کے سوا۔
پس اُسکو جزا دینگے ہم جہنم ایسی ہی سزا ہم دیتے ہین ظالمون کو وَكَمْ مِّنْ
مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا اور بہت ہین فرشتون سے
آسمان مین کہ نہین فائدہ دیتی ہی سفارش اونکی کسی چیز کا قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ
زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِی الْاَرْضِ الاٰیۃ پکارو اوسکو کہ گمان کرتے ہو تم سوا اُسکے نہین
مالک قدر ذرہ کا آسمان مین نہ زمین مین وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ یُسَبِّحُوْنَ
الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ ۔ اوسیکا جو کچھ ہے زمین مین اور آسمان
مین اور اوسکے نزدیک جو لوگ ہین نہین تکبر کرتے ہین عبادت مین اور نہین
تھکتے ہین تسبیح پڑھا کرتے ہین صبح و شام اور نہین سست ہوتے ہین ۔
ان آیتون سے ثابت ہی کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین اور آسمان پر رہتے ہین
اوسکی عبادت کرتے ہین اور تسبیح پڑھا کرتے ہین ۔ عبادت مین تھکتے اور سست
نہین ہوتے ہین اور فرشتون کی سفارش فائدہ نہین دیتی ہی کسی چیز مین
اگر خلاف کرین تو اونکے ساتھ جہنم کا وعدہ ہی مگر ماشاء اللہ خلاف حکم کے کرتے
کبھی نہین ہین ۔ اور زمین و آسمان مین خلاف حکم کرنے کا اختیار بھی نہین ہے
جو لوگ جبرئیل کو خیال متشکل کرکے تعبیر کرتے ہین وہ ان آیتون کے صریح منکر
ہین کیونکہ بلا تاویل کے ملائکہ کا بندہ ہونا اور اونکا عبادت کرنا وغیرہ وغیرہ

بات ثابت ہی - علاوہ اسکے قرآن مین جبرئیل صورت بشر پہ ابراہیم علیہ السلام
کے پاس آئے اور حضرت مریم ؑ کے پاس بھی فرشتہ آدمی بنکر آیا تھا اور
حدیث مین ہی کہ جبرئیل ہمارے سید المرسلین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
دحیہ کلبی کی شکل پر آتے تھے - اور کبھی کبھار دیہاتی آدمی کی شکل پہ - چنانچہ
صحابہ نے بھی اوسی شکل پر دیکھا تھا - قرآن شریف مین جبرئیل علیہ السلام کی
تعریف مین یون ہی کہ وہ قوت والا ہی پاس عرش کے رہتا ہی مرتبہ والا بڑا
فرمانبردار پھر مزید اوسپر کہ امانت دار ہی ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ
مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ دوسری جگہ جبرئیل ؑ کی تعریف مین یون ہی ترجمہ
کہ وہ سخت قوت والا ہی شہ زور پس برابر ہوا - حالانکہ وہ کنارہ بلند مین تھا پھر
نزدیک ہوا پھر جھک آیا - پس ہو گیا مقدار دو کمانون کے یا اوس سے
بھی نزدیک پس وحی کیا طرف بندے اوسکے کے جو وحی کیا تھا - شَدِيْدُ
الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ثُمَّ دَنَا
فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ
مَا اَوْحٰى صحیحین مین ہے کہ عائشہ ؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی
ہین کہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل ؑ کو صرف دو ہی مرتبہ اونکی اپنی شکل پر دیکھا ہی
جس اصلی شکل پر پیدا کئے گئے ہین - ایک مرتبہ کنارۂ بلند پر دوسری مرتبہ
سدرۃ المنتہے کے نزدیک لیلۃ المعراج مین اور بعض جگہ جبرئیل کو اللہ پاک نے
قرآن پاک مین روح الامین روح القدس کرکے یاد کیا ہی - اور بھی دوسرے
القابون سے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ پاک مخلوقات مین

بہت بڑے مرتبے کے ہین اور وہ عاقل زندہ ہین اور وہ جوہر قائم بنفسہ ہین
صرف خیال ہی خیال نہین ہین جیسا کہ ملحدین متفلسفہ نے خیال کیا ہی اور انکی
پیروی کی ہی بعض صوفیہ نے اور جماعت مادئین نے کہ غایت بیوقوفی و حماقت سے
ایسے ایسے الفاظات کو شان ہین جبرئیل علیہ السلام اور حضرت سید المرسلین
خاتم النبیئین صلے اللہ علیہ وسلم کے استعمال کرتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہی
کہ انکو تصدیق ما جاء بہ الرسول کی نہین ہی اور دین کے ساتھ استہزا کرتے ہین
چونکہ اکثر اس اعتقاد کے ذی علم فلسفہ دان ہوتے آتے ہین اور اپنے
فضائل حکمیہ و معلومات اشراقیہ کے زور سے جدید جدید چیزین ایجاد کرتے گئے
اور صرف مراعات قواعد و اصول کے ذریعہ سے اکثر اشیاء کے موجد بن بیٹھے
جو جاہلون کی عقل مین نہین سماتی تھی اسلئے یہ جماعت مادئین اور متفلسفہ
بھی اولیاء اللہ کر کے مشہور ہوئی۔ حالانکہ جن لوگون کے ایمان مین فتور ہی وہ
اولیاء اللہ کیونکر ہو سکتے ہین ؎ کیا کرین سیر چمن یہان آرزو کچھ اور ہے
گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھ اور ہے۔

یہ لوگ تو اصول ایمان ہی کے منکر ہین کیونکہ ایمان بالملائکہ تو اصول دین مین
داخل ہی ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر
اصول دین یہ ہین ایمان لانا اللہ پر۔ فرشتون پر۔ کتابون پر۔ رسولون پر۔
دن آخرت پر کہ یہ سب برحق ہین۔

بیان حلول کے رد کا

ایک قسم تو انھین صوفیہ جہلہ کا یقین کرنیوالا ہے کہ اللہ بندے مین حلول کیا ہوا ہے

اپنے دعوے کے استدلال مین بزرگون کا قول پیش کرتے ہین ؎ چو آن بیچون
درین چون کرد آرام الخ۔ حالانکہ شعر کہنے والے کا مقصود یہ نہین ہی جو لوگون
نے سمجھا ہی ملا جامی علیہ الرحمۃ ایک بہت بڑے ولی اللہ مین سے ہین اتباع شریعت
وعشق رسول مین ممتاز تھے۔ عالم اخلاص و توحید کے عاشق پاکباز۔ اب
سمجھئے کہ بیچون کا چون مین آنا تین طور سے ہی۔ ایک تو حلول کی راہ سے کہ اللہ
صاحب بندے کے اندر اوتر آوے جیسے شیشی مین عطر اوترتا ہی۔ حالانکہ یہ اوسکی
شان کے لائق نہین کہ کسی کے اندر آجاوے۔ جبیر ابن مطعم بن امیہ وہ اپنے
دادا سے نقل کرتے ہین کہ آیا پیمبر خدا کے پاس ایک گنوار پس کہا سختی مین
پڑگئین جانین بھوکے مرتے ہین کنبے اور ہلاک ہوگئے مواشی سو مینہ مانگو اللہ
سے ہمارے لئے کیونکہ ہم سفارش چاہتے ہین تمھاری اللہ کے پاس اور اللہ کی تمھارے
پاس سو پیمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ نرالا ہی اللہ نرالا ہی اللہ سو اللہ کی پاکی اسقدر شدومد سے
فرماتے رہے کہ اسکا اثر اونکے چہرے پر معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کیا نادان ہے
تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہی کیا تو
بے سمجھ ہی۔ تو جانتا ہی کہ کیا چیز ہے اللہ۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ
ابو الشیخ اور ابن مردویہ انس سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمکو کبھی دیدار رب العزت
جل شانہ کی میسر آتی ہی۔ کہا جبرئیل ع نے نہین۔ درمیان میرے اور درمیان اوسکے
ستر پردے نور کے ہین۔ اگر نیچے کے پردے کیطرف دیکھون تو جل جاؤن۔
ان حدیثون سے صاف مغائر و مباین ہونا اللہ کا مخلوق سے ظاہر ہے ایسا اعتقاد

صریح الحاد وزندقہ ہے۔ فرمایا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے جو شخص اللہ کے مخلوق سے بائن ہونے کا اعتقاد نہیں رکھے وہ کافر ہے کیونکہ سارے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ اربعہ غیرہ علماء اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہی کہ اللہ عرش پر ہے۔ اور قرآن وحدیث واجماع سے خدا کا عرش پر رہنا معلوم ہی اور کسطرح پر ہے کیونکر ہی کیا ہی کیفیت مجہول ہی۔ اللہ عرش پر ہی جسطرح عرش پر رہنا اوسکی شان کے لائق ہی اوسیطرح پر ہی تو حلول ہونا باطل ہوا۔ امام غزالی رح نے کہا ہے لیس فی ذاتہ سواہ و لا فی سواہ ذاتہ نہین اوسکی ذات مین سوا ہے اور نہ سوا مین اوسکی ذات ہی۔ سید الاولیاء حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ بھی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین نہین جائز ہین خدا پر حدین مگر وہ جو ذکر کیا ہمنے کہ خدا عرش پر مستوی ہی یعنی یہ تحدید جائز ہی۔ پھر اپنی دوسری کتاب کتاب البہجۃ مین فرماتے ہین کہ رب ہمارا عرش پر مستوی ہی اور ملک پر محتوی بدلیل سات آیتون کے جو قرآن مین ہین۔ امام غزالی رح نے احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور اربعین فی اصول الدین مین لکھا ہی کہ وہ مستوی ہی عرش پر اور فوق عرش ہی بلکہ فوق ہر چیز کے ہی جسطرح سے اوسکو لائق ہی جسطرح سے اوسنے کہا ہی۔ امام شافعی و مالک۔ ابو حنیفہ۔ احمد بن حنبل۔ رحمہم اللہ۔ امام ابو الحسن اشعری۔ امام علی بن مہدی طبری۔ حافظ ابو بکر محمد بن حسین آجری۔ حافظ ذہبی۔ حافظ ابو القاسم طبرانی۔ امام ابن خزیمہ۔ امام محمد بن موصلی۔ علامہ بغوی۔ امام محمد بن عطاس۔ امام شوکانی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ سید محمد یوسف بلگرامی۔ امام ابن قتیبہ۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ

حافظ ابن القیم۔ ابو عیسیٰ ترمذی شیخ محدث محمد فاخر زائر الہ آبادی سب کا یہی
عقیدہ ہے کہ اللہ جانب علو کے عرش پر ہے اور اقوال ان حضرات کے مختلف الفاظ
اور معانی سے الاحتواء فی مسئلۃ الاستواء مین بقید کتاب کے مصرح
ہین من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔ مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ
بھی معدن المعانی مین اسی امر پر زور دیتے ہین کہ الفاظات متشابہات مین اہل تحقیق
تاویل کو پسند نہین کرتے ہین کیونکہ تاویل کرنے سے الفاظ کا معطل ہونا لازم آتا ہے۔
حلول کے اعتقاد رکھنے والے کو امام غزالی رحمہ واجب القتل کہا ہے۔ اور اگر
باتفاق جماعت مفوضین و حضرات صوفیہ کے ہر جگہ پر قریب ہے تاہم کیفیت مجہول ہے
ان اقوال سے واضح ہو گیا کہ بیچون کا چون مین آنا حلول و اتحاد کی راہ سے قرآن
و حدیث و اجماع سب کے رو سے باطل ہے۔ ایسی ہی تجزی کی راہ سے بیچون کا چون
مین آنا باطل ہے۔ کیونکہ جو مخلوق سے بائن عرش پر ہے وہ مخلوق کا جزء کیونکر بنیگا
یہ عقیدہ نصارےٰ کا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اللہ تین حصہ ہو گیا۔ ایک اللہ رہا۔ ایک روح
القدس۔ ایک مسیح۔ خدا کے تین جزء ٹھہرائے ایک ایک کو ان تینون سے خدا اقرار دیا
یہ عقیدہ تجزی کا مردود ہے۔ سورۂ مائدہ مین ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ۔ البتہ کافر ہوئے جنھون نے کہا کہ اللہ تین مین کا ایک ہے
سورۂ زخرف مین ارشاد ہوتا ہے وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا یعنی
ٹھہرائے اونھون نے اللہ کے لئے اوسکے بندون سے ٹکڑے۔ معلوم ہوا کہ اللہ
تجزی کی راہ سے بھی بندون مین نہین آسکتا ہے۔ ایسے اعتقاد کا شخص بھی جب
سرے سے مسلمان ہی نہین ہے تو وہ ولی اللہ کیونکر ہو سکتا ہے ؟

آتش دوزخ مین وہ گرمی کہان سوز غمہاے پنہانی اور ہے

وجود کی طویل بحث اور وحدت وجود اور شہود کی تقریرین

بعض فریق ان کے خدا ہی کے منکر ہین کہ وجود مخلوق کو عین وجود خالق کا کہتے ہین اور یہ امر باعلان کہتے ہین کہ وجود ایک ہی ہے اور واحد بالعین اور واحد بالنوع مین فرق نہین کرتے ہین۔ یہ امر بدیہی ہے کہ مسمّٰی وجود مین تمام موجودات مشترک ہین جیسا کہ سب آدمی مسمّٰی انسان مین مشترک ہین اور سب حیوان مسمّٰی حیوان مین مشترک ہین۔ لیکن یہ مشترک کلی مشترک کلی نہین ہوگا مگر ذہن مین ورنہ باعتبار خارج کی وجود ہر موجودات کا آپس مین مغائر ہے حیوانیت انسانکی جو انسانکی ساتھہ قائم ہے وہ غیر ہے اوس حیوانیت سے جو انسانکی غیر کے ساتھہ قائم ہے۔ اسیطرح وجود مخلوق کا مغائر و مبائن ہے وجود خالق سے۔ اور حقیقت کا اس مقدمے کے موجد فرعون ہے کہ بڑا پرانا دہریہ تھا اوسکا عقیدہ تھا کہ میرا پیدا کرنے والا کوئی نہین ہے۔ ہم موجود بنفسہ ہین۔ لاکن اوس وجود مشترک سے منکر نہین ہوا پر اوسنے گمان کیا کہ وہ وجود مشترک موجود بنفسہ ہے اوسکا صانع کوئی نہین ہے اور یہ لوگ بھی اوسی کے پیرو ہوئے مگر ان لوگون نے سمجھا کہ وہی وجود مشترک خدا ہے۔ پھر جب وہی وجود مشترک خدا ٹھہرا تو جس جس چیز مین وہ وجود مشترک پایا جاویگا اوسکو یہ لوگ خدا کہنے کے قائل ہین یہ لوگ اس عقیدے مین فرعون سے بھی زیادہ گمراہ ہوئے۔ یہ لوگ اسی لئے عبادت صنم وکواکب کو عبادت اللہ عزوجل ہی کی کہتے ہین۔ اس فرقہ سے زیادہ گمراہ فرقہ مخلوقات مین پیدا نہین ہوا ہے۔ منشاء اوسکا یہ ہے کہ ان لوگون کے اصول نے اللہ عزوجل کے نظام مملکت اور بعثت انبیاء علیہم السلام

کے پورے فوائد کو آن کی آن مین برباد ہی کر دیا۔ تمام انبیاء علیہم السلام
کی لائی ہوئی شریعت کی ہیئت اجتماعیہ اور نظام وحدانیت کے حق مین اس
گروہ کے اصول نے سخت حملہ کیا ہے۔ مادیین کا اصول بھی اسی کے لگ بھگ
ہے یعنی اشتراک و اباحت پر مبتنی ہے۔ اس خصوص مین مولانا فیلسوف
جمال الدین الحسنی کا رسالہ رد نیچری بھی ایک عجب چیز ہے جسکو میرے ایک بڑے
لائق دوست نے ترجمہ کیا ہے۔ اوس رسالے مین ثابت کیا ہے کہ جس جس قرن مین
اس جماعت نے نشو و نما پیدا کیا ہے اوسوقت مین اچھے اخلاق پر لوگون کے
بہت کچھ حملہ ہوتا گیا ہے۔ طمانینت مین امت کے بہت بڑا خلل پڑتا گیا ہے
اشتراک و اباحت یہ دو لفظ ہین لیکن بہت معنی وسیع ہے۔ بعث و نشر۔
حلال و حرام۔ معجزہ و کرامت سب کے سب کا ابطال ورد اسی دو لفظ سے
ہوگیا۔ حکیم سولن وذی مقراطیس وغیرہ مادیین کی جماعت کے امام ہین۔
رہا یہ کہ بعض وجود مشترک کو خدا کہتے ہین اور وجود مشترک کلی نہین پایا جاتا
ہے لیکن ذہن مین کیونکہ خارج مین وجود انسان کا مغائر ہے اوس وجود کے
جو کہ فرس و حمار گاے بیل کے ساتھ متعلق ہے۔ اسمین دو فریق ہین۔ ایک
وہ جنھون نے اس مسئلہ کو کشف سے سمجھا ہے اور اوسوقت وہ اپنی سمجھ مین
بے اختیار ہین اور ایک وہ جو محض عقل و تدبر دلائل و براہین الحادیہ سے
سمجھ کر کے اپنے زعم مین ایسا دعوے کر بیٹھتے ہین اور اس اعتقاد کو عالم
مین باعلان پھیلاتے ہین اور کلام نامشروع قابل گردن زدنی زبان سے
نکالتے ہین اور اسکو ہلکی بات یقین کر کے ہر جلسہ مین شائع کرتے ہین

اور شریعت مصطفویہ کی پوری تضحیک فرماتے ہین ایسون کے سوء خاتمہ کا خوف ہی اور اونکے لئے وہ ہے جسکے وہ مستحق ہین۔ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوا نْتِقَام

مرزا مظہر جانجان رحمۃ اللہ علیہ نے معمولات مظہریہ مین فرمایا ہی کہ بعض عزیزون سے جو وحدت وجود کے مسئلے پر اقامت دلیل عقلی کی کرتے ہین اور اوس دلیل عقلی کو دلیل قطعی زعم کر رہے ہین۔ حالت اوسکی یہ ہی کہ جو لوگ کہ مہارت فن معقول کی رکھتے ہین وہ خود انصاف کو راہ دین تو سمجھ سکتے ہین کہ دلائل فن معقول کے خطاب کے قابل تو ہی ہی نہین ہین براہان قطعی کیونکر ہوسکتے ہین۔ علے الخصوص ایسے مسائل مین جسمین قال معتبر نہین ہی بلکہ حال معتبر ہی اوس مین دلائل عقلی سے مدعا کو ثابت کرنا اور شب و روز ان مسائل مین عقل و فکر سے خوض و غور کرنا اوقات عزیز کا خون کرنا ہی اور اپنے کو ضلالت و گمراہی کی حد تک پہونچانے مین کوشش کرنا ہی

مولانا جامی علیہ الرحمۃ حاشیہ منہیہ مین نقد النصوص کے فرماتے ہین کہ ایک شخص مسئلہ وحدت وجود مین خوض و غور کر رہا تھا اثناے فکر مین اوسکو نیند آئی۔ ایک کتاب اوسکے سامنے لائی گئی اوسکو اونھون نے کھولا تو حاشیہ پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا۔ (کہ دریافت کرنا اسرار کو توحید کے اور پہچاننا معارف اور رسید کو خدا کے جیساکہ حق پہچاننے کا ہی اوس شخص کا کام ہی کہ خواہشات و تشخصات کو اپنی ذات سے زائل کرے اور رسوم و عادات سے اپنے کو فانی سمجھے اور جبتک اس مرتبے کا شخص نہین ہولے اوسوقت تک اوسکا صرف عقل و فکر سے خوض و غور کرنا اپنے سوء خاتمہ کا سامان کرنا ہی اَعَاذَنَا اللّٰہُ

سبحانہ وجمیع المسلمین۔ اور بھی شیخ اَوحدُالدین کرمانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ مجرد لفظ سے معانی کا نکالنا اور توحید کے دقائق اور رموز کو اوس سے سمجھکر ناز کرنا اور اوسکو مرتبہ کمال کا شمار کرنا غایت خسران اور حرمان کا کام ہے کیونکہ الفاظ مین جو معانی کے پہنائے گئے ہین اوس معانی کے سمجھنے سے وحدت وجود یا وحدت شہود کا مسئلہ سمجھ مین نہین آسکتا ہی یہی وجہ ہے کہ مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہی کہ صرف تقلید سے عقلی دلیل والون کے تکلم وکلام اس مسئلہ مین نہین کرنا چاہئیے کیونکہ بیفایدہ ہی بلکہ بعضون کے لئے مضر ہے۔ اس مسئلہ کے تذکرہ کرنے سے بہتر ہے۔ درس دینیا حدیث وقرآن کا۔ یہ مسئلہ عوام مین الفاظ کا جامہ پہناکر دکھلانے کا نہین ہے بلکہ کشف سے سمجھنے کا یہہ مسئلہ ہے۔ خوب کسی نے کہا ہی۔ "تا درنیابی ندانی" خاموشی اس مقام پر بیان کا کام دیتی ہی۔ الٰہی خردمندی کی خبر دیتی ہی۔ اسی توحید کشفی اور توحید حالی کی تعریف مین عوارف المعارف مین حضرت شبلی رح سے منقول ہی کہ توحید اسکا نام ہی کہ جو تعبیر کرے اوسکو لفظ مین وہ ملحد ہی۔ اور جو اوسکی طرف اشارہ کرے وہ دو خدا کا پوجنے والا ہے۔ اور جو اوسکی طرف ایما کرے وہ بت پرست ہی۔ اور جو شخص اوسکی نسبت زبان سے کوئی بات نکالے وہ غافل ہے وغیرہ وغیرہ باتین منقول ہین۔ خود شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ ارشاد کرتے ہین کہ کوئی موحد کنہہ حقیقت کو خدا کے نہین پاسکتا ہی۔ اور جہانتک بڑے سے بڑے شخص کی رسائی ہوتی ہی وہ حد غائت رسائی کی اوس شخص کے ہی نہ غایت حقیقت کی خدا کے ہے۔ اور جو شخص اپنے ادراک اور دریافت اور اپنی

رسائی کے حد کو اللہ تعالے کی حقیقت و معرفت کی حد تصور کرے وہ ممکور اور مغرور ہے غَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ سے ایسا ہی غرور و مکر مراد ہے
انچہ پیش تو پیش ازان رہ نیست ٭ غایت فہم ست اللہ نیست۔
بعضون کا قول ہے کہ اللہ پاک کی ادراک یہی ہے کہ اوسکی ادراک مین اپنے کو عاجز جاننا اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ تعریف مین توحید کے فرماتے ہین کہ توحید وہ چیز ہے جسکی دریافت مین رسوم مضمحل ہین اور علوم نیست و نابود ہوجاتے ہین۔ حالانکہ رب العلمین علے حالہ جیون کا تیون ہے اور ہمیشہ رہے گا۔
صوفی ولی کامل صاحب صحو و استقامت کا قول ہے کہ بغیر صفای باطن اور ذوق قلبی کے صرف الفاظی استدلال سے ان مسائل مین خوض و غور کرنا اور عقل و فکر سے کام لینا اونکی ہلاکت کا سبب ہے۔ اور شریعت مصطفویہ کے حق مین سخت بے ادبی ہے مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات مین فرماتے ہین کہ اس راہ مین پھسلاو قدم کا ہے اور دیگر آفات بہت ہین۔ عقبات بے شمار ہین۔ یہانتک کہ فلاسفہ اور دہریہ اور ملاحدہ اور معطلیہ اور معتزلہ و غیرہم جو اہل بدعت و ہوی مین سے ہین بغیر شیخ کامل اور مقتداے واصل کے اس راہ مین اپنی عقل کے سرمایہ کے بھروسے پر آئے ہر ایک ان مین سے ہلاک ہوئے اور گمراہی کے جنگل مین بہلا گئے اور دین سے گئے گزرے۔
حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے توحید کی چار قسمین کی ہین اوس مین سے تیسری قسم توحید حالی ہے جسپر یہ توحید منکشف ہوتی ہے وہ سیدای خدا کے

کسی چیز کو نہین دیکھتا ہی - اللہ پاک کے وجود کا نور سبھون کے وجود کی روشنی کو
کھو دیتا ہی اور تمام مخلوقات کے وجود کا نور مضمحل ہو جاتا ہی - ناظرین کی آنکھہ
مین ایک ہی نور دکھلائی دیتا ہے - اگرچہ نفس الامر مین اور وجود بھی موجود
ہین لیکن اوسکے وجود کے نور کی تجلّی کے سامنے سب مضمحل ہوکر کے کالعدم
ہوجاتے ہین ؎ فَلَمَّا اسْتَبَانَ الصُّبْحُ اَدْرَجَ ضَوْءُهُ ؛ بِاَسْفَارِهِ
اَضْوَاءُ نُجُوْمِ الْكَوَاكِبِ ؛ یعنی جب صبح روشن ہوتی ہی اوسوقت
ستارونکی روشنی مضمحل ہوکر کے کالعدم ہو جاتی ہے - یہہ توحید حالی وہی توحید
وجودی و شہودی ہی جو کشف سے نمایان ہوتی ہین - چونکہ اس توحید کے
سمجھنے مین قیل وقال حروف و الفاظ کسی سے بھی مدد نہین لی جاتی ہے
اسلئے یہہ توحید حالی کہلاتی ہے اسکو زیادہ تر حال سے تعلق ہے نہ قال سے
ان بیانات سی یہہ امر واضح ہوگیا کہ عقل و فہم ناقص بشر کی اللہ پاک کی کنہ حقیقت تک نہین پہونچ سکتی
ہی تو ایسے مسائل عقل و فہم سی سمجھنے کی نہین ہین جو لوگ وحدت وجود کی مسائل کو نری عقل و دانش اور حرف
و معانی سے سمجھہ کر زبان درازی کرتے ہین اونکی نسبت مذکورہ بالا تحریر سے
ظاہر ہوا کہ وہ اپنے سوء خاتمہ کا سامان کرتے ہین - مجدد صاحب الف ثانی
اپنے مکتوبات کے ایک مقام مین ارشاد کرتے ہین کہ (والد بزرگوار میرے
اکثر فرماتے تھے کہ ہفتاد و دو ملت مین سے اکثر اون صوفیون کی جماعت
ہوگی کہ جو متحیر و سرگردان ہوکر راہ راست سے بھٹک گئی ہے اور صراط
مستقیم کو چھوڑ دینے کے سبب جو لوگ گمراہ ہوگئے ہین) اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین
باقی رہی وہ جماعت جنھون نے اسکو کشف سے سمجھا ہے - اسمین بھی دو

فریق ہین ایک وحدت وجود کی طرف گئے ہین - دوسرے وحدت شہود کے
قائل ہین اور دونون فریق نے اس مسئلہ کو کشف ہی سے سمجھا ہے یہ مسئلہ
ہولناک معرکہ آرا ہے - متقدمین و متاخرین اہل تصوف و اہل علم کی رائے اس
خصوص مین پریشان ہے - ہر فریق کا کلام اپنے موقع پر بسیط ہے - ہر ایک اپنے
زعم مین استدلال کامل کے ساتھ دوسرے کا تعاقب کرتا ہے در انحالیکہ یہ
سب اہل علم و اہل ورع ہین - میرے خیال مین یہ بڑی بے لطفی کی بات ہے
کہ ایک دوسرے کو کفر کے ساتھ یاد کرتا ہے - حتے الوسع ان دونون مین تطبیق
کی راہ نکالی جاوے گو تطبیق تکلف ہی سے ادا ہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل
مولوی غلام یحیے بہاری علیہ الرحمۃ نے اس مادے مین ایک طویل کلام
اپنے رسالے **کلمات الحق** مین کیا ہے جسکو نواب صدیق حسن خان مرحوم
نے اپنے تصوف کے رسالے **ریاض المرتاض** مین بلفظہ نقل کیا ہے -
اور جسکو مولانا نعیم اللہ بہرائچی نے **معمولات مظہریہ** مین بیان فرمایا
ہے مختصر خلاصہ اون کے کلام کا یہ ہے کہ مسئلہ وحدت وجود - وحدت شہود مسائل
ضروریہ دینیہ سے نہین ہے جسپر ایمان کی صحت موقوف ہو نہ مسائل فروعیہ
اسلام سے ہے کہ جسپر صحت اعمال ظاہری کی منحصر ہو اور مغفرت و فوز جنت اسپر
کلام اسیقدر ہے کہ یہ عالم مصنوع اور حادث ہے اور اللہ تعالے صانع حقیقی قدیم
بیان واضح شرع شریف سے اسی قدر ثابت ہوا - اب رہی یہ بات کہ وہ ذات
قدیم صانع و مصنوع کے درمیان مین کونسی نسبت ہے رابطہ عینیت یا
اتحاد کا ہے یا غیریت محض و مباینت کلی ہے - شارع علیہ الصلوۃ والسلام

کوئی بات واضح ثابت نہین ہے۔ ائمہ دین اور سلف امت بھی ساکت ہین اگرچہ
دونون فریق استدلال رموز شریعت ہی سے کرتے ہین لیکن ایسا بیان واضح
استدلال مین پیش نہین کرتے کہ جس سے یہ مسئلہ مسائل اعتقادیہ مین دین کے
شمار کیا جاے۔ منشار اختلاف یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو اثناے راہ سیر وسلوک
عرفان مراتب ملک وملکوت امتیاز مدارج لاہوت وناسوت مین بعض کو وحدت
وجود اور بعض کو وحدت شہود مکشوف ہوا۔ لاکن صحابہ وتابعین وتبع تابعین
واکابر صوفیہ قدس اللہ اسرارہم سے کوئی بات صراحۃً ان دونون مسئلون مین
ثابت نہین ہوئی ہے اور بھی اون اولیاؤن سے جو صاحب صحو واستقامت
ہین اور شیران بیشۂ رضا وتسلیم کے ہین۔ اونکی صراحۃً ان دونون مسئلون مین راے
ظاہر منقول نہین ہے الا اشارۃً وکنایۃً وتلمیحاً۔ مسئلہ وحدت وجود کے موجد شیخ
اکبر محی الدین ابن عربی اور اتباع اونکے ہین عفا اللہ عنا وعنہم۔
انھین کے زمانہ مین یہ مسئلہ ظاہر ہوا۔ یہانتک کہ وہ لوگ بھی جن کا باطن پریشان
اور ظاہر آراستہ ہے اعتقاد مین اس مسئلے کو کمال دین ویقین کا تصور کرنے لگے
اور ظاہری شریعت مصطفویہ کو کہ جسکی بنا اسلام وایمان واحسان پر ہے نظر سے
گرادیے اور شعائر ملت حنیفیہ اور ارکان مذہب اسلامیہ کو من قبیل رسوم ظاہر
ومراسم صوریہ کے شمار کرنے لگے نعوذ باللہ منہا ومن جمیع ماکرہ اللہ۔
اور اس بات سے غافل ہین کہ اہل عرفان نے کہا ہے کہ سعادت تمامتر اتباع شریعت
مین ظاہراً وباطناً ہے جسکو منظور ہے کہ وہ ہووے سعید دنیا وآخرت مین لازم ہے کہ ظاہر
کو آراستہ تقوے سے کرنے اور باطن کو حسن اعتقاد سے اور منع کرے اپنے نفس

کو بُری خواہش سے اور اللہ کے سب کام مین مخلص بجالاے جیسی اوسکی حق ہے اور جس امر کو وہ دوست رکھتا ہے جب ایسا ہو جائیگا تب اوسپر اسرار خفیہ کھلینگے اور معارف خدا کے اوسپر نازل ہونگے انتہے کلام قدوۃ الاعلام یحیی بہاری رح

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ میرا علم مقید کتاب وسنت کے ساتھہ ہے۔ یہہ قول حضرت سید الطائفہ جنید رح کا سب کتب تصوف مین ہے فرقان مین ابن تیمیہ نے اور مکتوبات مین شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری نے اور لواقع الانوار مین شعرانی نے لکھا ہے۔ ریاض المرتاض غیر النجیح مین نواب صدیق حسن صاحب مرحوم نے لایا ہے۔ طریقہ محمدیہ مین ابن رجب حنبلی نے ذکر کیا ہے جتنے اہل تصوف مابعد کے ہین غالبًا سب کی کتاب مین یہہ قول ائمہ وسائر ہوگا۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی نے جو کہ بڑے اولیا رکبار سے ہین کہ تحقیق واقع ہوتا ہے میرے دل مین ایک نکتہ نکتون مین سے لیکن قبول نہین کرتا ہون مگر دو گواہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے۔ اور حضرت جنید سید الطائفہ رح سے ایک روایت صحیح مین یہ ہے کہ جو کوئی نہین پڑھتا قرآن اور نہین لکھتا حدیث کو نہین لائق ہے اوسکو کہ وہ بولے علم مین ہمارے اور نہ اقتدا کرے کوئی اوسکے ساتھہ۔ اور کہا شعرانی نے لواقع الانوار مین جسکا ترجمہ خیر المخیر ہے کہ نہین پہونچا ہے مجھے کسی ایک صوفی کو طرف سے بھی کہ اُنھون نے نماز وروزہ حج وزکوٰۃ وصوم کو کبھی بھی منع کیا ہے اور کسی شئے مین معارضہ شریعت کے ساتھہ کیا ہے اور کیسے ولی اللہ اسکو چھوڑے گا کیونکہ یہی سب اعمال اللہ تک پہونچانیوالے ہین بلکہ سب صادق قائل لوگون کو

اِن اعمال کی طرف رجوع کرتے تھے کہ جلد وصول الی اللہ حاصل ہو۔
الغرض مسئلہ وحدت وجود و وحدت شہود مسائل کشفیہ سے ہی۔ حالات ذوقیہ
عین الیقین اور کاشفات حق الیقین سے سمجھنے کا یہ مسئلہ ہی مناسب
تھا کہ جن پر حالت ذوق وانکشاف مین وحدت وجود ہی حق معلوم ہوا وہ
اسکو اوسی حالت پر رکھتے نہ عوام مین اوسکو چھیڑتے نہ اوسکے مطالب ومبادی
کو الفاظ کا لباس پہناکر لوگون مین شائع کرتے جن پر کشف کے ذریعہ سے
یہ مسئلہ منکشف ہوا ہے اونکو جھوٹا کہنا بھی زیادتی ہی کوئی حق نہین ہے
کہ خواہ مخواہ بھی اونکو جھٹلاوین کیونکہ وہ اعلےٰ درجہ کے صوفی کامل اور صاحب
ورع متبع شریعت تھے مجھکو لائق نہین ہی کہ بغیر سمجھے بوجھے ان حضرات علیہم الرحمۃ
پر زبان طعن کی کھولون درانحالیکہ تاویل کا محل باقی ہی چنانچہ امام شوکانی
علیہ الرحمۃ نے فرقہ وجودیہ پر کفر کا فتوےٰ دیکر چالیس برس کے بعد رجوع کیا۔
اور کہا کہ مجھ پر ثابت ہوا ہی کہ یہ لوگ محل تاویل کے ہین۔ تاویل کرنے سے بری
ہو جا سکتے ہین انکا قول فتح ربانی مین یہ ہی قد طالعت الفتوحات والفصوص
فرایت ما للتاویل فیہ مدخل لا سیما عند ھولاء الذین ھم خلاصۃ
الخلاصۃ من عباد اللہ عز وجل۔ اولاً جسپر کشف سے منکشف ہو جائے گا نہ وہ
بیان کرسکتا ہی نہ بیان کریگا۔ وہ محض ذوق کی چیز ہے تمامتر کوائف ہین
جب تک مراتب عرفان مین قدم نہ رکھ لیگا اوسوقت تک ان دونون مکشوفین
مین سے کسی ایک کا بھی کشف نہین ہوسکتا ہی۔ ہان کمال تقوےٰ وورع
واخلاص کے ساتھ فرط جذب کے عالم مین کوئی بات ایسی حد سے تجاوز

کی ہوئی جسکی تاویل ہوسکتی ہے زبان سے نکل جاے تو وہ معذور و مضطر ہے
مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اس خصوص مین کف لسان کرتے ہین اور
طعن کو جائز نہین رکھتے ہین اور صاحب حال کو معذور شمار کرتے ہین عبارت
اونکی یہ ہے جلد اول صفحہ ۱۰۱ ۔ کاتب این سطور از انکار ارباب این معرفت
تحاشے می نماید و از طعن ایشان خود را دور می دارد و انکار و طعن بر او قتے
مجال باشد کہ ارباب آن حال را در ظہور آن حال قصدے و اختیارے
باشد بے ارادہ ایشان این معنی در ایشان ظاہر شدہ است ایشان مغلوب
آن حال اند ہر آئینہ معذور باشند و لا طعن علی المضطر المعذور۔
آگے جاکر فرماتے ہین کہ آگے بھی اسکے دوسری معرفت ہے اور سیواے
اس حال کے دوسری حالت بھی ہے ۔ ارباب توحید وجودی بہت سے کمالات
سے محروم رہتے ہین اور بڑے بڑے مقامات ہین ان کی رسائی نہین ہوتی
محبوسان این مقام از کمالات بسیار ممنوع عند و از مقامات بے شمار محروم۔
مجدد صاحب علیہ الرحمۃ ایک مکتوب مین یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ حضرات
نقشبندیہ علیہم الرضوان اسی توحید شہودی کو دوست رکھتے تھے اور صاحب
توحید وجودی پر طعن و تشنیع نہین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ توحید وجودی
ابتداے راہ سلوک مین فرط جذبہ و ذوق سے کبھی کبھار منکشف ہوجاتی ہے
اور اسکو کوچہ تنگ توحید کا تعبیر کرتے تھے۔ اسیواسطے صحابہ و تابعین و
دیگر اولیاء اللہ صاحب استقامت سے اس امر کا ثبوت بالکل نہین ہے
ریاض المرتاض مین مرزا صاحب سے منقول ہے کہ در رد و انکار اقتدا ہے

مشائخ خود کہ برآن ہا حقیقت یکے ازین دو مسئلہ کشف ظاہر ساختہ اند نماید زیراکہ آنہا آنچہ گفتہ اند از دید خود گفتہ اند پس ایشان در انکار خلاف دید خود معذور اند

اور توحید شہودی کی اشاعت اولاً جناب رکن الدین ابو المکارم شیخ علاء الدولہ سمنانی رح سے اور ثانیاً حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح سے ہوئی ہے اور نہایت عمدہ طرحسے دو ورق کے مکتوب مین ثابت کیا ہے کہ ظل شئے کا حقیقت مین عین اوس شئے کا نہین ہے بلکہ محض شبہ و مثال ہے۔ اور وجودیہ اوس ظل کو عین اوس شئے کا کہتے ہاین پس فرق درمیان دونون مذہب مکشوف کے یہ ہوا کہ شہودیہ حمل ظل کو اصل پر نہین کرتے ہین اور وجودیہ ظل شئے کو حمل اوس شئے پر کرتے ہین۔ نہایت کامل استدلال کے ساتھ مجدد صاحب نے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ ظل اوس شئے کا عین اوس شئے کا نہین ہے۔ ریاض المرتاض مین نہایت بسیط تقریر کے ساتھ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رح کے الفاظات و دلائل کو بھی کہ جو کمال کشف کا اون کے نتیجہ سے ہے لکھا ہے جس مین شیخ اکبر لکھتے ہین کہ ہم نہایت انکشاف حق الیقین و عین الیقین سے کہتے ہین کہ ہمپر یہ امر منکشف ہوا ہے کہ تمام اشیا جسطرح وجودات خاصہ مین اپنے باہم افتراق رکھتے ہین اوسیطرح ایک امر مین کہ جو منشاء انتزاع تعینات کا ہوا ہے باہم اشتراک رکھتے ہین۔ الخ۔ معلوم ہوا کہ نزاع حقیقی ہے تطبیق نہین ہوسکتی ہے چنانچہ مرزا صاحب علیہ الرحمۃ تقریظ مین رسالہ کلمات الحق

غلام یحییٰ بہاری کے لکھتے ہین کہ تعرض بمسئلہ تطبیق ضرورتے نبود کہ
این تطبیق بین المکشوفین اگرچہ خالی از تکلف نیست لکن متضمن مصلحت
عمدہ است وھی الاصلاح بین الفئتین العظیمتین۔
حضرت جناب شیخ الشیوخ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ نے بھی
تطبیق دی ہے۔ لیکن غلام یحییٰ بہاری نے اوسپر تعاقب کیا ہے۔ چنانچہ
اوسکے جواب مین اونکے بیٹے شاہ مولانا رفیع الدین صاحب محدث
دہلوی نے ایک رسالہ دمغ الباطل لکھا ہے اور تطبیق مین بڑا زور لگایا ہے
اور جہد کثیر وسعی بلیغ کی ہے لیکن تکلف سے خالی نہین ہے۔ علامہ غلام یحییٰ
بہاری لکھتا ہے کہ نزاع حقیقی است تطبیق ہر دو متصور نمی شود۔ اور
بھی عوارف المعارف مین حضرت شہاب الدین سہرورد
علیہ الرحمۃ نے تطبیق مین زور لگایا ہے۔ اگرچہ تکلف کے پیرایہ مین ادا
ہوا ہے لیکن نزاع اوٹھہ جانے کی صورت درمیان دونون مسئلہ مکشوف
کے معقول ہے۔ تو یہ امر ثابت ہوا کہ یہ دونون مسئلہ مسئلہ مکشوف ہے۔ تا
درنیابی نداني۔ ناظرین ان مباحث کے دلائل کے الفاظ کو جو تفصیلاً کتب
تصوف مین درج ہین مذاق صحیح۔ ذوق سلیم سے دیکھینگے تو اونپر میرے
اس امر کے کہنے کا تجربہ ہو جائیگا کہ ان ابحاث کے الفاظ مثل اوس
پھول کے ہین جسکی بو اوڑی ہوئی ہے۔ صرف لفظ معلوم ہوتا ہے معنی ندارد
تحریر و تقریر مراقبہ عین الیقین و مکاشفات و تجلیات و ذوق و شوق
معنوی کی جو متضمن ادراک مراتب سیر و سلوک کے ہین۔ اور مشتمل حالات

درجات لاہوت وناسوت کے ہین اونکا سمجھنا اوراونکے معانی صحیح اور
مراد حقیقی کو پہونچنا علوم کسبیہ فنون فلسفیہ کے زور سے محال ہی ؎
این زمین را آسمانے دیگرست - یہ ایک ملکہ راسخہ ہی اور انوارات متوافرہ
برکات متواترہ فیوضات متکاثرہ ہین کہ بعد استقامت تقوےٰ وورع
زہد وخلوص - اتباع کتاب اللہ وسنت رسول اللہ - اجتناب محارم -
تفحص حلال کے قلب پر اہل اللہ خاصان خدا کے تاثیرات غیبی سی فائض
ہوتے ہین اوسکی شیرینی اوراوسکی حلاوت سے وہی خوب واقف ہونگے ؎
کشتگان خنجر تسلیم را ؛ ہر زمان از غیب جان دیگرست
اے عزیز ان بیانات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ اگر کشف سے یہ مسئلہ وحدت
وجود کا کسی پر منکشف ہوگیا ہو اور احیاناً فرط شوق وذوق سے حالت سکر
مین کوئی لفظ کسی صاحب ورع واستقامت زہد وتقوےٰ والے سے
صادر ہو تو اوسوقت اوسکو معذور شمار کرتے ہین و لا طعن علی المعذور المضطر
گفتہ مشائخ ہست تاہم اوسکی تنگ ظرفی ومحرومی مقامات کی کافی دلیل ہی
محبوسان این مقام از کمالات بسیار ممنوعند واز مقامات بے شمار محروم
گفتۂ مجدد علیہ الرحمۃ ہست - ناواقف کورباطن کا صرف عقلی دلیلون سے ان
دونون توحید مکشوفین مین کلام کرنا دیدہ ودانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالنا ہے
درآنحالیکہ یہہ عقائد ضروریہ دینیہ مین سے نہین ہی جب کسی کو الحاد وزندقہ سے
بچنا ہے اوسکو بے استعداد باطن کے ان امور مین پڑنا نہی چاہیئے - ان
مسائل مین بے راہ باطن اور بے صفاء قلب کے خوض وغور کرنا اور ملحد ہونا

ایک ہی بات ہی۔ در اخبار الاخیار عبارت ہا از مجمع المعانی نقل کردہ و گفتہ
کہ کلمات اہل سکر و حال کہ در حالت ذوق و غلبۂ حال وقوع یابد خارج از
قواعد عقل و موازین قیاس اند

تقریر دیگر

قرآن مجید تمامتر بیان توحید سے مملو ہی اس طریقہ پر کہ اللہ نے وحدت کو ظاہر
کیا ہی بملابست غیر اور غیریت کے۔ اللہ پاک گاہے اپنے کو غائب کر کے
تعبیر فرماتا ہی۔ اور گاہے صیغہ متکلم اور خطاب سے اپنے کو مرتبع اوسکا بناتا ہی
اگرچہ غیب و خطاب و تکلم مین وہی ذات واحد ہی۔ سید آزاد بلگرامی نے اپنے
مظہر البرکات مین دونون مذہب شہود و وجود کی تمثیل لکھی ہے۔
مسئلہ وحدت وجود کا ذکر صراحۃً نہ قرآن مجید نہ سنت مطہرہ مین ہی۔ حضرات
صوفیہ واسطے تائید کشف و شہود کے قرآن پاک سے اشارات ثابت کرتے ہین
اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۞ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۞
مثل حدیث مسلم لَوْ دُلِّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ
عَلَى اللّٰهِ وَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ۔ لیکن یہ اشارات دلیل صریح و کافی
اثبات مدعا کے لئے نہین ہو سکتے ہین۔ چنانچہ علماء ظاہر انھین اشارات کو
مقلوب کر کے الزام صوفیہ پر دیتے ہین۔ کیونکہ احاطہ کے لفظ سے محیط و محاط
نکلتا ہی اور وہ دونون مغائر ہین۔ مراد ہالک سے زمانہ مستقبل مین ہی نہ زمانہ
حال مین اور بھی ہابط حبل ہی اور وہ مغائر ذات باری کے ہی۔
اور چونکہ توحید وجودی مین امام۔ خلف۔ فوق۔ تحت وہی ہی بدین وجہ قبل کی

تحقیق [illegible] را اوپر عنوان احسن
سے لکھ چکے ہین لیکن [illegible] سے زیادہ اور بڑی گنجلک
ایسی ہی کہ کوئی [illegible] شریعت بالکل نہین ہے
اس تقریر مین وجود کے [illegible] فرق مراتب کی تمیز نہین ہے
او سپر سمجھنا اسکا دشوار ہی بلکہ قریب زندقہ و الحاد ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اون اشارات
متذکرہ بالا قرآن کو پانچ سو سال ہجری کے بعد ایک جماعت کثیر حقیقت پر حمل کرنے لگی
اور وہ جماعت اسکی قائل ہوئی کہ واحد جمیع مرتبہ مین کیا وجوب۔ کیا امکان
کیا قدیم۔ کیا حادث کیا مجرد کیا مادّی۔ کیا مومن کیا کافر کیا طاہر کیا نجس سب مین
ظاہر ہے۔ لیکن ہر مظہر حکم جداگانہ رکھتا ہے اور فرق حکم مین مظاہر کے ضروری
ہے۔ مومن کے لئے نجات ہی اور کافر کے لئے قتل اور قید ہونا ہی۔ علے ہذا القیاس
جمیع اقسام متضادّہ مین یہی احکامات مین شریعت کے چلا آتا ہے مثل زن منکوحہ
حلال ہے۔ اور زن اجنبیہ حرام ہے۔ باپ واجب التعظیم ہے اور کافر
واجب التحقیر ہے۔ پس جو شخص فرق مراتب کا خیال نہین کرے اور وحدت
وجود کا خیال کر کے سب کو برابر سمجھے تو یہ خلاف شرع ہوگا اور الحاد و زندقہ
اسی کا نام ہی ؎ گر فرق مراتب نکنی زندیقی۔
اور اسیطرح اون کا یہ عقیدہ ہی کہ وہ وجود کہ جو عین ذات حق کا ہی باوجود اوسکے
مظاہر مختلفہ مین ظاہر ہونے کے بھی مرتبہ احدیت من حیث احدیت مین سب
نقائص و عیوب سے منزہ و پاک ہی اور نقصان و خبث کثرت کا عائد اوسکی
ذات کے نہین ہوگا والنثر لیس الیک۔ اور کیفیت مجہول ہے۔

ایک ناقص تمثیل کے پیرایے میں عرض کرتے ہیں کہ جیسے چشمۂ آفتاب نجاست
جگہوں پر پڑنے سے نجس نہیں ہوتی ہے اسیطرح حقیقت کلیہ شانہ ان کی
باوجودیکہ مسلمان ہوں یا کافر یا فاجر یا فاسق یا متقی ہوں جیسا ہمارا نبی ثابت ہیں نصیب الیقین ہی وجود
اوس سے نقصان نہیں قبول کرتا ہے یہی مذہب ہے شیخ اکبر محی الدین عربی و
شیخ صدرالدین قونوی و شیخ عبدالکریم جیلی و شیخ عبدالرزاق جھنجھانوی و شیخ امان اللہ
پانی پتی کا یہ حضرات سب کے سب قادریہ ہیں - اور یہی عقیدہ ہے شیخ جلال الدین
رومی اور شیخ شمس الدین تبریزی کا - یہہ دونوں حضرات کبرویہ خاندان کے
ہیں - اور اسیطرف گئے ہیں شیخ فریدالدین عطار - آپ سہروردیہ ہیں اور اسیطرف
رجحان ہے سید محمد گیسو دراز چشتی کا - اور یہی مذہب ہے خواجہ عبیداللہ احرار
ملا نورالدین جامی و ملا عبدالغفور لاری و حضرت خواجہ باقی باللہ کابلی کا ہے
اور شیخ عبدالرزاق کاشی و شمس الدین فناری و قیصری و سعیدالدین فرغانی
و سید جعفر بلخی چشتی کا بھی مسلک یہی ہے -
اور ایک جماعت تاویل حکایت یا سکر حالت پر حمل کرکے وحدت وجود کی منکر
ہے - اس جماعت کا بیان ہے کہ وحدت وجود بعض اوقات اور بعض مقام میں
نظر میں سالک کے معلوم ہوتی ہے - نفس الامر میں وہ وحدت وجود نہیں
ہے جیساکہ آفتاب کی روشنی میں ستارے سب آسمان پر نظر نہیں آتے ہیں
حالانکہ نفس الامر میں موجود ہیں اور باروشنی ہیں - لیکن شدت روشنی سے
آفتاب کے اوسکے نور کا ظہور نہیں ہوتا ہے - اور بصارت کے اعتبار کرکے
وہ موجود نہیں ہوتے ہیں - حالانکہ علیحدہ روشن ہیں اسیطرح کمال توحید

کے مقام مین سالک کو کمی نظر مین سوے وحدت وجود کے کچھ بھی دکھلائی نہین دیتا ہی
حالانکہ وہان پر صرف وحدت وجود ہی نہین بلکہ اور وجود بھی نفس الامر مین ہین جیسا کہ
چراغ کا وجود و عدم وجود مشعل کے سامنے ایکسان ہے اوسیطرح سالک طے کرنے
مین مقامات طریقت و معرفت کے شدت انہماک کی وجہہ کر اور وجودون کا اعتبار ہی
نہین کرتا ہی اگرچہ نفس الامر مین امر واقعی یہی ہے کہ اور وجود بھی ہے گو نظر گواہی
حقیقت نفس الامریہ کی نہین دیتی ہے۔
یہی مذہب ہی شیخ علاء الدین سمنانی اور فقہا اور قدیم صوفیون کا اور امام ربانی شیخ
احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا ان حضرات کے رسالے اور تصانیف اور
تالیفات اس خصوص مین بہت ہین۔
لیکن ہملوگ اس اختلاف کے بعد پیدا ہوئے ہین ہملوگون کو کسی جانب جزم
نہین چاہیئے بلکہ حق کو دائر انھین دونون مین سمجھے جیسے مذاہب اہل سنت و
جماعت کا دائر ہے مذہب اربعہ و اہل حدیث مین اور ایک دوسرے کو باوجود
اختلاف کے برا نہین جانتا ہے۔ اسیطرح کسی کا دل دلیل کی وجہہ کر راجح
توحید وجودی کی طرف ہو جائے تو وہ شہودیہ کو برا نہ جانے اور کسی کی طبیعت
وحدت شہود کیطرف رجوع ہو تو وہ وجودیہ پر زبان طعن کی نہ کھولے۔ اور گمراہ بنانے
اوسکی تکفیر نکرے جیسا کہ علامہ ربانی محمد بن علی شوکانی رح نے بعد چالیس سال کامل کے
تکفیر سے شیخ اکبر رح وغیرہ کے رجوع کیا۔ ہان لیکن بعض مقلد صوفی ناواقفیت سے
ایک طرف غلو کر بیٹھتے ہین فرق مراتب کا نکر کے قدم جادۂ اعتدال سے نکال
کر کے عابد کو معبود۔ حادث کو قدیم۔ ملوث کو منزہ۔ حلال کو حرام نجس کو طاہر

معلوم کرتے ہین پس جو شخص ایسا اعتدال سے بڑھا ہوا فرقہ وجودیہ سے ہوئے وہ البتہ گمراہ و ضال ہے۔

اسی طرح توحید شہودی والے تعلیدًا دائرۂ احتیاط اور اعتدال سے قدم باہر نکال کرکے ایک جماعت صوفیہ کو گمراہ و ضالّ و کافر کرکے یاد کرتے ہین وہ لوگ بھی قابل طعن و ملامت کے ہین۔

پس جو شخص زمرۂ وجودیہ سے شرع کی قید رکھتا ہو۔ آدمی کو نماز و روزہ و تلاوت قرآن اجتناب شرک و بدعت خوف و رجا تقوٰے و صلاح کی طرف بولاتا ہو اوسکی شان مین زبان طعن کی اور لب کو ساتھ تکفیر اوسکے نہین کھولنا چاہیئے وہ الحاد و زندقہ سے دور ہے۔ ہان اگر وہ امت کو فسق و فجور کی طرف دعوت کرتا ہو اور لوگون کو اباحت اور الحاد کیطرف بولاتا ہو تب البتہ قابل تکفیر و تضلیل کے ہے تاہم تکفیر مین احتیاط چاہیئے اگر کسی مین چند وجوہ کفر کے ہون اور ایک وجہہ عدم کفر کی ہے تو مفتی کو عدم کفر پر فتوٰے دینا چاہیئے۔ لیکن جسوقت قائل خود تصریح وجہہ کفر کی کرے تو مجبوری ہے۔ فتاوٰے ہندیہ مین ایسا ہی مرقوم ہے۔ یہی مذہب سب سے علامہ شوکانی اور دیگر علماء ربانی کا۔

لیکن جو اولیاء اللہ قائل وحدت وجود کے ہو گزرے ہین اونکو ہرگز تحقیر و اہانت کی ادا سے نہین دیکھے۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ الخ

بلکہ اولٰے و انسب یہ ہے کہ عوام کو نفیًا اور اثباتًا اس مسئلہ مین گفتگو ہی نہین کرنی چاہیئے محض سکوت چاہیئے کیونکہ عقل ہر کس کی رسا نہین ہے حق کو باطل۔ باطل کو حق سمجھنے لگتی ہے۔ درانحالیکہ یہ مسئلہ ضروری مسائل دین سے نہین ہے

پس جو شخص ایسے وزیب سے آراستہ نہین ہی اتباع شریعت کے نور سے بہرہ نہین
چلتا ہی مثل ... بازاری کے ہے نہ حرام حلال کا اوسکو خیال ہی نہ شرک و بدعت
سے اوسکو ... ایمان سے غرض ہی نہ احسان سے سروکار ایسون
کو ... مین ... کلام کرنا اور کلام بے ادبانہ زبان سے نکالنا زندیقیت
والحاد نہین تو کیا ہی؟ صوفیہ کرام ایسونکو شہر سے نکالدینے کا حکم کرتے ہین
یا خود اوس شہر سے چلا جانا بتلاتے ہین - ارباب مشائخ رح نے فرمایا ہے کہ ایسون
کی صحبت اور سایہ سے ایسا بھاگے جیسا کوئی شیر سے بھاگتا ہے وہ مجسم الحاد
ہے اہل ظاہر کو سیوا قتل کے چارہ نہین ہے۔

لطائف اشرفی مین ہی کہ قدوۃ الکبرا فرماتے ہین کہ ولی اللہ ہونے کے لئے
علم ضرور ہی جاہل ولی اللہ نہین ہو سکتا ہی - دوسرے ولی اللہ ہونے کے لئے دنیا
سے منفصل ہونا واجب ہی جب دنیا سے الگ تھلگ رہیگا تب البتہ اللہ مین ملیگا
شبلی رح ارشاد کرتے ہین کہ طہارت صورت انفصال کی ہی اور نماز مقام اتصال
ہے جو شخص وضو مین تمام مخلوقات سے امید منقطع نہین کریگا نماز مین درجہ اتصال
کا اوسے حاصل نہین ہوگا۔

لطائف اشرفی کے دوسرے مقام مین ہی کہ ولی کے لئے اگر چراغ علم کا نہوگا
تو خیر کو شر سے فرق نہ کر سکے گا اور صحرا مین گمراہی کے اور میدان مین کدورت کے
متحیر ہوگا اور مراد علم سے علم وراثت ہے نہ علم دراست العلماء ورثۃ الانبیاء
اور علم وراثت محض فضل الٰہی اور عنایت نامتناہی سے حاصل ہوتا ہے۔
مخدوم آخی جمشید راجگیری رح جو برادر اپنے شاہ بو علی قلندر رح کے مرید ہین

اور بہرا ایشہ محمد عوام جہانیان جہان گشت کے خلیفہ ہین قنوج مین اونکا
مزار ہے اونکا قول ہے کہ اللہ تعالے نے ہرگز و ہر آئینہ کسی جاہل کو ولی اپنا نہین
بنایا ہے۔ قرآن مین موجود ہے فاعرض عن الجاھلین جاہلون سے اعراض
واجب ہے صحبت بدکارہ تیرہ می کند۔ دیگ سیہ جامہ سیہ می کند۔ اونکا یہ
بھی قول ہے کہ بعض مرد ہین اور بعض نصف مرد ہین اور بعض لاشے ہین۔ مرد واصل
الی اللہ مرد ہے۔ مرد جو طلب استدین ہے وہ نصف مرد ہے۔ مرد جو طلب دنیا مین ہے
کچھ بھی نہین ہے۔ و آنہ می فرماید کہ طالب صادق را باید کہ قدم در متابعت شریعت
حضرت رسالتپناہ صلعم زند و در اعمال پیروی او کند و انچہ وے صلے اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است از ان برابر سوزنے تجاوز نہ نماید و ہمیشہ بر جادہ سنت مستقیم باشد
واگر یکے برروے دریا میرود یا در آتش در می آید و خارق عادت بخلق می نماید و فرضے
از فرائض اللہ تعالے ترک میدہد یا سنتے از سنن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نقصان می کند بدانکہ او شیطان و ضال و مضل است و کرامت نمودن او استدراج
است و در دعویٰ کذاب است اتقوا من الصوفیۃ الجھلۃ فانھم لصوص
الدین وقطاع طریق المسلمین یعنی بچاو اپنے کو صوفیہ جاہل سے تحقیق کہ
وہ لوگ چور ہین دین کے اور ڈاکو ہین اسلام کے ۔ جنگ و جدال از
درون و رنگ اسپال از برون ❊ دام ذر دان در ضمیر و در مشاہان در خطاب
رباعی چندانکہ دو دست ہر چہ کنی عمر ضائع است ❊ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشو ز لوح دل نقش غیر حق ❊ علمیکہ رہ بحق نہ نماید جہالت است
شیخ محی الدین بن عربی جو خلیفہ ہین علی جامع کے اور علی جامع خلیفہ

ہین پیران پیر سید نا عبد القادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ متبع سنت قامع بدعت کمال زہد وورع سے متصف تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے اونکی ملاقات ہوئی۔ دونون باہم ہمکلام نہین ہوئے ایک نے دوسرے کو غور سے دیکھا۔ جب دونون علحدہ ہوئے تو لوگون نے شیخ مخدوم شہاب الدین سہروردی رح سے اونکے بارے مین پوچھا۔ فرمایا شیخ محی الدین بن عربی کو ایک مرد ایسا پایا کہ سر سے قدم تک اتباع رسول مین غرق ہے۔ اور شیخ رح کے بارے مین محی الدین بن عربی رح سے پوچھا فرمایا وہ حقیقتون کا دریا ہے۔ جامی رح نے مناقب اولیاؔ مین لکھا ہے کہ شیخ محی الدین ابن عربی هو شیخ بحر الحقائق وخاتم الاولیاء۔ حقیقتون کے دریا کا وہ شیخ ہے اور آخر اولیاؤن کا ہے۔

سعد الدین حموئی کو لوگون نے پوچھا کہ ابن عربی رح کو کیسا پاتے ہو۔ فرمایا بحر مواج ہے جسکا کنارہ نہین۔ پھر کہا کہ سہروردی رح کو کیسا پایا۔ فرمایا وہ سراپا نور ہے اتباع رسول کا نور اوسکی پیشانی سے چمکتا ہے۔ شیخ احمد ولی اللہ رح محدث دہلوی بھی اونکی تکفیر کے قائل نہین ہین۔ بااین ہمہ چونکہ عوام مین کتاب لکھکر وحدت وجود کے مسئلے کے متعلق گفتگو کی ہے اور الفاظ نامناسب بولے ہین جو استقامت عالی ظرفی کے منافی ہے اگرچہ تاویل سے برارت اچھی طرحسے ہو جاتی ہے پھر بھی ایک جماعت صوفیہ کرام کی اونکی تکفیر پر فتوے دے رہی ہے۔ جامی رح نے کہا کہ بہت سے فقہا وعلما ظاہر شان مین اوسکے طعن کرتے ہین اور ایک جماعت صوفی کی اور تھوڑے سے فقیہ انکی بزرگی کے مقر ہین۔ شیخ موید الدین جندی رح شرح فصوص الحکم مین فرماتے ہین بعضے

در تکفیر و تضلیل شیخ مبالغہ دارند۔ شیخ اوحد الدین کرمانی بڑے بزرگون سے ہین گو شہودیہ تھے لیکن چونکہ جمال مطلق کو مقیدات صور مین مشاہدہ کرتے تھے اسلئے شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا کہ نام اسکا میرے سامنے مت لو مبتدع ہے۔ حسین بن منصور حلاج طبقہ ثالثہ سے ہین اگرچہ وہ اچھی حالت کے شخص تھے۔ چنانچہ ابو سعید ابو الخیر یکے از متاخرین گفتہ کہ او در علو حال است شیخ الاسلام ہرویؒ اوسکی شان مین متوقف ہے۔ جنید سید الطائفہ رحؒ نے فتوائے قتل کا دیا ہے۔ نظام الدین اولیاؒ رح نے کہا کہ حسین بن منصور حلاج اگر وہ عالم محویت مین ہوتا اوس سے ایسا امر صادر نہوتا کیونکہ جسکو محویت ہے اوسکو آنا کا خیال نہین رہتا ہے۔ حضرت شبلی رح نے حسین بن منصور حلاجؒ کی تعریف کی ہے۔ غرض بعضے متفق بھی ہین اور زیادہ تر مختلف ہین۔ چونکہ ان حضرات سے بے اعتدالی ہوتی گئی ہے۔ اسلئے باوجود تقوے و اخلاص کے بھی مقبولیت عام کے درجے سے گرے ہوئے ہین۔ پھر کیا حال ہوگا اونکا جنکو نہ زہد ہے نہ تقوےٰ نہ وہ صحیح ایمان ہے نہ ذائقہ احسان کا اوسنے چکھا ہے نہ باطن زندہ ہے نہ ظاہر ستودہ ہے۔ صرف صوفی کی زی مین آکر کے ہر جلسے ہر موقع ہر محفل مین کچھ نہ کچھ وحدت وجود کی گا لیتے ہین بلکہ اچھا کچھ کہہ لیتے ہین۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس اعتقاد کو ضروریات دین مین شمار کرتے ہین اور براہ ثواب کلمہ خیر کی مشاقی کرتے ہین نعوذ باللہ من ذلک۔ حالانکہ چھٹی صدی شیخ محی الدین اکبرؒ کے زمانے مین اسکی اشاعت ہوئی اگر یہ بات دین کی ضروریات سے ہوتی تو صحابہ کرام تابعین تبع تابعین۔ ائمہ اربعہ و دیگر صلحاے سادات

واولیاء اللہ صاحب صحو واستقامت بھی اس سے حظ وافر اوٹھاتے۔
منصور کے قتل کے وقت حضرت جنید سید الطائفہ رح سے لوگون
نے کہا کہ فتوے پر دستخط نفرمائیے تاویل ممکن ہو۔ فرمایا کہ اب محل تاویل کا
باقی نرہا فتوے پر یہ لکھدیا کہ نحن نحکم بالظاھر او بظاہر حال
کشتنی ست و باطن را خدا داند۔ مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ فرماتے
تھے کہ ایک شخص مولوی عبد الباعث وجودی مشرب کے تھے وہ اپنے
والد سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ
ساتھ ایک بھاری جماعت صوفیہ وعلما کے بیٹھے ہین۔ جماعت علما کی
داہنے جانب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے۔ اور جماعت صوفیہ کی باین
جانب علمائے کے ہے۔ کمال دلیری سے حضور مین سرور کائنات کے شکایت
کر رہے ہین کہ حضرات صوفیہ رح نے شریعت کو آپ کی بے رونق کر دیا۔ ہزارون
بدعت کو ان لوگون نے رواج کر دیا ہی اور لب کو ساتھ دعوے وحدت
وجود کے کھولا ہے اور ایک عالم کو گمراہ کر رہے ہین۔ علما شکایت کر رہے ہین
صوفیہ نہایت خجالت و شرم سے نیچی نظر کئے ہوئے ڈر رہے ہین اور سر وکا نہایت
باوجود وقوع قصور کے بمقتضای حیا کے کچھ نہین کہتے ہین۔ علما کی اس خصوص
مین جرأت و دلیری براہ اصالت وحقانیت کے ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا سکوت محض براہ محبت صوفیہ کے ہے۔ لیکن وہ صوفی عالم جسکا ظاہر و
باطن آراستہ ہو وہ البتہ کمال مدارج کے اشخاص ہین اور خلاصہ مخلوقات
کے ہین۔

اجتناب بدعت اور اتباع شریعت سے طریقت منکشف ہوتی ہے

منازل السائرین کی شرح تسنیم المقربین شیخ محمد طاہر رح سے ہے اوسکے صفحہ ۱۷۱ مقامات ولایت مین یون لکھا ہے کہ ولایت مین محبت کی ضرورت ہو اور وہ محبت اوگتی ہے اللہ کے احسانات پر غور کرنے سے اور قائم رہتی ہے اتباع سنت سے اور کم کھانے سے روز بروز زیادہ ہوتی ہے۔ خواجہ عبدالخالق عجدوانیؒ کا قول ہے فناے نفس اوس شخص کا معتبر ہے کہ اللہ کی راہ مین چلتا ہے داہنے ہاتھ مین اوسکے قرآن خدا عزوجل کا ہو اور بائین ہاتھ مین اوسکے سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو۔ پھر ان دونون کی روشنی مین راہ کو طے کرے۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند محمد بن محمد بخاری رح کا قول ہے کہ ہر حالت مین اللہ کے امر و نہی کے مصلے پر قدم جمائے رکھو اور ہمیشہ عمل کرنے مین عزمیت و سنت کا خیال رکھو۔ بدعت و رخصت کے گرد نہ پھرو۔ ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال احوال افعال کو پیش نظر رکھو جو بات حضرت صلعم سے نپاؤ تو اونکے صحابہ کے اخبار و آثار مین ڈھونڈھو۔ آپ کا قول ہے کہ میرا طریقہ مضبوطی سے متابعت صلے اللہ علیہ وسلم کی ڈوری کو پکڑنا ہے۔ اور صحابہ کرام کے افعال و آثار کے ساتھ اقتدا کرنا ہے کیونکہ اس طریقہ مین تھوڑے عمل سے کام زیادہ نکلتا ہے لیکن حضرت کی پیروی کا خیال رکھنا بھاری کام ہے جو کوئی اس طریقہ سے روگردان ہوا اوسکے دین کی صحت مین کلام ہے۔ جتنے صوفی عالم ہوگزرے ہین

اونکو اتباع رسول الثقلین مین ثابت قدم پائیگا - امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ
علیہ جسطرح علم فقہ و قران مین امام تھے اوسیطرح زہد و عبادت و تقوے و
اخلاص مین بھی یگانہ روزگار تھے - ایک دن آپ نے ایک لڑکے کو کیچڑ مین
مین پھنسا ہوا پایا فرمایا ہوش کرکے چل تا گرے نہین اوسنے جواب دیا
کہ زیادہ آپ کو ہوش گوش سے کام لینا چاہیئے - مین اگر گرا تو اکیلا گرا
آپ اگر پھسلے تو سیکڑون کو لے مرے جو آپ کے مقتدی و پیرو ہین پھر سب
کا اوٹھنا دشوار ہے [illegible] اوٹھنا اکیلے کچھ دشوار نہین ہے - امام صاحب
علیہ الرحمۃ کو تعجب ہوا اور فوراً اپنے احباب و شاگردون کو نصیحت و موعظت
فرمانے لگے کہ اگر کسی مسئلے مین تملوگونکو شک ہو اور میرے کہے ہوئے
کے خلاف مین تمھارے پاس دلیل روشن ہو اوس مین میری تابعداری مت کرو
اور میری تقلید مین اپنی تحقیق پر عمل کرنے سے باز نہ ہو - اسی حکایت کو
دیکھکر کے شیخ عارف فرید الدین عطار رح نے فرمایا ہے کہ یہ قول امام
صاحب علیہ الرحمۃ کا کمال انصاف کی خبر دیتا ہے - اسی بنا پر ابو یوسف رح
و محمد رح کے پاس سیکڑون مسئلے ایسے ہین جس مین امام صاحب کے وہ لوگ
خلاف مین ہین انتہے -

اس بنا پر حنفی یکتا وہی شخص ہے کہ جو اتباع دلیل کی کرتا ہے اور پیروی مین
قال و قیل کے نہین رہتا ہے - احیاناً اگر کوئی مسئلہ صریح حدیث رسول
الثقلین کے خلاف ہو تو اوس مسئلے مین حدیث کو چھوڑ کرکے پیروی کسی
فقیہ علیہ الرحمۃ کی کرنی گویا جناب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف

مین سعی کرنی ہے۔ آپ کی ذات با برکات مجمع زہد و عبادات اس سے بری ہے آپ نے صاف فرمادیا ہی اذا صح الحدیث فھو مذھبی جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی ہمارا مسلک ہی۔ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کہان آپ کو ڈھونڈھون۔ فرمایا ابوحنیفہ کے علم مین کیونکہ علم اوسکا اتباع دلیل اور ترک تقلید ہے۔ پس جو شخص نیکون کو بدنام کرنیوالا نام کا حنفی باوجود صحیح ہو جانے حدیث کے پیروی رسم ورواج کی نہین چھوڑتا ہے اور پیر و درویش کی راے کی تقلید کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا ہی وہ علماء محققین اور صوفیہ کرام کے نزدیک ہرگز وہر آئینہ امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو اور مقلد نہین ہی کیونکہ ایسا شخص شریک رسالت مین کرتا ہی۔ اور محققین مذہب حنفی نے شرک و بدعت کی ایسی جڑ کاٹی ہی کہ کسی مشرک کو اور کسی بدعتی کو حنفی کہنے کی جرأت نہین رہی اور نہ ہوگی۔ با این ہمہ جو شرک کرنیوالے اپنے کو حنفی کہتے ہین وہ اس مصرع کے مصداق ہین ؎

بدنام کنندہ نکونامے چند۔ ایسے ہی حنفی کو پیران پیر علیہ الرحمۃ غنیۃ الطالبین مین سخت و درشت لکھ گئے ہین لاریب و بے شبہہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالے کی شان سے بہت بعید ہی کہ وہ حدیث صحیح صلے اللہ علیہ وسلم کی رہتے ہوئے اوسکو چھوڑ کر کسی کی راے کی پیری کرین۔ اور رسم ورواج جو مخالف دین اسلام کے ہی اوسپر اڑے رہین کیونکہ ولایت نام ہی فنا ہو جانا اللہ کے ساتھ کمال اتباع رسول کی برکت

سے جب اطاعت رسول کے موقع پر کہ وہ عین اطاعت خدا کی ہی زید و عمرو و بکر
کا خیال دل مین باقی ہے تو فانی فی اللہ باقی باللہ نہین ہوا۔ **رباعی**

این طائفہ اند اہل تحقیق ؛	فانی زخود و بدوست باقی ؛
باقی ہمہ خویشتن پرستند ؛	وین طرفہ کہ نیستند وہستند ؛

بدعت ضلالت ہی اولیاء اللہ رح کی شان سے بہت بعید ہی

شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رح کہ نام اونکا محمود ہے آپ خلیفہ نظام الدین
اولیاء رح کے ہین۔ ایک روز حضرت نظام الدین اولیاء رح کے یہان سمع
شروع ہوا شیخ اوٹھ کھڑے ہوئے۔ یارون نے روکا فرمایا کہ خلاف سنت ہے
یارون نے کہا کہ تم اپنے پیر کے مشرب سے پھر گئے۔ کہا فعل پیر کا حجت شرعی
نہین ہی۔ دلیل کتاب و حدیث سے چاہیئے یہ رد و کد یہانتک پہونچی کہ حضرت
نظام الدین اولیا سے اس قصے کو لوگون نے کہا آپ نے فرمایا کہ شیخ نصیر الدین
دہلوی کا قول صحیح ہے۔ میرا فعل حجت شرعی نہین ہی۔ سیر الاولیاء مین
ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا کی مجلس سمع مین مزامیر و تصفیق نہ تھا بلکہ سمع
سے بھی یارون کو منع کرتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ خوب نہین ہے۔
شیخ چراغ دہلوی رح پابند سنت کے بغایت تھے۔ آپ کا قول ہے
کہ ایمان کے بچانے کی فکر مین ہمیشہ رہنا چاہیئے نہ کرامت و خرق عادات کے
پیدا کرنے کی فکر مین۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے زیر حدیث
ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك السنة خير

من احداث بدعۃ کے لکھا ہے کہ جب نئی بات کا دین میں نکالنا بمنزلہ
سنت کے اوٹھانے کے ہے تو اس بنا پر سنت کو جاری کرنا بدعت کی جڑ کا ٹنا ہے
پھر بعد اسکے ارشاد کرتے ہیں کہ تھوڑی پیروی سنت کی کرنی بدعت حسنہ کے
ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ سنت یعنی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی
مین نور پیدا ہوتا ہے اور بدعت کے کرنے سے تاریکی قلب پر طاری ہوتی ہے۔
مثلاً کسی شخص کا پاخانے جانے اور استنجا کرنے مین آداب سنت کا لحاظ رکھنا
بہتر ہے اوسکے لئے مدرسے اور مسافر خانے کے بنانے سے۔ کیونکہ سالک
یعنی صوفی سنت کے آداب کے برتنے مین تقرب کے مقامات مین ترقی کرتا ہے
اور سنت کے چھوڑنے سے دن بدن تقرب سے خدا کے گرجاتا ہے۔ لمعات
مرزا مظہر جانجانان رح نے فرمایا ہے کہ حتے الوسع بدعت سے اپنے کو
بچانا چاہیے اور ہر حال مین عمل کتاب وسنت پر چاہیے۔ آپ یہ فرماتے
ہین کہ جو حدیث نظر سے گزرے اوسپر ہمیشگی کے ساتھ عمل کرو۔ ورنہ
جہانتک کرسکو کرتے جاؤ اگرچہ عمر بھر مین ایک ہی مرتبہ ہوتا اوس حدیث
پر عمل کرنے کے نور سے محروم نہ رہو۔ آپ فرماتے ہین کہ اس بدعت عرس
وغیرہ کا مقید نہین ہونا چاہیئے کیونکہ کرنے مین اس فعل کے دینی قباحت بہت ہے
ایکدن ایک خلیفہ کو آپ نے خرقہ دیا فرمایا کہ اس خرقے کو عورتون کے حیض کے
لتے سے بھی کم جانتے ہین لیکن چونکہ عادت مشائخ سلف کی ہے کہ وقت رخصت
کے خرقہ دیتے ہین ہم نے بھی دیا۔ ہم نے براہ ثواب کے اس خرقے کو نہین
دیا ہے۔ مرزا صاحب علیہ الرحمۃ اکثر فرماتے تھے کہ بڑون کی اس راہ مین

کامیابی موقوف استقامت پر ہی کہ کرامت سے بھی مرتبہ اسکا زیادہ ہے ؎
براہ استقامت فیض نازل میشود منظہر ؛ تمنیدانی تجلی گر دگر بر طور میگردد ؛
کشف کی اس راہ مین ضرورت نہین ہی اور کرامت کا کچھ اعتبار نہین ہے
نہ تو وجد اور سمع کی مرتبہ ولایت مین قدر و قیمت ہے۔ اور نہ عرس اور نہ
چراغان کی کچھ وقعت ہے الخ معمولات مظہریہ
اللہ پاک کی محبت اور اوسکے درگاہ کے تقرب مین جناب رسالت مآب صلے
اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا سارا ظہور ہے جنھون نے شریعت محمدیہ کی فرمانبرداری
کا بیڑا اوٹھایا اونھین کا بول بالا ہے۔ کسی نے شریعت احمدیہ کو مخاطب کرکے
کیا خوب فرمایا ہے ؎ روزم تو بر فروزد و شبم را تو نور بخش ؛ کاین کار ہست
کار مہ و آفتاب نیست ؛ بے حلقۂ کمند سر زلف نیکوان ؛ گر کعبہ میرویم دعا
مستجاب نیست ؛
مولانا ابو الحسن نقشبندی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ عجالہ نافعہ مین نسبت بدعت
کے یون فرماتے ہین کہ جس چیز کا ماخذ کتاب و سنت اور اجماع امت نہو وہ
بدعت ضلالت ہے۔ اور فاعل اوسکا ضال ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی
علیہ الرحمۃ مالابد منہ مین ارشاد کرتے ہین کہ جس کسی کا قول برابر
بال کے بھی مخالف صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے ہو اوسکو پھینکدو وہ قول
مردود ہے۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰
مین لکھتے ہین کہ بدعت کو رواج دینا گویا دین کی خرابی مین کوشش کرنا ہے۔
اور بدعتی کی تعظیم کرنی گویا اسلام کی عزت برباد کرلی ہے۔ آگے اسی مکتوب مین

فرماتے ہین کہ فقیر اس مسئلے مین ان لوگون کے ساتھہ موافقت نہین کرتا ہے اور ہم کسی فرد کو بدعت کے بدعت حسنہ نہین کہہ سکتے ہین کیونکہ بدعت مین ہم سیواے تاریکی اور کدورت کے کوئی چیز نہین پاتے ہین جسکی طبیعت چاہے سنت کا نور لوٹے اور جسکا دل خواہش کرے وہ بدعت کی ظلمت کو جمع کرے جسکی طبیعت چاہے اللہ والون مین آملے۔ اور جسکو پسند ہو شیطانونکی جماعت مین داخل ہوئے لیکن خوب جان لو کہ شیطانونکی جماعت گھاٹے مین رہیگی اور اللہ والے اپنا بیڑا پار لے جاوینگے۔ اس زمانے کے صوفی اگر انصاف کو راہ دین اور اسلام کی ضعیف حالت اور کثرت سے کذب کے شایع ہونے کو بغور ملاحظہ فرمائین تو یقین ہے کہ سنت کے سیوا مین تقلید اپنے پیرون کی نہین کرین۔ اور نہ نئی دین مین نکالی ہوئی باتون کو اپنے پیرون کی پیروی کا بہانہ کر کے عمل مین نہ لاوین۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری مین البتہ نجات ہی اور موجب برکات ہ این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند اور تقلید مین غیر سنت کے تمامتر خطرہی خطر ہے۔ میرا کام کہدینا ہے۔ تمام ہوا ترجمہ قول کا مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے۔

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات کے ۸۰ مکتوب مین فرماتے ہین کہ جہانتک قوۃ بشری کام دے پیروی کو صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے نہین دینا چاہیے اور بھی بدعت اور بدعتی کی صحبت سے پرہیز رکھنا چاہیئے اور ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمیشہ حضوری اللہ کی بے مزاحمت اغیار کے حاصل کرو۔ اور مکتوب ۱۲۴ مین یون ارشاد فرماتے ہین کہ میرے بزرگان کے طریقہ کا خلاصہ اور لب لباب

یہ ہو کہ سالک تابعداری مین سنت کے ڈوبا ہو اور بدعت سے دور بھاگتا ہو عجز و
نیاز گریہ وزاری درگاہ خداوندی مین کرتا ہو اور اللہ پاک کے ساتھہ حسن ظن رکھتا ہو
کیونکہ حدیث قدسی مین وارد ہے انا عند ظن عبدی بی۔ جیسا حسن ظن
اللہ کے ساتھہ بندہ رکھے گا عجب نہین کہ ویسا ہی معاملہ خدا اوسکے ساتھہ فرمائے
سے می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول ؛ ایکہ دُرساختۂ قطرۂ بارانی را
ترجمہ عوارف المعارف مین ہو کہ جمیع اہل ایمان پر واجب ہو کہ سنت
کو جاری کرکے سچے دین کی مدد کرین۔ اور بدعتی کے مکر کو کھول کرکے باطل
کارد فرمائین۔ اسکے بعد اسی مقام پر حضرت شیخ سہروردی علیہ الرحمۃ بدعت
کے ضلالت ہونیکی حدیث کو جو صحاح ستہ وغیرہ مین ہے شد و مد سے بیان
فرماکر کے لکھتے ہین کہ اگر کوئی مہوس مُبتدع دعوی کرے کہ طریق مستقیم
یہہ ہے یعنی اپنی بدعت کی راہ کو صراط مستقیم قرار دے اور اوسی طریقہ کی طرف
خلق خدا کو بولاوے تو نزدیک عاقلون کے قول اوسکا مسموع اور مقبول نہوگا
غنیۃ الطالبین مین پیران پیر علیہ الرحمۃ کے ہے کہ بدعتی جس راستے
سے گزرے اوس راستے کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ سہل بن عبد اللہ رح کا قول ہے
کہ جسنے صحیح کیا ایمان کو اور خالص کیا توحید کو تو اوسکی شان یہہ ہو کہ مبتدع یعنی
بدعتی کو جلسے مین جگہہ نہ دے اور نہ اوسکی شرکت کسی امر مین کرے اور نہ اوسکو
ساتھہ کھلاوے۔ اور جو قبول کرے دعوت مبتدع کی اللہ سلب کرلیتا ہی اوسکے
قلب سے نور ایمان کو اور جو اہانت کرے بدعتی کی بے غم کریگا اللہ اوسکو فزع
اکبر سے یہہ سب روایتین حقائق التفسیر مین ہین من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ

شیخ عبداللہ بن نوح بن آدم حنفی نقشبندی جواہر اللغات کے باب الباء مع التاء مین لفظ بدعت کے نیچے فرماتے ہین کہ بدعت کی دو قسم ہے حسنہ اور سیئہ - بدعت حسنہ اون اعمال کو کہتے ہین کہ بعد زمانہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے نکلے ہون اور رفع سنت کی اوس سے نہ ہوتی ہو اور بدعت سیئہ وہ بدعت ہے کہ بعد زمانہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلی ہو اور اوس سے افعال سنت مین خلل واقع ہوتا ہو - آخر خصوص مین حضرت شیخ احمد کابلی قدس اللہ سرہ کا یہ قول ہے کہ مین کسی بدعت مین حسن اور نورانیت کو نہین پاتا ہون بلکہ ہر بدعت مین ظلمت اور کدورت کو محسوس پاتا ہون - اگر ہم مان بھی لین کہ بدعتی کا فعل دنیا مین ضعف بصارت کی جہت سے لوگون کے قبیح نہین دکھلائی دیتا ہے تو قیامت مین ضرور خسران وندامت کا سامنا ہے ؎ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؛ کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور -

حسان رح نے کہا ہے ما ابتدع قوم بدعة فی دینہا الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعید الیہم الی یوم القیامة انتہے کلامہ نقل ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنی سلطنت کے زمانہ مین جب ترویج دین کی اور احیاے سنت کی کرینگے ایک عالم بدعتی مدینہ کا تعجب کریگا اور کہیگا کہ بددینی پھیلاتا ہے - حضرت امام مہدی علیہ السلام اوسکے مارنے کا حکم نافذ کرینگے اور اوسکی بدعت نکالی ہوئی جسکو وہ حسنہ سمجھتا تھا سیئہ کرکے تعبیر کرینگے - مولانا ضیاء الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ

معاصر نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ کے تھے رد انواع بدعت اور بیان آداب سنت
مین ایک رسالہ آپ نے لکھا ہے نصاب الاحتساب اوسکا نام ہے وہ رسالہ
قابل دید ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاؒ اونکی تعظیم مین کمال مبالغہ فرماتے تھے مولانا
کے مرنے کے وقت شیخ نظام الدین اولیا تشریف لائے مولانا نے اپنی
دستار کو اونکے بیٹھنے کو بچھوا دیا شیخ نے اوسکو سر پر رکھا آنکھ مین لگایا
اور تاسف کیا فرمود کہ یکذات بود حامی شریعت حیف کہ آن نیز نماند ۔ رباعی
صد حیف ز بزم دوستداران رفتند ٭ سیمین بدنان و گلعذاران رفتند ٭
چون بوے گل آمدند بر باد سوار ٭ در خاک چو قطرہ ہاے باران رفتند ٭
شیخ نظام الدین اولیا رعلیہ الرحمۃ چونکہ سمع سنتے تھے اور آپ سمع کو بدعت
کہتے تھے اسی جہت سے جناب مولانا رح شیخ علیہ الرحمۃ پر تعریض فرماتے تھے
اور نظام الدین رح اولیا ہمیشہ نہایت معذرت و ندامت ظاہر کرتے تھے ۔حالانکہ
جس شرط و آداب سے آپ بیلا مزامیر و معازف کے سمع سنتے تھے وہ ہمارے
خیال مین بدعت نہ تھا۔ ہاے آجکل جو بیلا رعایت شرائط و آداب کے مزامیر
کے ساتھ سمع سنتے ہین یہہ بالکل حرام ہے یہ اولیا راللہ صاحب استقامت
کی شان سے بہت بعید ہے میر سید ابراہیم بن معین عبد القادر الحسنی
الایرجی رحمۃ اللہ علیہ متوفے ۹۵۳ھ کو شیخ رکن الدین نے عرس کے دن
قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ کے تکلیف حاضری کی سمع کی مجلس مین
دی فرمایا آپ جائیے اور متوجہ ہوجئے دیکھئے کہ خواجہ قطب الدین علیہ الرحمۃ
کیا فرماتے ہین اونھون نے ایسی ہی کیا جسوقت صوفیان و قوالان جوش و

خروش مین آئے۔ خواجہ نے فرمایا کہ یہ بدبخت سب بیفائدہ میرے دماغ کو تکلیف
دیکھتے ہین اور وقت کو ضائع کر رہے ہین۔ شیخ رکن الدین میر صاحب رح
کی خدمت مین واپس آئے۔ میر صاحب ہنسنے لگے اور فرمانے لگے کہ مجھے اب معذور
رکھئے۔ خواجہ میر درد رح بہار الدین نقشبند علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہین تقصار
جیود الاحرار مین آپ کا تذکرہ خیر یون ہی اقرار مسئلہ وحدت وجود را بےادبی
سیفرماید و مسئلہ وحدت شہود را تقریر ملتوی نشان می دہد ہر جا دم اتباع سنت
زدہ و دامن خلوص محمدیت گرفتہ منکر بدعات است وقامع ضلالات آسمان اگر ہزار
چرخ زند مشکل ست کہ چنین صاحب کمالے بہم رسد۔ مولانا شاہ عبداللہ
غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تقصار جیود الاحرار مین ہی کہ آلہ بود از
آلات اذاعت سنت و جارحہ بود از جوارح اضاعت بدعت امانت محدث الخ
حسن بن علی جورجانی رح کا قول ہے کہ اصح طرق الی اللہ واعمرو ابعدہ
سے اتباع سنت ہی قولاً و فعلاً عرفاً و قصداً و نیۃً اسلئے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے
وان تطیعوہ تہتدوا کسی نے پوچھا راستہ اتباع سنت کا کیا ہے کہا بدعت
سے دور رہنا اور اتباع کرنا ان امور کا جنپر عمل صدر اول مین علمار اسلام
کا تھا الخ۔ خیر الخیرہ شیخ محی الدین بن عربی علیہ الرحمۃ فتوحات کی باب
۱۸۱ مین فرماتے ہین کہ پیران مثل پیمبران اند در نیابت حق پس ایشان نواب
حق اند در زمانہ خود ولیکن مر ایشان را حفظ شریعت باشد بر سبیل عموم نہ احداث
شریعت بخلاف پیمبران یعنی پیران طریقت اگرچہ نائب خدا کے ہین انکا کام شریعت
کی حفاظت کرنا ہے نہ کہ شریعت مین کوئی نئی بات نکالنا۔

شرایط الوسائط مین کلام صاحب المرصاد کا شاہ تراب علی قدس سرہ نے
نقل کیا ہے فرماتے ہین کہ شیخی کے لئے بیس صفت کا کمال کے ساتھ ہونا شیخ مین
ضروری ہے - اول اوسقدر علم کہ جسقدر جاننا اوامر و نواہی سے شریعت کے
ضروری ہے - دوم عقائد اوسکے اہل سنت وجماعت کے سے ہون اور بدعت سے
محترز و مجتنب ہو کسیطرح حیلۃً و صریحۃً بدعت کا مرتکب نہو الخ - بدعت کا درجہ
سب گناہ کبیرہ سے بڑھکر ہے شرک سے نیچے ہے - کبیرہ گناہ کرنیوالا گناہ
جان کرکے کرتا ہے اگر گناہ کو گناہ نجانے تو کفر ہے اور جب گناہ کو گناہ
نہین جانتا ہے تو توبہ بھی نصیب نہین ہوگی کیونکہ وہ مطمئن ہے کہ ہم کام
ثواب کرتے ہین - بدعتی بھی بدعت کو گناہ جان کرکے نہین کرتا ہے اسلئے
بدعت کا درجہ سارے فسق سے زیادہ ہے - عرباض بن ساریہ سے روایت
ہے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچاؤ اپنے کو بدعت سے پس تحقیق سب نئی بات ضلالت
ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ نے - احمد و بزار کی روایت مین
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ایجاد کیا کسی نے بدعت کو مگر اوٹھایا
گیا مثل اوسکے سنت سے پس حضرت کے طریقے کو مضبوط پکڑے رہنا نئی بات
دین مین نکالنے سے بہتر ہے - طبرانی کی روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت
صلعم نے کہ نہین نکالی کسی امت نے نئی بات دین مین بطور خود بعد نبی کے
لیکن اوسی قدر سنت کے طریقے کو ضائع کیا - مسلم شریف مین جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا صلعم نے کہ اچھی باتون سے اللہ کے
کتاب اللہ قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین راہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کی ہے اور سب سے برا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ ابن ماجہ
ابن ابی عاصم کتاب السنۃ مین ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ
فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ صاحب نے انکار کیا ہے بدعتی کے
عملون کو قبول کرنے سے یہانتک کہ چھوڑ دے بدعت کرنا۔ اور
عقائد التمہید مین مذکور ہے کہ بدعت نہین واجب کرتی ہے کفر کو
پس تحقیق واجب کرتی ہے زجر و منع کو اور واجب کرتی ہے تعزیر کو
جسطرح سے ممکن ہو۔ بعضونکا قول ہے کہ جو مداہنت کرتا ہے اہل بدعت
سے سلب کرلیتا ہے اللہ اوس سے نور ایمان کو اور حلاوت کو شریعت کے
دوسری روایت مین ہے جو اہل بدعت کو دیکھکر خوش ہوا اوسنے ہدم اسلام پر اعانت
کیا فضیل بن عیاض نے کہا جو دوست رکھے صاحب بدعت کو حبط کریگا اللہ عمل کو اوسکے اور
نکال لیگا نور ایمان کا قلب سے اوسکے المرء مع من احب جو آدمی جسکو دوست رکھتا ہے وسکا
حشر اوسکے ساتھ ہوگا فضیل بن عیاض کا قول ہے اللہ کے علم مین جو بغض رکھتا ہے اہل بدعت
سے تو امید کرتا ہون کہ اس صلہ مین خدا اوسکی خطا کو معاف کردیگا اگرچہ قلیل ہون عمل اوسکے
زیادہ تر اہل بدعت کے بری ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انھون نے اپنی جی سے مقابل اسلام کے نئی باتین نکالین
قرآن مین ہے من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ جو دین اسلام کے سوا کسی دوسرے
دین کی خواہش کرے اوسکی وہ بات مقبول نہین من احدث فی امرنا ھذا فھو رد جو
دین مین نکالے نئی بات وہ بات قبول کے قابل نہین ہے۔ طرفہ یہ کہ صرف
نکالے ہی نہین بلکہ دین کے امور مین داخل کردیا تو گویا اللہ صاحب کی اتمام
شریعت مین اصلاح و ترمیم دینے لگے اور حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ

وسلم کے آئے ہوئے احکام مین گھٹاؤ و بڑھاؤ کرنے لگے من کذب علی متعمدا
فلیتبوء مقعدہ من النار جو ہم پر قصداً جھوٹھ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
کرے۔ پھر جو بات دین مین نہین ہو اوسکو دین مین
داخل کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹھ تبلیغ کی تہمت دینا ہے
اللہم احفظنا۔ باوجود اسکے کہ بدعت ایسا فعل شنیع ہے اور ایسا عمل قبیح ہے
تاہم بڑی بڑی اچھی صورت والے اور اچھے مراتب والے حضرات بھی اس مین مبتلا
ہین۔ کیا شیخ کیا سید کیا گدی نشین کیا پیشوا اے طریقت اس زمانے
کے ہر فریق مین یہ فعل قبیح پایا جاتا ہے الا ماشاء اللہ جنکو اللہ نے بچایا ہے
فی الحقیقت خوب کسی نے کہا ہے۔ مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب رباعی
اے دل تو دمے بیاد رحمان نشدی ٭ وز کردۂ خویشتن پشیمان نشدی
صوفی شدی و شیخ شدی و دانشمند ٭ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی
اولیاء اللہ۔ خاصان خدا۔ تورع والے حضرات شیخ کامل متبع شریعت
کا یہ کام نہین کہ بدعت کی پھٹکار اپنے پر لے اور اس امر شنیع کا مرتکب
ہو کیونکہ بدعت ضد ہے سنت کا اور سنت اون احکامات کا نام ہے جسکی طرف
صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو بولایا ہے چاہے وہ وحی متلو سے ہو یا
غیر متلو یعنی حدیث صحیح سے جب اون احکامات و شریعت سے جسکو خدا
نے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
خود انحراف و اعراض کرنا اوس سبب سے ممتنع ہے اور موجب نارضامندی
خدا کی ہے تو وا اے برحال دیگران چنانچہ اللہ صاحب جابجا قرآن مین

ذکر اتباع سنت

صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہو لئن اتبعت اھواء ھم من بعد ما جاءك من العلم انك اذاً لمن الظالمین۔ الایۃ۔ ولئن اتبعت اھواء ھم بعد ما جاءك من العلم ما لك من اللہ من ولي و لا واق ۔ الایۃ ۔ سورہ انعام مین ہو وان تطع اکثر من فی الارض یضلوك عن سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن ان ھم الا یخرصون ؀ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء قلیلا ما تذکرون ان آیتون مین ایسا انذار و تخویف و زجر ہے مومن کے لیئے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور ہوش اُڑجاتے ہین کہ جب میل کرنا ہوئے باطلہ پر اونلوگون کے جو مخالفت شریعت یعنی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین ظلم ٹھہرایا باوجود اسکے کہ وہ سردار بنی آدم اور فخر تمام عالم کے ہین تو پھر دوسرون کا کیا پوچھنا ہے۔ دوسرون کو بغیر اتباع سید المرسلین کے چارہ نہین ہے اور بغیر قدم بقدم انکی پیروی کے گریز نہین ہے۔ فخر ہے تو انکی امت مین ہونے کا۔ نازہے تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا امید ہو تو اللہ کے فضل اور انکی شفاعت کی۔ بیم ہے تو انسے انحراف کرکے بُری موت مرنے کی۔ رباعی ؎

ہر چند نہ برگے نہ نوائے دارم	در زاویۂ خمول جائے دارم
آثار محبت رسول الثقلین	در سینہ بہشت دل کشائے دارم

معازف و مزامیر کی حرمت کا بیان

بہت سے صوفی مزامیر و معازف کو پیرایے مین تصوف کے حلال جانتے ہین

اس باب مین وہ جسقدر قولاً و فعلاً اصرار کرتے ہین گویا اپنی جہالت کی
خود داد دیتے ہین۔ ظاہران لوگون کا صاف وستھرا اور باطن پراگندہ
ہے۔ نہ اسلام وایمان کی حقیقت سے واقف ہوئے ہین نہ احسان
وتصوف کے گرد پھرے ہین ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؛ کاین رہ
کہ تو میروی بہ ترکستان ہست۔ مزامیر و معازف چنگ و بربط سننا حرام ہے
اور گناہ کبیرہ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اپنے مکتوب کے صفحہ ۲۳۶ مین فرماتے
ہین جولوگ اسوقت اپنے پیر کی پیروی کا بہانہ کرکے سرود ورقص کو اختیار
کئے ہین اور ملت طریقت مین حسنات و برکات وطاعت قرار دئے ہین وہ
اس آیت کے مصداق ہین اولئك الذين اتخذوا دينهم لهواً
ولعباً اور جولوگ اسکو حلال جانتے ہین وہ بہت بھاری بات کا دعوے کرتے
ہین حنفی المذہب کے روسے ناموس عزت ودولت ایمان دونون پر خوف
آنیکا یقین قوی ہے۔ مخدوم الملک علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات صدی کی مکتوب
سوم مین ارشاد کرتے ہین۔ دوم گناہیست کہ میان بندہ و خدا ونداست چنانکہ
شراب خوردن وزنا کردن وآواز مزامیر شنیدن ومانند این شیخ برہان الدین
محمود اکابر اولیا سے ہین زمانہ مین سلطان غیاث الدین بلبن کے تھے اونکا
قول ہے کہ مجھ سے گناہ کبیرہ سے پرسش نہین ہوگی لیکن ایک کبیرہ سے
لوگون نے کہا وہ کون گناہ کبیرہ ہے فرمایا چنگ و مزامیر کا سننا اس قول
کو اکثر فرماتے تھے۔ اور نصاب الاحتساب مین ہے کہ رقص کرنا
گانا سنکر جائز ہے یا نہین؟ جواب دیا ہے کہ نہین جائز ہے۔ اور ذخیرہ مین ہے

کہ یہ گناہ کبیرہ ہی اور جسنے اسکو مباح کیا ہی اوسکی حرکت مضطربانہ ومجنونانہ ہی
عوارف المعارف مین حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
العزیز کے ہے کہ گانا سننا اکابر ومشائخ کی شان سے نہین ہے اور نہ
اونکی شان سے ہی جو اکابر ومشائخ کی پیروی کرتے ہین کیونکہ بالکل مشابہ
لہو کے ہے اور مبائن ہے استقامت کے۔ کوئی پوچھے کہ سماع جائز ہی
یا نہین؟ جواب دیا جائیگا کہ سماع قرآن اور سماع موعظہ درست ہی مستحب
جائز ہے اور اگر سماع مزامیر وغنا کے ساتھہ ہے تو قطعاً حرام ہی کیونکہ گانا
سننا اور غنا کے لئے مجمع کرنا حرام ہے۔ اجماع کیا ہی اسپر علماء نے مبالغہ
کے ساتھہ۔ اور جو صوفی اسکو مباح جانے وہ ہواے نفس کے پھیر مین
پڑا اور تقوے سے اوسنے منہ موڑا۔ اور بعض مشائخ صوفیون سے جو ہواے
نفسانی سے الگ ہو بیٹھے ہین بڑے متقی پرہیزگار ہین لیکن سماع کی ضرورت
اونکو ایسی ہی جیسی دوا کی ضرورت مریض کو ہوتی ہے ایسے صوفی کامل کے
لئے چند شرطون کے ساتھہ بعضون نے مباح کیا ہے۔ پہلی شرط یہ ہی کہ اوس
محفل مین امرد نہین ہوے۔ دوسری شرط یہ ہی کہ سب کے سب اوس
جلسے مین سچے مومن کامل ہون کوئی فاسق دنیا دار نہو اور نہ امرا
سے کوئی شریک جلسہ ہو۔ تیسری شرط یہ ہے کہ نیت قوال کی محض
اخلاص ہی اخلاص ہو اجرت اور طعام کا لینا مقصود نہو۔ چوتھی شرط
یہ ہی کہ سب لوگون کا اجتماع اوس مقام پر ابتدا ہی کے لئے ہوا ہو حصول
طعام وشیرینی کے لئے کوئی نہ آیا ہو۔ پانچوین شرط یہ ہی کہ سب کے سب

مغلوب المحبتہ ہون یعنی اللہ کی محبت اونپر غالب ہو۔ چھٹی شرط یہ ہی کہ اوس
جلسے مین کوئی وجد نہین کرے مگر سچے لوگ بعض صوفی کا قول ہی کہ جھوٹا
وجد کرنا ساٹھ سال گانا سننے سے بھی بدتر ہے اور ختم کلام پر حضرت
شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حاصل یہ ہی
کہ نہین رخصت ہی بیچ سماع کے زمانے مین میرے کیونکہ حضرت جنید
سید الطائفہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ اپنے ہی زمانے مین توبہ کر چکے تھے
ان شرطون سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی رعایت اس زمانہ مین محال
ہے اور جو مشروط بالمحال ہو وہ بھی محال ہی تو سماع بالمزامیر تو مطلقاً
حرام ہی ہی باقی رہا سماع بیلا مزامیر اوسکے بھی جواز بہ سبب نہین رعایت کرنے
شرائط مذکورہ بالا کے نہین ثابت ہوتا ہے۔ فصل ان المعانی مین
مخدوم الملک فرماتے ہین کہ آداب سماع کا تین چیز ہے۔ اخوان زمان
ومکان اور فرمایا ہے کہ جو تبسم کرے یا لہو مین مبتلا ہو اوسکو مجلس سماع
مین آنے نہ دینا چاہیے۔ اور حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ
کے فوائد الفواد مین اور امام غزالی علیہ الرحمۃ کے احیاء العلوم
وکیمیائے سعادت مین اس سے زیادہ شرطین جواز سماع مین لکھی ہین
اور سیر الاولیا وفوائد الفواد مین مفصل لکھا ہو کہ سلطان المشائخ
نظام الدین اولیا کی صحبت مین سماع کے ساتھہ ملاہی کا نشان نہ تھا
تاتارخانی مین ہی کہ امام حلوائی رح سوال کیے گئے کہ صوفیون نے
جو رقص ومزامیر کو جائز رکھا ہے اور باہنہمہ منازل عالیہ کے تقرب کا

دعوے کرتے ہین اسکی کیا حقیقت ہے نفس الامر مین یہ شرعیت سے ثابت
ہی؟ فرمایا افترا کیا ہے اللہ پر جو شخص کہ جسنے اللہ کی خوشنودی کو اس
مزامیر ورقص مین سمجھا ہے۔ اور بھی تاتار خانی مین ہے کہ لوگون نے
سوال کیا کہ جو صوفی حد شرع سے تجاوز کیا ہوا نظر آوے اور بہکا ہوا
معلوم ہووے اوسکو قطع فتنہ کے لئے شہر سے نکال دینا چاہئے؟ کہا
اذیت کو دور کرنا حفظا لتقدم کے لئے بہت مناسب ہے عثمان دیانتی بھی
یہی ہی بھلے برے مین امتیاز و فرق اوٹ لیے ہے۔ امام شہاب الملۃ والدین
کے رسالے اور نوادر برھانی مین ہی۔ اور بھی ابو نصر دبوسی نے
قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سے نقل کیا ہی کہ جس نے گانا سنا گانیوالے
سے یا کوئی فعل حرام کرتے دیکھا پس اگر تعریف کیا اوس فعل کرنیوالے
کی اور گویا کی اعتقاد یا غیر اعتقاد ہوتا ہے مرتد فی الحال بنا بر علیہ کہ
باطل کیا حکم شریعت کو وہ مومن کسی مجتہد کے نزدیک نہین۔ اوسکی طاعت
اللہ کی جناب مین مقبول نہین بلکہ اوسکے حسنات حبط ہونگے اور عورت
اوسکی اوسپر بائن ہوجائیگی پس اگر توبہ کرے تو قتل اور ضرب عنق ضرور نہین
اور بغیر عرض اسلام کئے ہوئے کوئی اوسکو اگر قتل کرے تو قاتل پر الزام
نہین صرف مکروہ ہی حکم ہے من بدل دینہ فاقتلوہ فتاوی مختار
النوادر البرھانی مین امام الہدےٰ ابی منصور الماتریدی رضی اللہ
عنہ سے حکایت ہے کہ جو گویا کی تعریف کریگا اوسکے وقت وہ کافر ہوجاتا ہے
اور اوسکی عورت اوس سے بائن ہوجاتی ہے اور کل اعمال و حسنات حبط

ہوجاتے ہین اگر توبہ کیا تو قتل و ضرب عنق ضرور نہین ورنہ قتل و ضرب
عنق چاہیئے۔ اور بھی ظہیر الدین مرغینانی سے حکایت ہے کہ جو شخص گویا
کو کہے کہ تو نے خوب ہی گایا کافر ہوا۔ اور عبدالقادر جیلی رحمۃ اللہ علیہ
نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین نہایت شد و مد سے اس امر کی
تصریح فرمائی ہے کہ جس جگہ طبل و چنگ و بربط مزامیر و ہل ستار وغیرہ کا
چرچہ ہو وہانکی دعوت قبول کرنا ممتنع ہے۔ رسالہ نکاح مین امام ضیاء الدین
سنامی رح نے نقل کیا ہے کہ امام یعقوب کسائی رحمہ اللہ تعالے علیہ
قول ومن الناس من یشتری لھو الحدیث کی تحت مین فرماتے ہین
کہ ہر کہ بے نماز و بے دین بود حدیث وے لہو ولغو و سرود وا باطیل
بود و ہر کہ بلہو و لغو و شنیدن بسرود در آید در مذہب اباحت بروے کشادہ شود
و ہر کہ شنیدن سرود و لہو و لغو پیش گرفت و یا مباح دانست وے برکلام
خدا تعالے افسوس کرد و عاقبت بکافری او فتاد۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ غنا اوگاتی ہے نفاق کو دل مین جسطرح لحم کو طعام و شراب
اوگاتی ہے قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے نہین بلند کرتا ہے
کوئی غنا کے لئے آواز کو لیکن دونون مونڈھے پر اوسکے شیطان سوار ہوجاتا
ہے اور لات سے اوسکو ٹھوکتا رہتا ہے یہانتک کہ گویا ساکت ہوجاتا ہے
علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے دف طبل و بانسری چنگ و آواز مزامیر سے منع کیا ہے اور مناہی
مین مذکور ہے کہ سہل بن سعد نے صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا۔ کہا یہ بات کب ہوگی۔ کہا جب ہر طرح کے
باجے نکلین گے۔ اور کثرت گانیوالونکی ہوگی اور شراب کو حلال جانین گے
مجاهد سے روایت ہی کہ سنا عبد اللہ بن عمر نے آواز طبل کی پس داخل کیا
دونون انگلیون کو کان مین اور کہا کہ اسیطرح ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ جس گھر مین تنبورہ رہتا ہی اوس گھر مین ملائکہ رحمت کے داخل
نہین ہوتے ہین۔ مکحول مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ سننا ملاہی کا معصیت ہی
اور بیٹھنا مجلس مین فسق ہے اور لذت لینا اوس سے کفر ہے۔ مجاهد
لایشهدون الزور کی تفسیر لایحضرون الغناء فرماتے ہین۔ ابن مسعود
کا قول ہی کہ غنا نفاق کو دل مین اسطرح پیدا کرتی ہے جسطرح پیدا کرتا ہی پانی
نباتات کو فضیل بن عیاض کا قول ہی کہ گانا رقیہ ہے زنا کا ابن مسعود کا
قول ہے کہ نفاق کے بڑھانے مین غنا سے کوئی چیز زیادہ اشد نہین ہی۔ کافی
مین ہی کہ گانیوالے گویا کی گواہی قابل اعتبار کے نہین ہے کیونکہ وہ فاسق ہے
اور لوگون کو کبیرہ گناہ پر جمع کرتا ہے شرح اصول الصغار مین ہی کہ تالی
بجانا اور ناچنا حکم مین جوے کے ہے یہ سب روایتین فتاوی حمادیہ مین موجود ہین
جو حنفی مذہب کی ایک بہت بڑی معتبر کتاب ہی یہ فتاوی مولفہ مولانا ابو الفتح رکن الدین
بن حسام الناگوری رحمہ کی ہی یہ اختصاراً اوس سے نقل کیا گیا ہے جسکو تفصیل سے
دیکھنا مقصود ہو وہ فتاوے حمادیہ ۱۱۰ سے ۴۸۲ صفحہ تک ملاحظہ فرماوے۔
ضحاک کا قول ہے کہ غنا فاسد کرنیوالی ہے قلب کی اور باعث غضب و غصہ کا ہی

خدا کے - بعض تابعی کا قول ہے کہ بچاؤ اپنے کو غنا سے کیونکہ یہ زیادہ کرتی ہے شہوت کو - مضمرات کبرائے مین ہے کہ سننا خلوت مین ملاہی کا مثل نقارہ وغیرہ کے حرام ہے کیونکہ ملاہی ہے - تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سننا ملاہی کا معصیت ہے اور بیٹھنا فسق ہے اور لذت لینا اوس سے کفر ہے - کتاب مسمی انوار مین ہے کہ شافعی کا مذہب ہے کہ جو ظاہر کرے وجد کو اور سکر کو حالانکہ نہین مستقیم ہے ظاہر اوسکا اور نہین فرمانبردار ہین جوارح اوسکے ساتھ ورع کے پس مغرور ہے دور ہے اللہ تعالے سے هذا كله من فتاوى الحمادية اور بھی تاج القصص فی تحف الرصص مصنفہ سلمان فارسی مین ہے کہ محمد بن سلمہ نے جب سید الطائفہ جنید بغدادی رح سے ملاقات کی تب کہا اے جنید تیرے حالات تیرے ۔۔۔ تیری طاعت کی نسبت بہت کچھ سنا ہے باوجود ہمہ بھی تجھکو کیا یہ بات نہین پہونچی ہے کہ دنیا فانی ہے اور شیطان مسلمانون کا دشمن ہے اور کیا تجھکو یہ امید نہین ہے کہ جنت مسلمانونکو ملے گی بدلے عمل صالح کے - اور کیا تو نے نہین سنا کہ اللہ تعالے نے وعدہ دیا ہے مسلمانون کو دخول جنت کا ساتھ عمل صالح کے - کیا تو نے اللہ تعالے کی مخلوقات کے حالات سے علم حاصل نہین کیا ہے ؟ - کیا تجھے شیطان کے مکائد سے اطلاع نہین ہے ؟ کیا قرآن کے احکامات سے تجھے اطلاع نہین ہے ؟ کہ کیا کیا اللہ پاک نے کرنے کا حکم دیا ہے اور تو شکر نہین کرتا کہ ایسے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم افضل البشر کی امت مین تجھے گردانا - کیا یہہ نہین معلوم ہے کہ اللہ پاک نے پانچ وقت کی نماز فرض کیا ہے ساتھ احکام و ارکان کے - کس سبب سے تو مایوس ہے

اپنے رب سے کس عمل سے جنت مین داخل ہوتا ہی۔ اور کس فعل سے شیطان کے گروہ
مین شمار کیا جاتا ہو۔ کس نبی پر تو نے ایمان لایا ہی۔ اور کس امام سے تو نے رخصت پائی ہے
حرام کے حلال کر دینے پر۔ تب حضرت جنید رح بولے کس بات کو اس تمہید شدید و موعظہ
لطیف سے منع کرتا ہی تب محمد بن سلمہ رضؓ نے کہا تو وعدہ کر کہ مین ضرور مانونگا اور تو بہ کرونگا
کہا مین وعدہ کرتا ہون کہا کیا تو نہین حاضر ہوتا ہی رقص کی محفل مین اور وہان لوگ
ناچتے ہین اور دف بجاتے ہین اور وہ مجلس محلس سماع کرکے نام زد ہی حالانکہ صاحب
شرع نے اسکو حرام کیا ہی اصل و فرع کے ساتھہ بالکلیۃ اور تو اسکو حلال کرتا ہی اگر تجھکو
مسلمان اللہ سے ملتا ہی تو ترک کردے اے میرے شیخ میرے اوستاد مین نے رجوع کیا آپ
سے اللہ بخشدے میرے گناہونکو۔ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۳۴ مین فرماتے
ہین کہ حضرات نقشبندیہ کے یہان ذکر بالجہر بدعت ہی تو گانا سننا ناچنا وجد کرنا کیونکر
جائز ہوگا۔ حضرات نقشبندیہ کے نزدیک احوال و مواجید جو مشتمل اسباب نامشروعہ کے
ہو وہ قبیل سے استدراجات کے ہی کیونکہ ان امور مین حکماے یونان براہمہ جوگی
ہنود وساد صو سب شریک ہین سچا حال وہی ہی جو موافقت شریعت کی ہو اور اوسمین
ارتکاب امور محرمہ اور مشتبہہ سے اجتناب ہو چنانچہ اسی کی ممانعت مین یہ آیت وارد
ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث الخ۔ مجاہد ابن عباس کا شاگرد
ہے اور کبار تابعین سی ہے وہ قسم کے ساتھہ بیان کرتا ہی کہ مراد غنا ہی ہے اور مجاہد
اس دوسری آیت والذین لا یشھدون الزور مما سے مراد غنا ہی لیتے
ہین۔ امام الھدی ابو منصور ماتریدی کہتے ہین کہ جو شخص اس زمانے مین گانیوالون
کی تعریف وقت گانے کے کرتے ہین وہ کافر ہین اوسکی عورت اوسپر بائن ہے

سبب اعمال کو اوسکے اللہ تعالےٰ حبط کرے گا اور قاضی حمید الدین سے اور ابو منصور دبوسی سے منقول ہے کہ جو گانا سنے گویا سے اور اوس فعل کو اچھا سمجھے اعتقاداً یا غیر اعتقاداً وہ مرتد ہوگیا بنا ًعلیہ کہ باطل کیا حکم شریعت کو اور جو باطل کرے حکم شریعت کو وہ مومن نہین کل مجتہد کے نزدیک اور اوسکی طاعت مقبول نہین اور اوسکے حسنات حبط ہو جائینگے۔

احادیث و روایات کتب فقہ حنفیہ کی حرمت غنا (یعنی سرود مع مزامیر و معازف) مین بہت ہین کہ شمار نا ممکن ہے اور اگر کوئی روایت شاذہ اور کوئی احادیث کو اباحت مین پیش کرے تو قابل اعتبار نہین کیونکہ کسی فقیہ نے کسی زمانے مین فتوے اباحت کا نہین دیا ہے اور وجد۔ یا کوبی۔ رقص کو جائز نہین رکھا ہے جیسا کہ ملتقط رسالہ امام ہمام ضیاء الدین سنامی مین مذکور ہے اور عمل صوفیون کا حل و حرمت مین سند نہین ہے۔ ہمین بس است کہ من ایشان را معذور میدارم و ملامت نمی کنم و امر ایشان را بخدا و ند مفوض می نمایم۔ پھر فرماتے ہین کہ اس مقام پر ابو بکر شبلی رح ابی حسن و نوری رح کے قول کا اعتبار نہین ہے بلکہ ابو حنیفہ و محمد و ابو یوسف رح کا قول فتاوے مین معتبر ہے هذا كله من الملتقطات۔ امام ابو حنیفہ و باقی ائمہ مجتہدین و غیر ہم نے جنکا دین مین اعتبار ہے سماع و وجد کو حرام کہا ہے اس باب مین بہت آثار ہین ہان بعض صوفیہ نے لا باس بہ کہا ہے اسلیئے کہ حدیث مین کسیقدر جواز کی طرف اشارہ ہے بشرطیکہ مؤدی طرف منکر شرعی کے نہو۔ نیل الاوطار مین قاضی شوکانی کے اسکی تحقیق ملاحظہ فرمائیے پیر نقشبند علیہ الرحمۃ کا قول خوب ہے نہ من این کار می کنم و نہ انکار می کنم۔

شاہ حبیب اللہ قنوجی نے مناقب الاولیاء میں سلسلہ اپنا حضرت نظام الدین تک پہونچایا ہے اور اونکا قول نقل فرمایا ہے کہ سماع مطلقاً نہ حرام ہے نہ حلال ہے۔ کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا سماع کیا چیز ہے اور سننے والے کیسے لوگ ہین اونھون نے کہا کہ سماع نام ہے ایک نہایت خوش اسلوب موزون صوت کا۔ یہ حرام ہونے کیون لگا۔ ہان سماع مزامیر حرام البتہ ہے۔

معدن المعانی میں حضرت مخدوم الملک رح فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اہل حرص و ہوا فاسق و فاجر کے لئے حرام ہے اور جنپر اللہ کی محبت غالب ہے دل اونکا زندہ جسم مردہ ہی اونکے لئے حلال ہے۔ ابو علی دقاق رح فرماتے ہین سماع عوام بازاری کے لئے حرام ہے تاکہ نفس اونکا فتنہ سے محفوظ رہے۔ اور زاہدون کے لئے مباح ہے تاکہ زہد اونکا بسبب اوس سماع کے کہ جس سے محبت وشوق اللہ کا زیادہ ہوتا ہی باقی رہے۔ اور صوفیون کے لئے مستحب ہی تاکہ اونکا دل اللہ پاک کی یاد مین زندہ رہے اور یہ بھی اوسی صفحہ مین ارشاد کرتے ہین کہ جو دلیل اور وعید حرمت مین سماع کے وارد ہے حق مین اوسی شخص کے ہی جس کیلئے سماع حرام ہے۔ خواجہ عثمان مغربی رح کا قول ہی کہ جو شخص سماع کی حلت کا اپنے حق مین دعوے کرے اور آواز سے طیور کے اور بہنے سے ہوا کے اور دروازہ کے کیواڑ کی آواز سے سماع کا ذائقہ نہین لے وہ جھوٹا مدعی ہے ؎ کسانیکہ یزدان پرستی کنند ؞ بآواز دولاب مستی کنند۔ بعض صوفی رح کا قول ہی جس شخص کو پھول اور درختون کے پتے کی حرکت وجد مین نہین لاوے وہ فاسد المزاج ہے۔ اسی بحث سماع مین مخدوم الملک

علیہ الرحمتہ **معدن المعانی** مین ارشاد کرتے ہین کہ جو شخص پیر کی
دیکھا دیکھی سماع سنتے ہین اگرچہ پیر سا حال و معالی۔ ذوق و شوق کشف
و معارف مرید مین نہین ہے تو ایسی صورت مین اوس مرید کا سننا مسلّم
نہین ہے علے الخصوص اوس مرید کو جس مین حال دل کا بالکلیہ پیدا
نہین ہوا ہے یا اگر کچھ حال و ذوق دلی پیدا ہوا ہے لیکن خواہش نفسانی
مردہ نہین ہوی ہے اوسکو پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسمین آفات بہت
ہین اور پندار باطل حد سے زیادہ ہے۔ **مکتوبات صدی** کے بیان
سماع مین ہے کہ سماع بعضون کے حق مین مباح ہے اور بعضون کے لئے
مستحب ہو اور بعضون کے لئے مکروہ ہو۔ اہل حقائق کے لئے مستحب ہو اور
اہل زہد و ورع کے لئے مباح ہے اور اہل نفوس اور حظوظ کے لئے
مکروہ ہے۔ واضح رہے کہ سماع سے غرض سماع بیلا مزامیر ہے ورنہ
مزامیر تو سب کے لئے گناہ کبیرہ ہے علی الخصوص اہل حقائق اور اہل ورع
کی شان سے تو نہایت العبد ہے۔ چنانچہ مزامیر سننے کو مخدوم صاحب گناہ کبیرہ
اسی مکتوبات صدی مین لکھ چکے ہین۔ چارون امام کے مذہب مین مزامیر و
معازف حرام ہے علے الخصوص امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب مین اس
شدت اور وعید سخت سے حرام ہے کہ جو کوئی حلال جاننے اور صوفیت کے
پردے مین اگر مستحسن سمجھے اوسکا یہ سمجھنا کفر ہے اور جو حلال جان کر اسکا مرتکب
ہو اوسکی جورو اوس پر بائن ہو۔ **خواجہ حسن بصری** رح **ابوسعید ابوالخیر**
کو نصیحت کرتے تھے منجملہ نصائح کے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ اپنے کان تک

مزامیر کو دخل نہ ہے اگرچہ تو مردان حق مین سے ہوگیا ہو۔ حضرت بایزید بسطامی
مناجات مین فرماتے تھے کہ آلہی سماع والے مصیبت مین ہین اور مین تجھ سے اس
کام کو طلب نہین کرتا ہون۔ ایک فقیر حریص سماع کا تھا شیخ خوب اللہ الہ آبادی
یعنی والد سے زائر الہ ابادی رحمہما اللہ کے سوال کیا کہ سماع کی کراہت پر کیا دلیل ہے
فرمایا ناخوشی کا سبب رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ظاہر ہے اگر معلوم نہو تو
کتب حدیث و سیر کی موجود ہین اوسکو ملاحظہ فرمائیے علاوہ ازین مجلس سماع نماز کے وقت
کو ضائع کرتی ہے آخر وقت نماز کی اجازت دیتی ہے قوال اجورہ دار ہین۔ وجد و حال
کرنیوالے ریائی ہین۔ زنان و امرد شریک جلسہ کے ہین۔ ان سب امرون کو صلے اللہ
علیہ وسلم دیکھتے تو کیا پسند کرتے ہرگز نہین۔ ترجمہ عوارف المعارف مین ہے
کہ اس زمانے مین جو سماع مروج ہے وہ ایک رسم ہے وبال سے بھرا ہوا اور تمام تر انکا
کا محل ہے داؤد بن احمد الطائی علیہ الرحمۃ جو کہ ابو سلیمان دارائی کے بھائی تھے
اونکو لوگون نے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اون لوگون کے حق مین جنکے دل مین آواز خوش
اثر کرتی ہے فرمایا وہ دل ہے بیمار و ناتوان اوسکا علاج کرنا چاہئے۔ ابو حفص حداد
رح کا قول ہے کہ جب تو کسی مرید کو دیکھے کہ سماع کو دوست رکھتا ہے جان لے کہ اوسمین
کھوٹ کا بھاری مادہ ہے۔ ابو بکر رازی سے کسی نے نسبت سماع کے پوچھا فرمایا فتنہ
کی اوٹھانیوالی چیز ہے اور طرب کی زیادہ کرنیوالی۔ اپنے کو اوس سے دور رکھ۔ ابو سہل
صعلوکی علیہ الرحمۃ جو شریعت مین بڑے امام وقت تھے طریقت مین صاحب بخت اون سے
کسی نے سماع کی نسبت پوچھا فرمایا اہل حقیقت کے لئے مستحب ہے اور اہل علم کے لئے مباح
ہے اور اہل فسق کے لئے مکروہ ہے۔ ابو بکر اُشنائی رح سماع سنتے تھے ایک

نوجوان نے دو شعر پڑھا ؎ دَنِفٌ يَذُوبُ بِدَائِهٖ ؛ وَالْمَوْتُ دُوْنَ بَلَائِهٖ ؛ اِنْ عَاشَ عَاشَ مُنَغَّصًا ؛ اَوْ مَاتَ مَاتَ بِدَائِهٖ ؛ اس مین عاشق کے حال کا بیان ہو کہ دن بدن بیماری عشق سے گھلتا جاتا ہی۔ اوکی تکلیف کے سامنے موت بھی ایک ادنے سی بلا ہے۔ اگر زندہ ہے تو زندگی تلخ ہی۔ اور اگر مرا تو حسرت واندوہ ہی کے ساتھ مرا نہ جیسے چین سے مرتے آرام خوب کسی نے فرمایا ہی ؎

یان فکر معیشت ہی تو وان دغدغہ حشر ؛ آسودگی حرفیست نہ یہان ہی نہ وہان ہے ؛

الغرض دونون شعر مذکورہ بالا کو سنکر ابوبکر اُشنائی رحمۃ اللہ کوٹھے سے کود پڑے پیر ٹوٹ گیا مرگئے۔ ابوبکر طرطوسی رح مکہ مین ایک روز مہمان ٹھہرے میزبان کی لونڈی نے ایک شعر عربی کا خوش الحانی سے پڑھا ؎ لَامَنِیْ فِیْكَ مَعْشَرٌ ؛ فَاَقَلُّوْا اَوْ اَكْثَرُوْا ؛ جماعت کی جماعت نے تیرے عشق مین مجھکو ملامت کیا ہے۔ بعضون نے کم بعضون نے زیادہ۔ آپ نے زور سے ایک آواز دی۔ فورًا زمین پر گرتے ہی روح پرواز کرگئی۔ ابوبکر سوسی رح نے ایک رات سمع کو یاد کیا اور فرمایا کہ کوئی کچھ پڑھتا ایک شخص نے خوش الحانی سے تین شعر پڑھا جس مین صوفیہ کرام کے قلق اور سوزش قلب کا تذکرہ تھا سنکر بہت خوش ہوے۔ شیخ الاسلام ہروی کا بیان ہی کہ ذوالنون مصری رح۔ شبلی رح۔ خزار رح۔ نوری رح۔ دراج رح سب کے سب سمع سنتے تھے اور اس جلسہ سمع مین شریک ہوتے تھے لیکن مزامیر و معازف کے جلسے مین نہین بلکہ جلسہ سماع قرآن۔ یا غزل نعت۔ یا ابیات توحید۔ یا ہجو کافران۔ ذرارہ قاضی بصرہ رح ایک روز نماز مین تھے امام نے یہ آیت پڑھی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ جب صور پھونکا جاویگا اور قیامت قائم ہوگی تو وہ دن نہایت

سختی کا ہوگا۔ فی الحال اس آیت کو سنکر کے قاضی صاحب نے نعرہ مارا گر پڑے
روح پرواز کر گئی۔
حضرت نظام الدین اولیا علیہ الرحمۃ نے ایکدن دہلی کی جامع مسجد مین نوبکے
ٹرکے سوذن کی زبان سے اس آیت کو سنا اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ
قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ۔ کیا اب تک وہ وقت
نہین آیا ہے ایمان والون کے لئے کہ ڈرین قلوب اونکے اللہ کی یاد سے
اور جو نازل ہوا اللہ پاک کیطرف سے۔ سنتے ہی حالت متغیر ہوئی بغیر زاد راہ
کے خدمت بابرکت مین بابا شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے روانہ
ہوئے اور اونکی خدمت سراپا خاصیت مین رہ کر ولایت و تقرب کے کل مقامات
کی سیر کی اور پہونچے جہان کہ پہونچے۔ ایک صاحب دل پہاڑ پر آزربیجان کے
یہہ تین شعر عربی کے پڑھ رہے تھے ؎ وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ
اِلَّا وَاَنْتَ مِنِّیْ قَلْبِیْ وَوَسْوَاسِیْ ؛ لَا جَلَسْتُ اِلٰی قَوْمٍ اُحَدِّثُهُمْ
اِلَّا وَاَنْتَ جَلِیْسِیْ بَیْنَ جُلَّاسِیْ ؛ وَلَا هَمَمْتُ بِشُرْبِ الْمَاءِ مِنْ عَطَشٍ
اِلَّا رَاَیْتُ خَیَالًا مِنْكَ فِیْ كَاسِیْ ؛ خلاصہ ان شعرون کا یہہ ہے کہ جب سے آفتاب طلوع
اور غروب ہوتا ہی تجھکو مین اپنے قریب بمنزلہ دل کے پاتا ہون۔ جب کسی سے بات
کرنے بیٹھتا ہون تو تجھکو بھی ساتھ ہی بیٹھا ہوا پاتا ہون جب مین کبھی پیاس سے
پانی پینا چاہتا ہون تو اوس پانی مین بھی تیری ہی جھلک کو پاتا ہون۔
لکھا ہے کہ بیچارے یہہ تینون اشعار توحید کے پڑھتے پڑھتے گر کر مر گئے اور
اپنی نعش پر حسرت و قلق کو ماتم کنان چھوڑ گئے۔

اے ہندوستان کے مشائخ حضرات اگر آپ لوگ حنفی المذہب ہین تو اللہ تعالےٰ
آپ کو اس مذہب کے اصول حقہ کے احکامات کی پابندی مین برکت دے اور
اپنا خوف عطا کرے یہی خوف خدا حق و باطل مین تمیز کرنے کی توفیق بخشتا ہے
اور سالک کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرتا ہے۔ خوفِ خدا ہر عبادت کی روح
ہے جیسے ہر جسم کی روح اوس جسم کی مصلح اور مدبر ہے اوسیطرح ہر عبادت
قلبی مالی۔ بدنی کی اصلاح یہی خوف خدا کرتا ہے۔ جیسے بغیر روح کے جسم مردہ
ہے اوسیطرح بغیر خوف خدا کے عبادت نامقبول ہے۔ اگر حنفی المذہب
حضرات خوف خدا سے کام لین تو انپر منکشف ہو جائیگا کہ کہانتک ہم اس
مذہب کے اصول و فروع حقہ کے پابند ہین۔ اسیطرح شافعی المذہب حنبلی
المذہب مالکی المذہب۔ اہل حدیث اپنے اپنے اصول و فروع حقہ کے برتنے
مین خوف خدا سے معاملہ رکھین تو وہی خوف خدا باہم لڑائی سے بھی مانع
ہوگا اور سچے اصول کی پیروی کی بھی ہدایت کریگا اور یہ بھی کھولکر بتلا دیگا کہ
مذہب کے اصول و فروع کے ہملوگ کہانتک پابند ہین اور اپنی خواہش و ہوا
کی کہان تک تقلید کرتے ہین مثلاً سارے رؤسا و مشائخ ہندوستان و...
صوبہ بہار کا زعم ہے کہ ہم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہین اور اونکی فقہ پر
عمل کرتے ہین حالانکہ مزامیر و معازف کا سننا اس مذہب مین حرام ہے قبر پر
چادر چڑھانا شامیانہ کھڑا کرنا نذر غیر اللہ کا ماننا ممتنع ہے۔ بے ایمان فاسق
فاجر فقیر کے خرق عادات کو کرامات اولیاء تصور کرنا اس مذہب حنفی کے اصول
سے باہر ہے مشرک و مبتدع کو ولی اللہ کہنے سے اس مذہب کا اصول منع کرتا ہے

بے نمازی فاسق معلن کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اس مذہب کے بڑے فقہاء کا لعین
مخالفت ظاہر کرتے ہین حدیث صحیح کے رہتے ہوئے راے وقیاس پر عمل کرنے
سے خود جناب امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول روکتا ہے پھر باین ہمہ دعوے
حنفیت کے آپ لوگون کا ان امور متذکرہ بالا پر (جو اختصاراً اس موقع پر لکھا گیا
ہے) عمل درآمد کرنا تقلید امام ابو حنیفہ رح کی ہے یا اپنی خواہش نفسانی کی اور باوجود
خلاف مذہب کرنے کے بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی کا دعوی کرنا دعوی
کاذب ہی یا صادق۔ ہان اگر آپ لوگ صوفیہ کرام رح کے پیرو ہین تو چشم ما روشن
دل ما شاد صوفیہ کرام رح ہی کی سی توحید اور اونکا ہی سا ذوق وشوق اپنے مین
پیدا کیجئے۔ اونکی ہی سی ریاضت جسمانی وروحانی فرمائیے۔ ایکدم اللہ کی یاد سے
غافل نہو جئے ؎ غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ؛ شاید ہمین نفس نفس واپسین
بود ؛ شریعت مصطفویہ کی تابعداری محبت وخلوص کی راہ سے بجالائیے۔ ہر ہر
فعل وقول پر رسول کے جان نثار کیجئے۔ اور ہر ہر اخلاق پر سید المرسلین صلے اللہ
علیہ وسلم کے سو جان سے قربان ہو جئے۔ ملت ومذہب کے بندے سے آزاد ہو کر
محبت واتباع وعشق کی وادی مین قدم رنجہ فرمائیے ؎ ملت عشق آن زملتہا
جدا است ؛ عاشقان را مذہب وملت خدا است ؛

حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے ایک قوم اس امت کی کباب شراب ولہو ولعب
مین رات بسر کریگی صبح کو بندر سؤر بنجائیگی۔ جو لوگ گانیوالیان اختیار کرینگے
اونپر قوم عاد کیطرح ریح عقیم آئے گی اور ہلاک کرتے گی رواہ احمد لہو ولعب
سے تماشا گانا بجانا مراد ہے۔

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ اس امت مین گانا بجانا جب
بہت رواج پکڑے گا قینیات اور معازف کی کثرت ہوگی تب ان پر بلا اوترے گی
یا خسف و مسخ ہوگا۔ ترمذی نے روایت کیا ہے اور غریب کہا ہے۔

ابوامامہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اللہ تعالے نے مجھکو رحمت و ہدایت کیلئے عالم مین بھیجا ہے۔ خدا کا مجھکو حکم ہے
کہ مین مزامیر و کبارات یعنی برابط و معازف اور اوثان کو جو جاہلیت مین
پوجے جاتے تھے اوسکو مٹا دون۔ **احمد بن حنبل** رحمہ نے روایت
کیا ہے اور حدیث طویل ہے۔ بربط کہتے ہین عود کو۔ معازف سے مراد سب
باجے ہین کسی قسم کے ہون۔ طبلہ سارنگی۔ ڈھول ستار چنگ وغیرہ وغیرہ
ان چیزون کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے بت پرستی کے ساتھ بیان
کرنا وعید سخت کی خبر دیتا ہے۔ خلاصہ کلام کا یہہ ہے کہ اگر قلب باخدا ہے۔ اعمال و افعال
موافق شرع شریف کے ہین اور سمع سے فتنہ کا گمان نہین ہے تو شرائط
متذکرہ بالا کا خیال کرکے سمع سنئے اور مزامیر و معازف سے توبۃ النصوح
فرمایئے۔ پس جو شخص شریعت کے حرام کئے ہوئے مزامیر و معازف کو حلال
جانے اور اصرار کے ساتھہ بنیت حلال اوسکا مرتکب ہو اونکو چاہئے کہ
پہلے اپنے جامہ سے کفر کے داغ کو تو دھولین تب ولی اللہ ہونے کا
دعوے کرین اونکو لازم ہے کہ پہلے شریعت کی عدالت عالیہ سے اپنے
اسلام و ایمان کا فیصلہ ناطق تو حاصل کرلین تب سرکار مین طریقت و معرفت
کے جانیکا سامان کرین ورنہ اس شعر کے مصداق علیہ بنینگے ؎

بطواف کعبہ رفتم زحرم ندا بر آمد ؎ کہ برون درچہ کردی کہ درون در آئی

پھر جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ اولیاء اللہ نہین ہوسکتے ہین لیکن وہ لوگ کہ جو متقی و پرہیزگار مومن خیر و شر کے ہین اور طاعات حق جل و علا مین منہمک رہتے ہین اور منہیات سے اوسکے دور ہین۔ اور جس ہین یہ صفات تقویٰ ورع زہد استکثار طاعت اجتناب منہیات کے پائے نہین جاتے ہون وہ ولی نہین ہے اور ولایت اوسکی رحمانی نہین بلکہ شیطانی ہے اور اوسکے خرق عادات کرامات نہین ہین بلکہ تلبیس ابلیس ہین۔ اور یہ کوئی بات بعید عقل سے نہین ہے سیکڑون ہین کہ اون کے خادم جن و شیاطین ہین وہ جن و شیاطین اوسکی خواہشون مین مدد دیتے ہین چنانچہ بہت سے جوگی برہمن کافر مبتدع سے اس قسم کے خرق عادات صادر ہوتے ہین کہ مشابہ خرق عادات حقہ کے ہین کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ پیشاب بھی پانی ہے اور ریانی بھی پانی ہے ایک ناپاک ہے دوسرا پاک ہے صورتاً دونون مین کچھ بھی فرق نہین جیسا کہ اوپر صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے اقوال سے ثابت ہو کیگئی ہے اس صورت مین کہ اتقا کی ضرورت ہے ولایت حقہ مین تو نماز و صوم و دیگر فرائض کا تارک کوئی اہل اللہ نہین ہوسکتا ہے۔

ولی اللہ ہونیکے لئے نماز ضروری ہے بے نمازی ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے

نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ وقت مرگ کے ہمیشہ ہر لحظہ پوچھتے تھے کہ وقت نماز کا ہوا مین نے نماز پڑھی ہے یا نہین؟ اگر کسی نے کہہ دیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہین تاہم مکرر ادا کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ

فرمایا ہی کوئی آدمی منزلگاہ سے اپنے تقرب خدا کا حاصل نہین کرسکتا ہی مگر فرمان برداری سے نماز مین کیونکہ مومن کے لئے یہی نماز معراج ہے۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت سات پارہ قرآن کا پڑھتے تھے۔ سید محمد بن جعفر المکی الحسینی بہت بڑے خلفا رسے چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین فرماتے تھے معراج روح کی آسمان ہی اور معراج قلب کی نماز ہے شیخ الاسلام بہاء الدین ابو محمد زکریا خلیفہ شہاب الدین سہروردی کے ہین۔ ظاہر و باطن دونون علم مین کامل تھے اونکا قول ہی سلامتی بدن کی کم کھانے مین ہے اور سلامتی روح کی ترک گناہ مین ہے اور سلامتی دین کی نماز مین ہی۔ کتب تصوف مین وارد ہی کہ جب طالب اولاً دائرہ حقیقت صلوۃ کو طے کرتا ہے اوسوقت اوسکو حلاوت نماز مین ایسی ملتی ہے کہ حدیث اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کی حقیقت اوسپر کھلجاتی ہے۔ نماز مین دار فانی سے نکلکر دار آخرت مین داخل ہوجاتا ہے کلام اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ سے اسی نماز کی طرف اشارہ ہی۔ اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی الصَّلٰوۃِ سے بھی ایسے ہی نماز مراد ہے۔ شیخ جمال الدین الہانسوی فرید الدین شکر گنج کے بہت بڑے خلفا مین سے تھے جب آپ کا انتقال ہوا لوگون نے خواب دیکھا حالت دریافت کیا فرمایا مین قبر مین سولایا گیا دو فرشتے آئے اور فرمان شاہی لاکر سنائے کہ خدا نے تمکو بسبب مقبولیت دو رکعت نماز سنت مغرب کے جس مین بروج وطارق پڑھتے تھے اور اوس آیۃ الکرسی کے کہ بعد فرض کے دوامًا وظیفہ کرتے تھے بخشدیا۔

مولانا کمال الدین زاہد جن سے شیخ نظام الدین اولیا رنے مشارق الانوار کی سند لی تھی اور آپ نے دست خاص سے سند لکھکر دیا ہی سیرالاولیا رمین موجود ہے بادشاہ بلبن نے منصب امامت مسجد کیلئے آپ سے درخواست کی آپ نے فرمایا کہ ایک نماز ہی تو مجھہ مین ہی کیا بادشاہ کی راے ہی کہ یہہ بھی مجھہ سے رخصت ہو جاسے۔ بادشاہ بلبن ساکت ہو رہے۔ خواجہ علی شیخ جلال الدین تبریزی رح کے مرید ہین شیخ نظام الدین اولیاؒ نے فرمایا ہی کہ وہ کچھہ زیادہ نہین جانتے تھے یہی پانچ وقت کی نماز کو ادا کرتے تھے اور بڑے سچے تھے لیکن سارے مشائخ طریقت وعلما اور تمام مخلوق خدا کی اونکو متبرک جانتی تھی اور قدم اونکا چومتی تھی ایسی مقبولیت اون مین تھی کہ جو کوئی دیکھتا تھا فی الحقیقت مرد خدا کا کہتا تھا یہہ اوس زمانے مین کہ بدایون مین جسوقت بزرگان بہت تھے۔

شیخ صوفی بدھنی نماز کے بڑے شائق تھے فوائد الفواد مین آپ کو معاصر فرالدین شکر گنج رح کا لکھا ہے ایک عاقل سے آپ نے پوچھا کہ بہشت مین نماز پڑھنا ہوگا یا نہین؟ جواب دیا کہ نماز وغیرہ دنیا ہی مین ہی وہان نہین فرمایا کہ جس بہشت مین نماز نہین اوسکا مین طالب نہین۔ خیرالمجالس مین ہے کہ شب و روز آپ نماز ہی مین بسر کرتے تھے کوئی دوسرا ذکر نہین اِقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ نماز اللہ کی یاد کا ذریعہ ہے۔

خواجہ احمد بدایونی مجرد تھے ابدال کی روش پر چلتے تھے سیرالاولیا مین مذکور ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ اچھی طرح ہین یعنی مسرور رہتے ہین فرمایا خوشی و مسرت اس امر مین ہے کہ پانچ وقت کی نماز جماعت سے ادا کرون۔

شیخ نور الدین مشہور نام آپ کا قطب عالم پنڈوہ ہی ہندوستان کے مشہور اولیاؤن سے ہین آپ کی نماز نہایت استغراق و تمامتر خشیت سے مملو تھی کسی نے آپ سے سوال کیا کہ بعد نماز کے جو مصافحہ کرتے ہین اسکی اصلیت کیا ہے یہ مسئلہ کہان سے نکلا ہے فرمایا کہ جب کوئی مسافر سفر سے آتا ہے تو سنت ہے کہ دوستون سے مصافحہ کرتا ہے۔ فقیر جب نماز مین مستغرق ہوتا ہے تو اس عالم سے نکل کر کے سفر باطن مین مشغول ہوجاتا ہے جب سلام اوسنے کیا تو گویا سفر باطن سے لوٹ آیا پھر ضرورۃً دوستون سے مصافحہ کرتا ہے۔ یہ بات نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت قطب نے بیان فرمایا ہی جسکے بعد یہ لکھنا کسی قدر بے ادبی نہین تو بے موقع ضرور ہے کہ مصافحہ بعد ہر نماز کے ضروری و سنت نہین ہے مصافحہ متمم سلام ہی اور سلام وقت ملاقات کے ہے اس اصول سے جب سلام کیجیے تو مصافحہ فرمائیے۔ حضرت سید الطائفہ جنید رحکا قول ہے طَاحَتِ الْعِبَادَاتُ وَفَنِيَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا يَنْفَعُنَا اِلَّا رَكَعَاتٌ رَكَعْنَاهَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ یعنی ساری عبادتین برباد گئین لیکن وہ نمازین کہ جسکو مین آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا وہی کام آئین۔ دوسرا قول حضرت جنید رح کا ہے یعنی تو صاحب استقامت ہو اور نہ ہو تو صاحب کرامت کیونکہ خدا تجھ سے استقامت چاہتا ہے اور تیرا نفس کرامت طلب کرتا ہے۔ حدیث مین وارد ہی استقیموا ولن تحصوا استقامت کرو طاعت پر اور تمام طاعتونکو گھیر نہ سکوگے حبیب عجمی رح سے امام احمد بن حنبل رح نے پوچھا کہ ایک شخص کی پانچون نماز مین سے ایک نماز فوت ہوئی اور اوسکو معلوم نہین ہے کہ کون سی فوت ہوئی

وہ کیا کرے فرمایا کُل ادا کرے کیونکہ اوسکا قلب غافل ہے اوسکی سزا یہی ہے
کہ کامل ادا کرے۔

میر سید مبارک محدث بلگرامی آتباع سنت وازالہ بدعت مین آپ کی ذات
صفت منتم تھی آپ نے میدان مین سکونت اختیار کی اور وہین مکانات تعمیر کرائے
رعایا کو بسوایا اور حکم کیا سب کے سب پانچ وقت مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز
ادا کیا کرین ایک مومن بھائی صاحب نے عذر کیا کہ میرا خسارہ ہوتا ہے پانچون وقت مسجد
مین تین حاضر نہین ہو سکتا ہون۔ آپ نے اوس سے دریافت کرکے روزانہ
خسارہ کو اپنے ذمہ لیا اور اوسکے ادا مین سرگرمی ظاہر کی۔

نجم الدین رازی رح کی جناب مین ایک روز مولانا جلال الدین رومی و شیخ صدرالدین
قونوی رح جمع آئے مغرب کے وقت امامت کے لئے نجم الدین رازی علیہ الرحمہ
کو دونون صاحبون نے فرمایا اور اصرار کیا آپ نے دونون رکعت جہریہ مین
مین سورہ کافرون ہی کو پڑھا مولانا رومی علیہ الرحمۃ شیخ قونوی سے فرمانے
لگے کہ شاید ایک مرتبہ میرے لئے اور ایک مرتبہ تمہارے لئے سورہ کافرون
کو پڑھا ہے رباعی شمع ارچہ چومن داغ جدائی دارد ٭ باگریہ و سوز آشنائی
دارد ٭ سررشتہ شمع بہ زسررشتہ من ٭ کان رشتہ سرے بروشنائی دارد

جناب مظفر کرمان شاہی رح طبقہ رابعہ سے ہین رات کو تین حصہ کرکے
ایک حصہ مین رات کے نماز پڑھتے تھے اور ایک حصہ مین رات کے قرآن
پڑھتے تھے اور ایک حصہ مین رات کے دعا و مناجات درگاہ رب العزت مین
فرماتے تھے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام شہید دشت کربلا کسقدر اس نماز کی حلاوت
کے ذائقے کو چکھے ہوئے تھے کہ باوجود شدت زخم وہجوم کرب وبلا کے
آخر وقت تک عمر کے اس حلاوت نماز کے ذائقے سے شیرین کام ہوتے ہوئے
جنت کو سدھارے ع این صبح چہ صبح ہست کہ خون شد جگر من * این شام
چہ شام ست کہ سنگ ست وسر من جناب امام اعظم علیہ الرحمۃ جسقدر علم میں
آپ یگانہ روزگار تھے۔ تقوے وزہد یعنی عملی حصے میں بھی آپ مستند وقت
تھے رات کو نوافل بہت پڑھتے تھے اور بہت بڑے شب زندہ دار تھے۔ ای اللہ
ہملوگوں کو اپنے حبیب صلعم کی محبت واطاعت عطا کر اور ائمہ دین واولیاء کرام
کے ساتھ حسن ظن کی توفیق دے کیونکہ سرور کائنات کی پیروی نکرنی ضلالت
کا باعث ہے اور ائمہ دین وخاصان خدا کے ساتھ حسن ظن نہ رکھنا حبط اعمال کا
سبب ہے۔ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ درمیان مرد اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہے جب تک مرد نماز اپنے وقتوں
پر ادا کئے جاتا ہے تو مسلمان ہے ورنہ کچھ اور ہے مسلم کی روایت مین ہے
کہ فرق درمیان مرد اور کفر کے چھوڑنا نماز کا ہے۔ ابوداود ونسائی کی
روایت مین ہے نہین ہے درمیان بندہ وکفر کے مگر چھوڑنا نماز کا یہان پر کلمہ
الّا زیادہ تر وعید کی قوت اور استحکام کو بڑھاتا ہے عبادہ بن صامت
نے کہا کہ ہمارے دوست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات وصیتین کین
منجملہ اوسکے ایک یہ ہے کہ قصداً نماز ترک مت کرو جس نے قصداً نماز ترک کیا وہ
نکل گیا دین وملت سے۔ طبرانی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

ترمذی شریف مین ہی کہ عبد اللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی نیکی کے عمداً چھوڑ دینے پر کفر کا فتوے نہین دیتے تھے الا ترک صلوٰۃ پر۔ ابن عمر مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ بے نمازی بالکل بد دین ہے نماز کی نسبت دین اسلام کے ساتھ کیسی ہے جیسی نسبت سر کو بدن کے ساتھ ہے طبرانی نے اوسط مین اسکو لایا ہی۔ ابن ماجہ و بیہقی کا لفظ ہی کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور وصیت کے کہ مت چھوڑو پنجوقتی نماز جسنے اسکو قصداً ترک کیا تحقیق کہ بری ہو گیا ذمہ اللہ و رسول کا چاہے یہودی مرے خواہ نصرانی مرے۔ کوئی اوسکو قتل کرے یا اوسکے مال کو لوٹے۔ ابو یعلے نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ نماز ایک ستون اعظم اسلام کا ہی جسنے چھوڑ دیا اوس کا اسلام برباد گیا اوسکا خون حلال ہی۔ یہ بھی روایت کثیرہ مین ہی کہ نہین ہی درمیان شرک و بندہ کے مگر چھوڑنا نماز کا۔ قرآن شریف مین ہی فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَخَلُّوۡا سَبِیۡلَھُمۡ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ اللہ صاحب سورہ توبہ مین فرماتا ہے پھر اگر توبہ کرین اور کھڑی کرین نماز اور دیا کرین زکوٰۃ تو چھوڑ دو اونکی راہ اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔ موضح القران مین ہی کہ دل کی خبر اللہ کو ہے ظاہر مین جو مسلمان ہو وہ سب کے برابر ایمان مین ہو ظاہر مین مسلمان کی حد ٹھہرائی ایمان لانا کفر و شرک سے توبہ کرنا نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا۔ جب کوئی شخص نماز چھوڑ دے زکوٰۃ دینا موقوف کر دیے تو اوس سے امان اوٹھ گئی۔ ابن عباس کا قول ہی کہ اس آیت سے اہل قبلہ کا خون بہانا حرام ہو گیا۔ ابن مسعود کہتے ہین کہ تم لوگ حکم کئے گئے ہو نماز و روزہ کا پس جو شخص زکوٰۃ نہ دیتا اوسکی

نماز بھی یون ہی سی ہی یعنی قابل قدر نہین - بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت
ابو بکر رضے اللہ عنہ خلیفہ اول ہونے سے فرمایا کہ مین جہاد کرون گا جو زکوۃ کو موقوف
کردیگا حضرت رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جو شخص جسقدر زکوۃ
دیتا تھا اگر اب کوئی مداہنت کی راہ سے ایک چھاند یا بکری کا بچہ دینا موقوف کردیگا
تو مین اوس سے جہاد کرونگا تب حضرت عمر رضے اللہ عنہ خلیفہ دوم نے عرض کیا کہ کیا
اوسسے جہاد ہی درانحالیکہ یہ لوگ کلمہ گو ہین حضرت ابو بکر رضے اللہ عنہ نے کہا مین زکوۃ
نہین دینے والے سے مقاتلہ کرونگا تب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ شکر اوس خدا کا کہ جسنے ابو بکر کے
سینے کو قتال کے لئے کھول دیا ہی - انس بن مالک کا مرفوع لفظ ہی کہ جو میری
نماز پڑھے اور قبلہ کیطرف منہ کرے اور میرا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہی اللہ
و رسول کے ذمے مین ہی - حسین بن فضل کا قول ہی کہ یہ آیت سورہ توبہ
کی اون سب آیتون کی ناسخ ہی جسمین دشمنونکی ایذا پر صبر کرنے اور اونسے اعراض
کرنے پر اوتری ہے - قران مین اللہ صاحب نے صدہا مقام پر نماز کی تاکید
فرمائی ہے - اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ نماز اللہ کی یاد کا ذریعہ ہے
اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ
روز قیامت کے دن فرعون ہامان ابی بن خلف جو بڑا دشمن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا تھا اوسیکے ساتھ رہنا ہوگا - پہلے پہل قیامت مین نماز ہی کا حساب ہوگا -
جو اوس مین کھرا نکلا اوسکی اور نیکیان بھی دیکھی جاوینگی ورنہ اور نیکیان حبط
ہو جائینگی اہل علم نے اس امر پر قرآن کی آیات سے استدلال کیا ہے -

جیسا کہ علامہ حافظ ابن قیم نے کتاب الصلوۃ مین اپنے بیان فرمایا ہی اور استدلال
کو بھی نقل کیا ہی من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔ قرآن مین ایک مقام پر
نماز کو ایمان کرکے تعبیر کیا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ
یعنی صلوٰتکم چونکہ نماز ایسا رکن ایمان کا ہی کہ اسکے فقدان سے ایمان
کا فقدان لازم آتا ہے اور ایمان [illegible] اسکو وہ خصوصیت ہے کہ اسکے ترک
سے ایمان کا خاتمہ ہی ہوجاتا ہے اسلئے نماز کو عین ایمان کرکے تعبیر کیا
فَاِنْ تَابُوا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّيْنِ اللہ صاحب سورہ توبہ [illegible] فرماتا ہی کہ اگر توبہ کرین اور
قائم کرین نماز اور دیتے رہین زکوٰۃ [illegible] حکم شرع مین اہل علم
نے کہا ہے کہ اس آیت سے صاف [illegible] نمازی اور بے نمازی مین دینی
رشتہ وقرابت کچھ بھی نہین۔ پھر جو [illegible] کا دعوے کرے اور نماز کا تارک
ہو تو اسلامی کوئی حق نہین پہونچتا ہی کہ لوگ اسکی عظمت کرین اور معتقد اسکے ہون
اگرچہ اوس سے خارق عادات مثل [illegible] جوگیون کے صادر ہون تاہم اوسکے
حرکات کو تلبیسات ابلیس لعین کے سے سمجھنے چاہیین اور جب وہ نمازی نہین
ہے تو اوسکو ہر دعوے مین کاذب جاننا چاہئے باوجود پہونچنے آیات و حدیث
کے کہ جس مین وعید بے نمازیون کی صراحت کے ساتھ واقع ہے کوئی حسن ظن اور
واہمہ باطل سے اچھا ہی سمجھے تو وہ گویا حسن ظن کو اپنے غیر موقع پر استعمال کر رہا ہے
اور یہ خسران ظاہر ہے۔ جو لوگ بے نمازیون کو خواہ مخواہ بھی زبردستی سے
بزرگ جانتے ہین وہ قرآن پاک کے [illegible] رہین جبکہ اللہ ورسول

مذمت کرے اوسکی ہملوگ مدح کرین یہ کیسی بے ایمانی ہے حدیث مین ہے۔
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰی لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ
جو اللہ کے واسطے کسی سے محبت کرے اور اللہ ہی کے واسطے کسی سے عداوت کرے
اور اللہ ہی کیواسطے کسی کو کچھ نہ دے اور اللہ ہی کیواسطے کچھ دے اوسکا ایمان کامل ہے
اہل علم نے کہا ہے کہ یہ حدیث اتقا و پرہیزگاری کا اصل اصول اور جامع ہے اور کمال
ایمان کی کسوٹی ہے اور اسپر ولایت و محبت خالصہ کا دارمدار ہے۔ علامہ ابن کثیر
نے فرمایا ہے کہ قرآن کا انکار چار طور پر ہے۔ قرآن کا انکار ایک تو یون ہوتا ہے
کہ سرے سے اسکو اللہ کا کلام ہی نہ سمجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا
نہ جانے جس طرح عقیدہ یہود و نصاریٰ کا ہے۔ دوسری شکل یہ کہ کلام اللہ کو مانے
اور پیغمبر کو سچ جانے لاکن قرآن کو مخلوق سمجھے یہ بھی کفر ہے کیونکہ مخلوق حادث ہے
اور وہ اللہ صاحب کا کلام قدیم ہے کلام یہہ اللہ کی صفت ہے اور اللہ اپنے سارے
صفات کے ساتھہ قدیم ہے اور سارے صفات نقص و عیوب سے پاک ہین اور
مخلوق و حادث ہونا یہہ بڑا عیب ہے جسطرح عقیدہ معتزلہ و حکماے یونان وغیرہ کا ہے
تیسری صورت یہ کہ قرآن و پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دونون پر ایمان لاوے اور کلام اللہ
کو مخلوق نہ جانے مگر بعض حکم قرآنی کو نہ مانے جسطرح بعضون نے کہا ہے کہ حرمت
سود کی تقسیم فرائض کی صحت طلاق کی نہین مانتے ہین یہ بھی کفر صریح ہے چونکہ
بعض جزو قرآن کا انکار لازم آیا اور بعض جزو قرآن کا انکار کرنا مثل انکار پورے
قرآن کے ہے کیونکہ نقیض موجبہ کلیہ کی سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ چوتھی صورت یہ ہے
کہ قرآن کا اقرار کرے مگر قرآن پر کسی امام مجتہد یا عالم درویش کی بات کو غالب رکھے

اور درویش و عالم کے حلال کی ہوئی چیز کو حلال جانے اور اوسکی حرام کی ہوئی کو
حرام جانے اگرچہ خلاف قرآن پاک کے ہو یہہ بھی انکار قرآن کا ہے جیسا کہ مشرکین
عرب و قبائل مدینہ کی عادت تھی سو ملنے جلنے مین خیال رکھنا چاہیئے کہ جس سی محبت
کرنے اور جسکی تعظیم کرنیکا حکم ہے اوسکی عظمت کرین اور جسکی تعظیم و توقیر شریعت
مین ممنوع ہے اوسکے ساتھ ملنے مین اغماض کو راہ دے حد سے تجاوز کرنے مین
پیروی شیطان کی لازم آتی ہے اوس سے بچنا چاہیئے۔ انہ لکم عدو مبین
ہرگز وہر آئینہ قرآن کے حد باندھے ہوے سے تجاوز نہ چاہیئے کیونکہ تجاوز کرنے
مین ایک قسم کا انکار قرآن کے ساتھ لازم آتا ہے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ اللہ صاحب فرماتا ہے کہ جو گروہ اس قرآن
کو نہ مانیگا اوسکے لئے جہنم وعدہ ہے۔ اور بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہین تو
ایسی بری کہ اوسکی مقبولیت مین اختلاف ہے نہ رکوع وسجود کا خیال نہ تعدیل
ارکان کا لحاظ ہے نہ بے وقت نماز ادا کرنے سے باک ہے اور نہ کبھی کبھار چھوڑدینے
سے ننگ وعار ہے ایسون کے لئے قرآن مین یہ حکم وارد ہوا ہے فَوَيْلٌ
لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی خرابی ہے
اُن نمازیون کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہین نماز کو راست و درست ادا کرنے
کا حکم ہے حضرت نے ایک شخص کو نماز مین تعدیل ارکان اور قومہ و جلسہ کو ٹھہر
ٹھہر کر ادا نکرنے کے سبب یہ حکم دیا کہ تو نے نماز گویا نہ پڑھی جا پھر ادا کر۔
غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت سید عبد القادر جیلانی رح مین ہے
صفحہ ۸۰ کہ ابن مسعود نے ایک شخص کو دیکھا کہ امام پر سبقت کرتا ہے فرمایا کہ تو نے

نہ نماز اکیلے پڑھی نہ امام کے ساتھ یعنی نماز تیری نہین ہوئی - اور ایسا ہی
ابن عمرؓ نے ایک شخص کو کہا تھا اور اوسکو اس فعل پر مارا تھا اسی کتاب
غنیۃ الطالبین صفحہ ۳۰۷ مین ہو کہ بہت سے لوگ ایسے ہونگے دن قیامت
مین کہ اونکی نماز نہین ہوئی تھی اور وہ وہ شخص ہین جو رکوع وسجدہ سر
اوٹھانے مین امام پر سبقت کرتے تھے - ارکان الصلوٰۃ
تصنیف ملا علی قاری حنفی مین ہو طبرانی نے ابو یعلےٰ ابن خزیمہ سے روایت
کیا ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نماز مین تعدیل ارکان
نہ کرتا تھا اور سجدہ مین ٹھونگ مارتا تھا آپ نے فرمایا لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلٰى
حَالِهٖ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ یعنی اگر یہ شخص اسی حالت پر مرا تو مرا غیر دین
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر و موطاء مین ہو اَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِي
يَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ بدتر چور وہ ہو جس نے اپنی نماز مین چرایا - صحابہ نے عرض
کیا کہ اپنی نماز مین کسطرح چوراتا ہو آپ نے فرمایا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا
یعنی نہ رکوع وسجود مین پورا اہتمام نکرے - اور احمد وابن ماجہ ابن خزیمہ وعلی
بن شیبان نے روایت کیا ہو کہ آپ نے فرمایا اے گروہ مسلمانون کے نہین
ہوتی نماز اوس شخص کی کہ اپنی پیٹھ کو رکوع وسجود مین برابر نہین کرتا ہے
ابو یعلےٰ - اصبہانی نے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ
صُلْبَهٗ فِي صَلٰوتِهٖ كَمَثَلِ حُبْلٰى حَمَلَتْ فَلَمَّا دَنٰى نِفَاسُهَا اَسْقَطَتْ
فَلَا هِيَ ذَاتُ حَمْلٍ وَلَا هِيَ ذَاتُ وَلَدٍ یعنی حال اوس شخص کا جو اپنی نماز
مین پشت راست نہین کرتا مثل حال اوس عورت حاملہ کے ہو کہ اسکو حمل ہوا

جب جننے کا دن نزدیک ہوا حمل ساقط ہوا بس نہ حاملہ رہی نہ اولاد والی۔
ایسی ہی اس نمازی کی نماز برباد ہی۔ اصبہانی نے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز پڑھنے والیکے داہنی طرف ایک فرشتہ اور بائین
طرف ایک فرشتہ ہوتا ہی اگر نماز پوری کی یعنی رکوع وسجود وغیرہ اچھی طرح
سے پورا کیا تو دونون فرشتے اسکی نماز اوپر لے جاتے ہین اور اگر پوری نہ کی تو
اوسکے منہ پر مارتے ہین یعنی نماز قبول نہین ہوتی ہے اللہ صاحب فرماتا ہے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ
يَلْقَوْنَ غَيًّا پھر اوسکی جگہ آئے بعد مین پیچھے آنیوالے ضائع کیا نماز کو اور
پیروی کی خواہشون کی سو آگے ملے گی گمراہی۔ ضائع کرنا نماز کا یہ ہی کہ اوسکو
وقت پر خشوع وخضوع طمانیت کے ساتھ نہین پڑھنا۔ سجدہ مین ٹھونگ مثل
مرغون کے مارنا رکوع مین پیٹھ برابر نکرنا قومہ مین سیدھے کھڑا نہین ہونا اور
بے وقت نماز پڑھنا۔ ایسی ہی نماز کی شان مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ نماز منافق کی ہے نماز منافق کی ہی منتظر رہتا ہی کہ جب
آفتاب ڈوبنے کو ہوتا ہی تو اوٹھکر چار ٹھونگین لگا لیتا ہی خدا کو اوسمین تھوڑا ہی
یاد کرتا ہی صرف دیکھا دیکھی رسم کرتا ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ
لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دھوکھا دیتے ہین اللہ تعالیٰ کو حالانکہ خدا ہی انکو دھوکے
مین ڈالے ہوئے ہی جب منافقین کھڑے ہوتے ہین نماز کی طرف تو سستی سے
کھڑے ہوتے ہین لوگون کو دکھاتے ہین خدا کو یاد نہین کرتے ہین مگر بہت قلیل

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق کہ منافقین
نیچے درجہ مین ہونگے دوزخ کے ۔ ایک روایت مین ہی جو نماز پوری وکامل
پڑھتا ہے تو اوپر کو جاتی ہے اور اوسکے لئے دلیل ہوتی ہے مثل دلیل شمس
کے اور کہتی ہے وہی نماز بندے کو حفاظت سے رکھے تجھکو اللہ جیسے تونے
میری حفاظت کی ہے اور اگر نماز پوری وکامل طور پر نہین پڑھتا ہی تو وہ نماز
لپیٹی جاتی ہے مثل لپیٹے جانے کپڑے کے اور ڈال دیجاتی ہے مُنہ پر اوسکے اور
نماز کہتی ہے کہ جیسا تو نے مجھے ضائع کیا تجھے بھی خدا ضائع کرے خسران مین رکھے
سنن مین ہی کہ بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے حالانکہ بعضون کو خمس بعضون کو سدس
بعضونکو ثلث بعضونکو نصف بعض کو عشر ثواب ملتا ہی ایسے ہی نماز کی شان مین ہے
کہ بہتیرے نمازی کو نہین کچھ حاصل فائدہ مگر صرف اوٹھنا بیٹھنا ۔ اور بہتیرے روزہ دار
کو کچھ نہین فائدہ مگر بھوکے رہنا کما فی الترغیب والترہیب للمنذری
بہت سے اکابر دین تارک نماز کو کافر ہی کہتے ہین اونہین سے یہ حضرات رحمہم اللہ ہین
حضرت عمر بن الخطاب ۔ عبد اللہ بن مسعود ۔ ابو ہریرہ ۔ عبد الرحمن بن عوف ۔ امام احمد
بن حنبل ۔ اسحاق بن راہویہ ۔ ابو بکر بن شیبہ ۔ عبد اللہ بن مبارک حکم بن عتبہ ۔ ابوایوب
سجستانی ۔ ابوداود طیالسی ۔ زہیر بن حرب وغیرہم ۔ بے نمازی کی سزا
امام ابوحنیفہ کے نزدیک ضرب اور حبس ہے جب تک توبہ نکرے ۔ امام شافعی
احمد بن حنبل کے نزدیک قتل ہی چنانچہ میزان شعرانی وغیرہ مین لکھا ہی اور بموجب
تحقیق علما کے نماز نہ پڑھنے کا گناہ خنزیر کے کھانے کے گناہ سے زیادہ ہی ۔
طریقہ محمدیہ کی شرح مین ابن رجب حنبلی نے لکھا ہے کہ جو شخص ترک نماز پر

اصرار کرے بعض فقہار کے نزدیک اوسکی جورو بائن ہو جاتی ہی یا اوسکی جورو ترک نماز
پر اصرار کرتی ہے تو وہ نکاح فسخ ہو جاتا ہو۔ یہہ حکم میرے نزدیک تغلیظاً ہے
یا اوس مذہب کی بنا پر ہی جن کے نزدیک نماز کا تارک کافر ہے واللہ اعلم
غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی
کو مقبرے مین مسلمانون کی نہ گاڑو اور بعضونکی رای ہے کہ
مسلمانون کو بے نمازی کی جنازے پر نماز بھی مت پڑھو
مفید پڑی ورنہ ترحم کر کے پڑھنا چاہیے خاتمہ کا علم خدا کو ہے مقامات
کوئی ایسا مقام نہین ہی کہ اوس مقام تک پہونچنے سے نماز ساقط ہو جائے
مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ اپنی مکتوبات صد
غلط گاہ سالکان ہی فرماتے ہین مثلاً پنج وقت نماز
کہ اگر این مسمار پیوستہ باو نبود از کمال باز افتد چنانکہ
آگے جاکر فرماتے ہین کہ اگر آن نبود ہیچ کمال سود ندارد
بیند گوید آن کمال کجا شد گویند مسمار نداشت از ہیچ
چنانکہ ابلیس آن ہمہ کمالات بایک نافرمانی سود نداشت۔
ارشاد فرماتے ہین کہ نادان لوگ یہ نہین جانتے ہین کہ اگر
کوئی اسرار الٰہی نہین ہوتا اور تمام کمالات اخروی کی
ہوتی تو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کیون اسقدر نماز
اور اگر یہہ نماز مخصوص تھا ہے حضرت کے ہوتی تو تمام برکتون کی
فرض کیجاتی بخلاف روزہ وصال کے مخصوصات حضرت

سب اولیا کرام کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے عامل ہو گزرے ہین بغیر اتباع شریعت
کے وصول الی اللہ دشوار ہے؎ مپندار سعدی کہ راہ صفا ٭ توان رفت جز
در پئے مصطفےٰ ٭ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ ٭
سید الطائفہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو وقت مرگ کے ایک آدمی وضو کرا رہا تھا خلال
داڑھی کا بھول گیا فوراً آپ نے اوسکا ہاتھہ پکڑکر اس سنت کو بجالایا۔ وضو کرانیوالے
نے کہا کہ ای بزرگ ایسی سنت کیلئے کیا ایسے وقت نازک مین بھی رخصت نہین ہے
کہا مین نے اس مرتبہ کمال کی سیر اسی اتباع سنت ہی کی بدولت کی ہے اسکو کیونکر
چھوڑ دون۔ دوسری نقل ہے کہ سید الطائفہ جنید رح کی نماز کیک وقت کی یا ایک ماہ کی
بسبب غلبہ سکر کے چھوٹ گئی تھی جب افاقہ ہوا تو پوری نماز کو اعادہ کیا اور بہت کچھہ
استغفار پڑھا اور اپنے اس حالت سے نادم ہوئے گو حالت سکر مین نماز کے مکلف نہین تھے تاہم
بسبب چھوٹنے نماز کے اس حالت غلبہ سکر کو محمود نہین جانتے تھے لیکن یہ امر اختیار
سے باہر تھا۔ ایک مقام مین مکتوبات صدی کے یہ بھی نقل لکھی ہوئی ہے کہ
ایک شخص کے ساتھہ شیطان ہوا جب وہ شخص گھر مین پہونچا اور نماز نہین پڑھی ایک
وقت دو وقت تو شیطان نے دیکھا کیا بعد مین رخصت ہوا اور کہا کہ ایسے بے نمازی
شخص کی صحبت تو میرے حق مین بھی زہر قاتل ہے۔ ایک تو مین خود ملعون ہون دوسرے
جسکی صحبت اختیار کی ہے اوسپر بھی ترک نماز سے شب و روز کی بھاری پھٹکار ہے تو میرا
ایسون کے ساتھہ ٹھہرنا سونے مین سہاگہ ہوگا فوراً اچل چنپت ہوا۔ ایک شخص نے
ایک اونٹ خرید کرکے گھر لایا حسب معمول اوسنے نماز نہین پڑھی چونکہ قبل سے بھی
نہین پڑھتا تھا۔ وہ اونٹ جب باہر چرنے کو گیا تو اثنائے راہ مین زبان حال سے

ایک بزرگ ولی اللہ کی جناب مین عرض کیا کہ مجھے ایسے کے گھر مین رہنے کا اتفاق
ہوا ہے کہ سب کے سب بے نمازی ہین شب و روز لعنت و پھٹکار کی بھرمار ہے
دعا کیجیے کہ اللہ تعالے کوئی دوسری جگہ مجھے عنایت کرے ۔ حضرت شہاب الدین
سہروردی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت معزورونکی نماز کے بارے مین غلطی
کرتی ہے یعنی وہ سمجھتی ہے کہ غرض نماز سے حضوری اور مراقبہ ہے اور یہہ امر نماز کے سوا
دوسری صورت سے بھی حاصل ہوسکتا ہے بنابرین وہ لوگ نماز کو ایک ضروری کن
اسلام کا نہین جانتے ہین اور دیگر احکامات اسلام کے بھی مخالفت مین رہتے ہین
اور حرام وحلال مین مبتلائی ہوئی حد سے تجاوز کرتے ہین ۔ مین پناہ مانگتا ہون اس
گمراہی سے ۔ اور ایک جماعت اہل قصور و فتور سے ایسی ہے کہ وہ ادا سے فرائض کا
کرکے انکار فضائل نوافل کا کرتی ہے اور تھوڑی لذت روحی جو وہ لوگ اپنے احوال
مین پاتے ہین اوسی سے نوافل کو مہمل تصور کرتے ہین اور اوسکی ادا مین دلی سرگرمی
ظاہر نہین فرماتے ہین اگرچہ یہہ گروہ گمراہی وضلالت سے بری ہے لیکن محل
قصور مین ہین اور جیسا کہ اعیان موجودات مین سے ہر ایک موجودات کی خاصیتین
الگ الگ ہین اوسیطرح نماز کے ہر رکن کی ہیئت مین خاصیتین علیحدہ ہین جو
کہ دوسرے مین نہین ہین ۔ بلکہ شیخ شہاب الدین علیہ الرحمۃ ترقی کرکے
ارشاد فرماتے ہین کہ نماز کے ہر ایک رکن مین اسرار و حکمت پوشیدہ ہے جو کہ
غیر مین نماز کے نہین ہے ۔ اہل معرفت و اہل وجدان بطریق ذوق کے اوسکو
دریافت کرتے ہین ۔ حضرت نصیر آبادی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے ۔ اتباع سنت
کی برکت سے اللہ کی معرفت حاصل ہوسکتی ہے ۔ اور فرائض عبادت کے بجالانے

تقرب ... ہوتا ہے۔ اور نوافل پر مداومت کرنے سے محبت خدا و رسول
کی ... پاسکتا ہے حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رح نے دربارہ
نماز اور دیگر احکام شرائع کے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح کو جو کچھ
فرمایا تھا وہ دلیل العارفین مین مصرح مذکور ہے اوسی سے یہ روایتین نقل
کیجاتی ہین۔ مجلس اول مین ہے کہ جسدن حضرت قطب الدین بختیار کاکی رح
شہر بغداد امام ابواللیث سمرقندی کی مسجد مین خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے
ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے اوسدن شیخ شہاب الدین محمد سہروردی اور شیخ داود
کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی رح شیخ تاج الدین محمد صفاہانی بھی ایک ہی جگہ حاضر
تھے۔ نماز کے بارے مین بات ہو رہی تھی۔ زبان مبارک سے فرمایا کہ آدمی بارگاہ
عزت سے قریب نہین ہوسکتا۔ مگر نماز مین کیونکہ یہی نماز مومن کی معراج ہے
جیسا کہ حدیث مین آیا ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (یعنی نماز مومن
کی معراج ہے) پس نماز ہی سے تمام مقامون مین نور حاصل ہوتا ہے اور نماز ہی
خدا ... سے ہے پھر فرمایا کہ نماز ایک بھید ہے کہ بندہ اپنے پروردگار سے
کہتا ہے اور ... مین نزدیکی اوسکو حاصل ہوسکتی ہے جو کہ لائق کہنے راز کے
ہے ... مین بھی یہی مضمون حدیث مین آیا ہے اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ
رَبَّہٗ ... سے راز کہتا ہے) خواجہ بزرگ ... فرماکر
... علیہ الرحمۃ کا تذکرہ ... نے ختم کلام ... پھر نماز
... خواجہ ... سمرقندی ... تھے امام
... اور ترتیب مین ایک

چھت پر کھڑا ہو کر بآواز بلند یہ ندا کرتا ہی کہ آدمیو اور پریو سنو اور معلوم کرو کہ
جو شخص خدا عزوجل کا فرض نہین ادا کرتا ہی خدا کی پناہ و حمایت سے باہر نکل جاتا ہے
اور دوسرا فرشتہ حظیرۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چھت پر کھڑا ہو کر یہہ
ندا کرتا ہی کہ آدمیو سنو اور معلوم کرو کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتین
نہ ادا کرے اور اون سے تجاوز کرے وہ شفاعت سے محروم رہیگا۔ پھر خواجہ بزرگ
معین الدین چشتی رح نے فرمایا کہ ایک روز ہم اور خواجہ اجل شیرازی یکجا تھے اور نماز
مغرب کا وقت آگیا خواجہ رح تازہ وضو کرتے وقت اونگلیون مین خلال کرنا بھول گئے
ہاتف غیبی نے آواز دی اور اونکے کان مین کہا کہ اے اجل ہمارے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دعوے کرتے ہو اور اوسکی سنت کو ترک کرتے ہو خواجہ اجل
رح نے عہد کیا کہ اب سے تا مرگ سنتون کو بجا لانے مین حتی الوسع غفلت نہین کرونگا
خواجہ بزرگ رح نے فرمایا کہ عارف کو ہر وقت ولولہ عشق کا ہوتا ہی اور ہمیشہ خدا کی
قدرت اور اوسکی خلاقی پر متحیر رہتا ہے۔ اگر کھڑا ہے تو وہم دوست کا ہی۔ اگر بیٹھا ہے
تو ذکر دوست کا ہی اگر سوتا ہی تو خیال دوست مین خواب دیکھتا ہی اور جاگتا ہی تو دوست
کے حجاب عظمت کی آس پاس گھومتا ہی۔ اسکے بعد فرمایا کہ اہل عشق صبح کی نماز ادا کرکے
اوسی جگہ جای نماز پر ٹھہرے رہتے ہین جب تک آفتاب نہ نکلے۔ اس سے مقصد اونکا
یہہ ہی کہ دوست کی نظر مین یہ نماز مقبول ہوا اور انوار تجلی کے اوسپر [illegible]
باندھے رہین۔ پھر خواجہ بزرگ رح نے نماز اشراق کی تاکید مین یہ قصہ ارشاد فرمایا
کہ امام المتقی ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فقہ اکبر مین ہی کہ ایک شخص کفن چور تھا
جسنے چالیس برس عمر بسر کی مرنے کے بعد لوگون نے خواب مین اوسکو بہشت مین

دیکھا متحیر ہوکر لوگون نے پوچھا کہ تو کس عمل کی بدولت بہشت مین داخل ہوا جواب دیا کہ مین صبح کی نماز کے بعد جا نماز پر تا طلوع آفتاب کے بیٹھا رہتا تھا اور اشراق کی نماز پڑھکر اپنے کام مین مشغول ہوتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اسی کام کی برکت سے مجھے بخشدیا۔ **سبع سنابل** مین ہی کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہی کہ جو شخص سستی کریگا آداب شریعت مین وہ حرمان سنت کے عذاب مین مبتلا کیا جائیگا اور جو سنت کی ادا مین غفلت کریگا وہ حرمان فرائض کے عذاب مین گرفتار ہوگا۔ اور جو شخص فرائض کی بجا آوری مین مداہنت کو راہ دیگا وہ نور معرفت کے فیضان سے بالکلیہ محروم رکھا جائیگا ؎ شرم نداری کہ گنہ می کنی ٭ نامۂ خود را چہ سیہ می کنی ٭ سگ نکند در صف بیگانگان ٭ انچہ تو در حضرت شہ میکنی۔ حضرت **عبد القدوس** گنگوہی حنفی رح نے مکتوبات قدوسیہ کی ۲۳ مکتوب مین ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھنے کے بارے مین اور تمام تر خضوع و خشوع کی نسبت تاکید سخت کی ہی اور فرمایا ہے کہ قیامت مین اعمال سے پرسش ہوگی نہ کہ علم سے کسی کا علم و نسب عمل کے بدلے کام نہین آسکے گا۔ اور نماز ہی سے حقیقت کی راہ منکشف ہوتی ہے ؎ نماز رفع نماید حجاب چہرۂ یار ٭ نماز برقع کشاید ازان مہ رخسار ٭

محمد بن الفضیل رح نے فرمایا ہے کہ بدبختی کی علامت تین چیز ہے۔ ایک وہ علم کہ جسپر عمل نہین کیا گیا۔ دوسری چیز وہ عمل ہے کہ جسکے کرنے مین اللہ کی رضامندی نہین ڈھونڈھی گئی۔ تیسری چیز صحبت ہی کہ جو نفاق سے مملو ہوا ور کدورت سے بھری ہے۔ خواجہ بزرگ **معین الدین** چشتی رح نے نماز مین تعدیل ارکان یعنی ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے چنانچہ **دلیل العارفین** مین خواجہ

قطب الدین بختیار کاکی رح کہے ہی کہ معین الدین چشتی رح نے فرمایا ہی کہ ایک روز خواجہ عثمان ہارونی رض کی زبان سے یہ بات صادر ہوئی کہ قیامت کے دن کیا انبیاء کیا اولیا جو شخص حساب وکتاب سے نماز کے پاک نکلا وہ خلاص ہوا اور جو اپنی نماز کے حساب وکتاب مین کھوٹا نکلا وہ زبانیہ کے ہاتھہ مین پڑا اور دوزخ مین گیا۔

خواجہ عثمان ہارونی رض نے فرمایا ہے کہ ہم ایک شہر مین تھے جسکا نام یاد نہین ہے۔ قریب شام کے ہے اوس شہر کے آس پاس ایک غار تھا اوس مین ایک بزرگ مصلے بچھائے ہوئے بیٹھے تھے اور سامنے اونکے دو شیر بھی حاضر تھے شیخ اوحد محمد الواحد عزیزی رح اونکا نام تھا کہ اونکے بدن مین سوا چمڑے کے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ شیر کے ڈر سے ہم اونکے نزدیک جانے سے ڈرتے تھے اتفاقاً فارغ نماز سے ہوکر میری طرف دیکھا اور بولایا کہا آؤ مت ڈرو۔ بعد اوسکے اللہ کا خوف دل مین رکھنے کی نسبت بہت دیر تک نصیحت فرماتے رہے اور ارشاد کیا کہ جو شخص خدا سے ڈرا اوس سے سب ڈرتے ہین شیر کی کیا حقیقت ہی اوسکے بعد اس غار مین چند سال سے رہنے کے بارے مین بیان کرنے لگے کہ مین ڈر سے ایک چیز کے تیس سال سے رو رہا ہون اور چند سال سے اس غار مین عزلت گزین ہون۔ مین نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہی جسکے ڈر نے آپ کو اس حالت تک پہونچایا ہی۔ فرمایا نماز ہے کہ نماز ادا کرتا ہون اور روتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ خدایا نماز کے شرایط اور اوسکی خشوع وخضوع کو مجھہ سے ادا کروا دے کاش اگر شرایط نماز کے فوت ہوی اور وہ نماز اولٹکر مجھہ پر ڈالی گئی تو مین گیا گزرا۔ سو مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اگر تم نماز کو باشرائط وخشوع وخضوع کر چکے تو البتہ ایک کام تم سے ہوا۔ نجات کی امید ہی ورنہ عمر برباد

گناہ لازم۔ ایک مقام مین لکھا ہی کہ خواجہ بزرگ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کی صحبت مین چھہ درویش کامل سمرقند سے آئے تھے۔ آپ نے وعظ فرمایا کہ بیس ہزار
افسوس ہی اوس مسلمان پر جو نماز کو بے وقت پڑھتے ہین۔ اور اپنے مولا کی تقصیر کرنے
مین گرفتار رہین۔ فرمایا کہ مین ایک شہر مین تھا وہان کے مسلمان وقت نماز سے پہلے
تہیہ نماز کا کرتے تھے۔ یہ نیک خصلت اونکی بطور رخو و رسم کی ہو گئی تھی۔ مین نے سبب
پوچھا لوگون نے کہا کہ وقت آنے کے بعد فوراً نماز ادا کر چکین۔ اور جب پہلے سے تہیہ
وسامان نہین کرینگے تو بروقت نماز ادا نہین کر سکتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہی کہ توبہ مین قبل مرنے کے جلدی کرو اور نماز مین قبل گزرنے وقت کے جلدی کرو
عجلوا بالتوبۃ قبل الموت وعجلوا بالصلوۃ قبل الفوت۔
انیس الارواح مین خواجہ معین الدین چشتی خواجہ بزرگ رح نے لکھا ہی کہ ایک روز
حضرت شبلی رح اور حضرت بابا لطائف جنید رح ایک جگہہ صحرا مین نماز پڑھنے کا تہیہ کر رہے تھے
اتنے مین ایک بزرگ بوجھا سر پر لئے ہوئے تشریف لائے ان دونون حضرات نے اون کو
بابرکت شخص سمجھکر امام اپنا بنایا۔ نماز مین اسقدر تعدیل ارکان کرتے تھے کہ یہ حضرات
جو خود ولی کامل تھے گھبرا گئے اور بعد نماز کے باادب ہوکر پوچھا کہ رکوع و سجدہ وغیرہ
مین حضور کس قدر تسبیح پڑھتے ہین جو اتنی دیری ہوتی ہے فرمایا مین زیادہ تسبیح نہین پڑھتا
لیکن ہر تسبیح کے بعد جب تک مین اللہ پاک کی جانب سے لبیک یا عبدی کی
آواز نہین سنتا ہون اوسوقت تک متوقف رہتا ہون۔ اسیواسطے دیری ہوتی ہے۔
عوارف المعارف مین شیخ شہاب الدین سہروردی رح کہے ہے کہ نماز ایماں والون
کے لئے معراج ہی یعنی معراج کو بہت مشابہت ہی نماز کے ساتھ۔ یا یون کہئے کہ نماز

بہت اشبہ ہی معراج کے ساتھہ - ساتوں رکن نماز کے یعنی دو قعود اور دو سجود دو قیام ایک رکوع بمنزلہ طبقات سموات یعنی آسمان کے ہین - نمازی نے جب نماز مین ساتون رکن مذکور کو ادا کیا تو گویا طبقات سموات کو طے کیا - قعدہ اخیرہ اگرچہ سیر کی انتہاء کا مقام ہے لیکن اوس مین تشہد کا ہونا چلتے وقت کی رخصت تقرب کو بتلاتا ہی - اول تشہد مین (التحیات) گویا ابتدائی سلام وتحیت ہی مصلی کیجانب سے حضرت رب العزت اور دیگر بندگان صالحین پر جوکہ جناب قدس مین رہتے ہین - اور باری تعالےٰ کے زیر عرش بسر کرتے ہین - آور نماز کے معراج کہلانے کی بھی ایک وجہ ہی - معراج کی رات مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غایت شفقت و مہربانی سے چاہا کہ ہم کوئی ہدیہ امت کیلئے یہان سے لیتے جاتے تاکہ میرے اس سفر مبارک کی برکات سے اونکو بھی فائدہ پہونچتا - نماز چونکہ باعتبار تقرب مقامات اور شابہت ارکان کے معراج سے بہت مشابہ تھی - اس لئے اسی نماز کو جناب باری عز اسمہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیۃً دیا کہ اپنی امت کو دو معراج جسمانی آسمان پر جیسی تمکو ہوی ایسی معراج تمھاری امت مین کسیکو ہونے کی نہین - باقی تقرب وحضوری جو معراج مین تمکو حاصل ہوئی ہے وہ تقرب وحضوری تمھاری امت کو اپنے اپنے درجے کے موافق اسی نماز سے حاصل ہوگی -

مخدوم الملک علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب (خوانِ پُر نعمت) مین اس رباعی کو لایا ہے - درکوی خرابات کسے راکہ نیاز ست ٭ ہشیاری و مستی ہمہ در عین نماز ست ٭ این جا نپذیرند نماز و ورع و زہد ٭ انچہ از تو پذیرند درین کوے نیاز ہست ٭ نماز کو عربی مین صلوۃ کہتے ہین لفظ صلوۃ کا نکلا ہوا (صلی) سے اور صلی کے معنی آگ مین جلانیکے ہین

نمازی عین نماز کی حالت مین کثرت تجلیات انوار اور غایت خشوع وخضوع ۔ حرقت
ذوبان کے سبب سے گویا آگ مین ہی ۔ بعضون نے کہا ہی کہ لفظ صلوٰۃ کا
نکلا ہو (صلہ) سے اور صلہ کے معنی ملنے کے ہین ۔ نمازی عین نماز کیحالت مین
غلبہ نور شہود اور بہ سبب تلاش رسوم وجود کے خلق سے منفصل اور خدا تعالے
سے متصل ہے ۔ نماز فرض کے انوارات وبرکات کا کیا ذکر ہے سنت ونفل مین
جب اسقدر ثواب ہو کہ جسکی انتہا نہین ہو من صلی الصبح فی جماعۃ ثم قعد
یذکر اللہ حتی یطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ و عمرۃ
قال صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ جو نماز صبح کی جماعت مین پڑھکر
یاد مین اللہ کی بیٹھ جاوے یہان تک کہ آفتاب طلوع ہو جاے بعد اوسکے دو رکعت
نماز ادا کرے اوسکے لئے پورے حج وعمرے کا ثواب ہو۔ صوفی کامل حضرات بسبب
غایت خلوص اور نہایت خشوع کے باعتبار ادا کے سنت وفرض کو برابر جانتے ہین
اگرچہ دونون باعتبار مراتب شرعیہ کے متفاوت ہین ۔ فرض کا قصداً تارک کافر ہے
اور سنت کا قصداً ترک کرنیوالا فاسق ہی لیکن حضرات صوفیہ کرام رح اور علمار خاشعین
محض براہ محبت واطاعت حکم رسول کے سنت فرض دونون کی ادا کا اہتمام بلیغ
برابر رکھتے ہین ۔ عوارف المعارف مین ہی کہ نماز کے ادا کرنیکی ہیئت جمیع
ملائکہ کی عبادت کی ہیئت کو شامل ہی ۔ بعضے فرشتے ہمیشہ رکوع مین ہین اور بعضے
سجود مین ۔ بعضے قیام مین ہین تو بعضے قعود مین ۔ بعضے دعا مین مشغول ہین تو
بعضے استغفار مین مصروف ۔ کسی کو تسبیح کا وظیفہ بتلایا گیا ہی تو کسیکو تحمید کا ورد
سکھایا گیا ہی ۔ کسی کو درود پڑھنے سے کام ہے تو کسیکو تحیت وسلام ہی پہونچانے

سے مطلب ہی تو ایک نماز پڑھنے سے نمازی کو ساری عبادتون کا ثواب ملتا ہے۔
کیونکہ سارے فرشتون کی عبادت کو نماز اپنی اس ہیئت موزون وصورت مقبول
کے ساتھ شامل ہی۔ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ نہین قرب حاصل کرتا میری طرف
بندہ میرا مثل ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا ہے مین نے اوسپر۔ اور ہمیشہ
تقرب کرتا ہی مجھ سے بندہ میرا ساتھ نوافل کے یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے
لگتا ہون تو ہوجاتا ہون کان اوسکا جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ اوسکی
جس سے وہ دیکھتا ہی اور ہاتھ اوسکا جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن اوسکا
جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو اوسکو دیتا ہون۔ اگر چاہتا
ہے تو پناہ دیتا ہون۔ پھر جب نماز اتنے تقرب وکمالات کی حدتک پہونچا نیوالی ہے
تو اسکا تارک اور اسکے ترک پر اصرار کرنیوالا اور اس نماز کو قدر وعزت کی نگاہ سے نہین دیکھنے والا
ولی اللہ عارف باللہ کیونکر ہوسکتا ہی نماز کا تارک بعضونکے نزدیک جب سرے سے مومن ہی نہین تو ولایت
خاص تو فضل ہی ایمان پرسے کچھ اور مرتبہ ہی نہ فہمید پر کہ سمجھے ہین جسکو یار وہ اللہ ہی نہین
حدیث مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز شروع فرماتے تھے
تو کمال استغراق انوار وتجلیات کی جہت سے سینہ مبارک آپ کا مثل ہانڈی کے کتا تھا
اور وفور شوق مین جوش کرتا تھا۔ جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا
نماز مین خشوع وخضوع مشہور ہے۔ سچ ہے جو خدا سے ڈرا اوس سے سب ڈرتے
ہین نماز پڑھنے کے وقت چھت سے سانپ گرا سب لوگ سانپ کے ڈر سے اٹھ بھاگ
گئے اور سانپ خود ان سے ڈرا کہ منہ لیکے رہ گیا کاٹ نہ سکا ع ہیبت این مرد
صاحب دلق نیست ٭ ہیبت حق است این از خلق نیست ٭

یحییٰ بن معاذ رازی رحؒ طبقۂ اولیٰ سے ہین اون سے کسی نے کہا کہ ایک قوم
کہتی ہے کہ ہین پہونچی ہوئی ہون میرے لیے چھوڑنا نماز کا ضرر نہین ہے فرمایا
کہ ٹھیک پہونچی ہوئی ہے لیکن دوزخ مین۔ خدا تک ایسون کی رسائی کہان
ہوسکتی ہے۔ آپ کا قول ہے کہ محبت اوسکی سچی ہے جو محبوب کے کہے بموجب
عمل کرے۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص اللہ کی عبادت کے وقت اللہ سے شرمائے
اللہ تعالےٰ بھی عذاب معصیت کے وقت اوس سے شرم کریگا۔ بندے کی حیا
ندامت مین ہے اور اللہ پاک کی حیا کرامت مین ہے۔ یعنی بندہ جب گناہ پر نادم ہوتا ہے
تو خدا کو بخشنا ہی پڑتا ہے+۔ حضرت **عبد اللہ بن زبیر** رضؓ کے خشوع کا قصہ یون
ہے کہ آپ کے کسی عضو مین زخم ہوا تھا جسکے علاج مین اوسکو کاٹ ڈالنے
کے لیے حکما فرماتے تھے۔ نماز مین جب آپ مشغول ہوئے وہ عضو کاٹ لیا گیا۔
اونکے فرشتے کو بھی خبر نہین ہوئی۔ کیسی معیت و محویت اور کیسا استغراق تھا
سبحان اللہ وبحمدہ ؎ جذبۂ وصل بحدیست میان من وتو ؛ کہ رقیب آمد و پرسید
نشان من وتو۔ **تذکرۃ الاولیاء** مین منقول ہے کہ **حسین بن منصور حلاج**
رح جسکی نسبت اولیاء کرام کے مختلف اقوال ہین حضرت جنید رح و نظام الدین اولیاء
رح و علامہ ابن تیمیہ رح اور اکثر اصحاب ظواہر ان کی ولایت کا انکار کرتے ہین اور
ابن عطا۔ عبد اللہ خفیف۔ شبلی۔ ابو القاسم نصیر آبادی و جملہ متاخرین رحمہم اللہ
اقرار کرتے ہین۔ الغرض حضرت منصور رح بھی بڑے نمازی تھے رات و دن مین چار سو
رکعت نفل پڑھتے تھے کسی نے کہا اسقدر نوافل کے ساتھ مجاہدہ کیون فرماتے ہین
درانحالیکہ آپ ایک بڑے مرتبہ کے شخص ہین فرمایا محبت کی راہ مین عبادت کہنے سے

+ ف: [illegible]

مشقت و تکلیف نزدیک نہین آتی ہے - دوستان خدا اوسکی صفات مین فانی ہین نہ رنج اون مین اثر کرتا ہے نہ راحت ؎ مرے جوت کی عاشق ہاین کبھوکرتے مسیح و خضر بھی نیکی آرزو کرتے ان سب بیانات سے واضح ہوگیا کہ ترک کرنا نماز کا اور چھوڑنے پر نماز کے اصرار کرنا شان سے اولیاء اللہ کے نہین ہی- کیونکہ ولایت خاصہ نام ہے اللہ پاک کی ذات کی ساتھ تقرب و معیت حاصل کرنیکا اور اللہ بندون کے ساتھ اوسی وقت تک ہی جب تک بندہ پابند نماز کا ہے - اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ بندے نے نماز چھوڑی اللہ کا ذمہ بھی اوس سے اوٹھہ گیا پھر جس سے ذمہ خدا کا اوٹھہ گیا وہ خدا کا دوست کیونکر ہوسکتا ہے - سمجھ بوجھ والے حضرات جو بلا عذر شرعی نماز چھوڑنے والے کو ولی اللہ کہتے ہین اور اون کے حق مین ولایت خاصہ کا دعوے کرتے ہین وہ گویا قرآن کے ساتھ استہزاء اور خدا و رسول کی جناب مین سخت بے ادبی فرماتے ہین ایسون کو خدا کے بطش شدید سے ڈرنا چاہیے - اور خدا کے غضب و غصہ کا (جبتک ایسے خیال سے توبہ نکرین) منتظر رہنا چاہیے ؎ گزری فلک کے پار گئی لامکان تلک اوتہر آہ بے ادبی اب کہان تلک -

ہمیشہ شراب پینے والے یا شراب کو طریقت کے رو سے حلال جاننے والے کے ولی اللہ نہین ہونے کا بیان

اور منجملہ کبائر کے نشہ پینا ہی - حدیث مین ام الخبر کو مثل بت پرست کی ٹھہرایا ہے اور دونون کا انجام وہی نار بتلایا ہی - ابو ہریرہ کا مرفوع لفظ ہی کہ نہین زنا کرتا ہے زانی جسوقت وہ زنا کرتا ہے حال یہ کہ وہ مومن ہو اور نہین چوری کرتا ہی چور چوری کرنیوالا حال آنکہ وہ مومن ہو اور نہین شراب پیتا ہی شراب پینے والا جسوقت وہ اوسکو

پیتا ہی حال ہہ کہ وہ مومن ہی روایت کیا ہی اسکو ابوداؤد ترمذی نسائی بخاری ومسلم نے ایک روایت مین ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت بھیجی اللہ پاک نے شراب پینے والے ڈھالنے والے بیچنے والے بنانیوالے اوٹھانیوالے اوٹھوانے والے وغیرہم پر روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ۔ ابوہریرہ کا مرفوع لفظ ہے کہ حرام کیا اللہ تعالے نے شراب اور ثمن کو اوسکے اور حرام کیا مردے کو اور ثمن کو اوسکے اور حرام کیا خنزیر اور ثمن کو اوسکے ۔ اور ایک روایت ابوھریرہ رض سے ہی کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے زنا کیا اور پھی شراب پیتا ہی نکالتا ہی اللہ قلب سے اوسکے ایمان کو جیسا انسان قمیص کو سر سے نکالتا ہی روایت کیا ہی اسکو حاکم نے ۔ دوسری روایت مین ہی کہ جو اللہ اور دن آخرت پر یقین رکھتا ہے اوسکی شان نہین کہ شراب نوش کرے اور جو اللہ اور دن آخرت پر یقین کرتا ہے اوسکی شان نہین ہی کہ جہان شراب لوگ پیتے ہین وہان جاوے ۔ روایت کیا ہی اسکو طبرانی نے ۔ ایک روایت مین ابن ماجہ کے ہے کہ بچو تم لوگ شراب پینے سی کیونکہ یہ پیدا کرتی ہے گناہ کو جیسا کہ اسکا شجر پیدا کرتا ہی شجر کو ۔ ابن عمر رض کا مرفوع لفظ ہی کل چیز نشہ لانیوالی خمر ہے اور کل مسکر حرام ہی اور جو دنیا مین خمر کا استعمال کرتے ہین اور اسکی مداومت فرماتے ہین وہ اس سے آخرت مین محروم رہینگے ۔ روایت کیا ہی بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی نے ۔ اور بیہقی مین ہی وہ آخرت مین اس نعمت سے محروم رہیگا یعنی بہشت مین نہین جاویگا ۔ ابوموسی اشعری کا مرفوع لفظ ہی کہ تین شخص جنت مین داخل نہین ہونگے ہمیشہ شراب پینے والا اور ناتے سے بدسلوکی کرنیوالا اور سحر کی تصدیق کرنیوالا ۔ اور جو دائم الخمر مرجائے گا

تو پلاویگا اللہ اوسکو نہر غوطہ سے۔ کہا گیا کیا ہے نہر غوطہ فرمایا کہ نہر غوطہ ایک نہر ہے جو زانی عورت کے فرج سے جاری ہو گی اور ایذا دے گی دوزخیونکو بدبوئی فرج کی اوسکے روایت کیا ہی احمد نے اور ابن حبان نے صحیح مین اپنے اور صحیح کہا ہی حاکم اور ابو یعلے نے۔ چار شخص ہین کہ نہین داخل کریگا اون لوگون کو اللہ جنت مین اور انعامات جنت کے اونکو نصیب نہین ہونگے ہمیشہ شراب پینے والا سود خوار یتیم کا مال کھانیوالا بے ظلم۔ عاق کیا ہوا والدین کا۔ روایت کیا ہے حاکم نے اور صحیح الاسناد کہا ہے۔ ابن عباس کا مرفوع لفظ ہی کہ مدمن الخمر یعنی ہمیشہ نشہ پینے والے اگر مریگا تو ملاقی ہوگا خدا سے مثل بت پرست کے روایت کیا ہی احمد نے اور ابن حبان نے صحیح مین۔ ابو موسی اشعری فرماتے ہین کہ ہم بت پرست اور شارب الخمر کے درمیان کچھ فرق نہین پاتے ہین۔ عبداللہ بن عمر کا مرفوع لفظ ہی کہ تین شخص پر اللہ نے حرام کیا ہے جنت کو۔ مدمن الخمر اور عاق شدہ والدین اور دیوث دیوث وہ ہی جو اپنی عورت کو غیر محرم مرد کے سامنے کرنے مین مبالات نہین کرے مضائقہ نہین سمجھے۔ اور اپنے اہل کی برائی کا اقرار کرے اور رضا ظاہر کرے۔ روایت کیا ہی نسائی۔ بزاز۔ حاکم۔ احمد نے اور صحیح کہا ہی۔ حذیفہ کا مرفوع لفظ ہی کہ نشہ اکٹھا کرنیوالا ہی گناہ کا اور عورتین ڈوری ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی ہر برائی کی جڑ ہے۔ ذکر کیا ہی رزین نے۔ مغیرہ بن شعبہ کا مرفوع لفظ ہی کہ جس نے بیچا شراب کو اوسنے بیچا سور کے گوشت کو روایت کیا ہی ابو داؤد نے۔ خطابی نے کہا ہی کہ یہہ تاکید حرمت کی ہے اور تغلیظ ہی اس مین۔ جس نے پکا ر دی بیع خمر کی اوسنے حلال کیا خنزیر کو کیونکہ حرمت مین دونون برابر ہین۔ پھر جب کھانا خنزیر کا حرام ہوا تو شراب

کی بکری کا کھانا بھی حرام ہوا۔ جابر بن عبد اللہ کا مرفوع لفظ ہی کہ تین شخص ہین کہ نہین قبول کرتا ہے اللہ اوسکی نماز اور نہین چڑھتی ہی اونکی اوپر کو نیکی۔ غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ اپنے مولے سے جا ملے۔ اور اوسکے ہاتھ مین ہاتھ ڈال دے۔ اور عورت کہ جس کا مرد اوسپر غصہ ہو یہانتک کہ راضی ہو جاوے۔ اور نشہ پینے والا یہان تک کہ ہوش مین آوے۔ ابی درداء کا مرفوع لفظ ہی کہ مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ مت شرک کر اگرچہ جلا دیا جاوے اور پھانسی دیدیا جاوے اور نہ نماز کو ترک قصداً کر جس نے نماز کو قصداً ترک کیا اوس سے اللہ کا ذمہ اوتر گیا۔ اور مت شراب پی تحقیق کہ شراب پینا ہر برائیون کی کنجی ہے علی بن ابی طالب سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت یہ پندرہ خصلت کرنے لگے گی اوسوقت اونپر بلا آنی حلال ہو جاویگی جب مرد بی بی کا تابعدار رہنے گا۔ اور مان کی نافرمانی لوگ شروع کرین۔ دوست کی ساتھ احسان کرنے لگین۔ باپ کے ساتھ ظلم کرین۔ مسجد مین لوگ بشور و غل دنیا کی گپ کرین۔ اور جب سرداری قوم کی رذیلونکو مفوض ہوئے۔ اور بزرگ قوم کا اوسکے شر سے خائف ہو۔ اور شراب پینے کی اشاعت ہو۔ اور مرد ریشمی کپڑے حلال سمجھے اگلے لوگون پر پچھلے لوگ لعنت بھیجین۔ اور جب زکوٰۃ کو لوگ باج سمجھین اور ظلم شمار کرین۔ اور امانت مین خیانت کرنے لگین وغیرہ وغیرہ تب منتظر رہو اس امر کے کہ یا تو ہوا سرخ آویگی یا لوگ زمین مین دھسنا شروع ہو جائین گے یا اونکی صورتین مسخ ہوتی جاوینگی۔ اور یہ حکم سب نشہ والی چیز کے استعمال مین ہی۔ قرآن مین ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ

خمر مین سب نشہ والی چیز داخل ہے۔ کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل نشہ والی چیز خمر ہے اور کل نشہ والی چیز حرام ہے۔ شراب تاری گانجہ بھنگ وغیرہ وغیرہ کا یہی حکم ہے۔ اور ابو داؤد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مفتر اشیاء بھی حرام ہین لیکن فرق یہ ہے کہ نشہ والی چیز مین قلیل و کثیر دونون حرام ہے۔ ما اسکر قلیله فکثیره حرام اور مفتر اشیا مین یہ حکم نہین ہے۔ سو جو بعض فقراء مدمن الخمر ہین وہ اور اونکے معتقد دونون فاسق ہین کیونکہ فاسق کو بحیثیت فسق کے اچھا جاننے والا بھی فاسق ہے اور شراب کو حلال جاننے والا کافر ہے حنفی مذہب اور کل مذہب کے روسے نشہ والی چیز کا حلال جاننے والا کافر ہے جو سرے سے مومن ہی نہین وہ ولی اللہ کیونکر ہوسکے گا۔ ؎ یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب

تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا +

لڑکے اور مجنون کی ولی اللہ نہین ہوسکنے کا بیان

جب مدار ولایت کا تقوی و خلوص و اتباع سید المرسلین پر ہوا اور بغیر عبادت اور تقرب حسنات اور ترک سیات کی ولی اللہ ہونا غیر ممکن ہے تو اس بنا پر اطفال اور مجنون کا ولی اللہ ہونا بھی از قبیل ممتنعات ہے کیونکہ تقرب عبادت اور سیئات کے مکلف نہین ہین۔ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا لیا گیا ہے قلم دیوانے سے یہانتک کہ ہوش مین آوے اور لڑکے سے یہان تک کہ احتلام کی حد تک پہونچے اور سونیوالے سے یہان تک کہ جاگ اوٹھے۔ روایت کیا ہے اس حدیث کو اہل سنن نے حضرت علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے اور اہل معرفت کے نزدیک بھی یہ حدیث صحیح و مستند ہے۔ ہان لیکن لڑکا تمیز والا اوسکی عبادت صحیح ہے اور اوسکو اجر دیا جاوے گا۔

اکثر علما کا یہی مذہب ہے۔ مگر دیوانے کے بارے مین علما کا اتفاق ہے کہ نہین درست
ہے ایمان اور کفر اوسکا وہ بالکل مرفوع القلم ہے۔ کوئی عبادت اوسکی صحیح نہین
بلکہ معاملات مین بھی اوسکا اعتبار نہین مثل تجارت وصناعت وغیرہ کے تب وہ
بزاز۔ عطار۔ نجار۔ نہین کہلا سکتا ہے کیونکہ ان امور کی اوسمین صلاحیت نہین ہے
اور احکامات بیع وشرا۔ نکاح وطلاق۔ اقرار شہادت وغیرہ مین اوسکی باتین لغو ہین
شارع کیجانب سے کوئی مواخذہ نہین ہے نہ ثواب کا وہ مستحق ہے نہ عذاب کا مستوجب
بخلاف لڑکے کے کہ بعض مقام پر شارع نے اوسکے قول کا اعتبار کیا ہے۔ پھر جب
مجنون سے تقرب الی اللہ فرائض ونوافل۔ تقوے وزہد معاملات وعبادات سب
چیز کی توقع ممتنع ہے تو ولی اللہ ہونا بھی اوسکا محال ہے۔ گو بعض مجنون ایسے پائے
جاتے ہین اور پائے گئے ہین کہ اگر وہ اشارہ کرین تو لوگ مرجائین۔ یا گر پڑین۔
یا مکاشفہ سے بعض بات بڑ مین ایسی بول جاتے ہین کہ وقوع مین آنیوالی ہو یا وقوع
مین آچکی ہو۔ تاہم صرف ان امور سے وہ ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہ سب
باتین مشرکین جادوگر۔ کاہن اہل کتاب۔ ہندو برہمہ۔ ترکش جوگیون مین بھی
پائی جاتی ہین۔ مجنون کے حالات صحت عبادات حسن معاملات شرائط ولایت کے
بالکل مخالف ہین۔ صرف بعض خرق عادات سے اونکے ولایت خاصہ پر استدلال
کرنا اور اس صحبت کو صحیح مان کرکے اونکو ولی اللہ کہنا بڑی بھاری گمراہی ہے۔ ایسے
ایسے ایک نہین ہزار خرق عادات اوس سے کیون نہون لیکن ولایت خاصہ ایسی چیز نہین
ہے کہ بغیر اتباع شریعت اور زہد وتقوے اور اخلاص وارادت کے ایسے تیسے کو ملجاوے
ع دشنام ہو کر وہ ترش بہ رو ہزار دہ ٭ یان وہ نشے نہین جنھین ترشی اوتار دے ٭٭

ہاں جو شخص کبھی دیوانہ ہو اور کبھی ہوش میں آئے پھر جب ہوش کے زمانے میں اللہ و رسول کے ساتھ ایمان لائے اور فرائض کو ادا کرے اور محارم سے بچے تو اوسکو حالت دیوانگی کا بھی اجر ملیگا اور دیوانگی کے قبل ہوش میں جو نیکیاں ہوئی تھیں اوسکا ثواب بھی پاویگا تو وہ بقدر اپنی عبادت و تقرب کے ولی اللہ ہے۔ اور جو بعد تقوے و ایمان کے مجنون ہوگیا ہو تو اوسکو اجر حالت دیوانگی کا ملیگا۔ وہ اس حالت میں مرفوع القلم ہے اوسکی گناہیں حالت جنون کی لکھی نہیں جائینگی وہ بھی بقدر تقوے کے ولی اللہ ہے۔ اور جو شخص اپنے کو مجنون ظاہر کرے اور ادائے فرائض میں مصروف نہیں ہو اور محارم سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھتا ہو بلکہ ارتکاب معاصی میں چست اور نافرمانی خدا و رسول میں چالاق ہو وہ ولی اللہ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ وہ مجنون نہیں بلکہ اپنے کو مجنون ظاہر کرکے غیر مکلف دنیا میں رکھا چاہتا ہے وہ بھاری منافق ہے اور جسکی عقل کبھی جنون سے غائب ہوجاتی ہے اور کبھی افاقہ بھی اوسکو نصیب ہوتا ہے مگر حال افاقہ میں بھی وہ ادائے فرائض اور اجتناب محارم کیطرف متوجہ نہیں ہوتا ہے بلکہ اعتقاد رکھتا ہے کہ ہمپر نماز اس حالت میں معاف ہے رسول صلعم کی پیروی کے ہم اسوقت میں مکلف نہیں ہیں یا کوئی شخص صحیح ہو مجنون نہیں ہو تاہم ادای صلوٰۃ و دیگر فرائض میں مشغول نہیں ہوتا ہے لیکن اعتقاد رکھتا ہے کہ امر ظاہری میں ہم مکلف شریعت کے ہیں حقیقت باطنیہ میں ہمکو شریعت کی پیروی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی اعتقاد کرے کہ اولیاؤں کے لئے انبیاؤں کے سوا دوسری راہ ہے۔ یا یہ عقیدہ رکھے کہ اولیاء اللہ کے تقرب مقامات اور وصول الی اللہ کے طریقے وسیع ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے

وصول الی اللہ کے طریقے تنگ ہین - یا یہہ اعتقاد رکھے کہ اولیاء اللہ رح خواص کی ہدایت کے لئے ہین - اور انبیاء اللہ علیہم السلام عوام کی ہدایت کے لئے تشریف لائے ہین تو ایسے لوگ اور اس اعتقاد والے اشخاص ہرگز ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین - ولایت خاصہ تقویٰ مین منحصر ہے جو متقی نہین وہ ولی اللہ نہین ہے خود بھی مذہب حقہ سے بالکل غافل ہے اور جو انکو ولی اللہ کہے وہ اوس سے بڑھکر غافل ہے ہکذا فی الفرقان (لابن تیمیہ رح) ؎ صوفی ہو کہ ہو مکش قائل مرے دونون ہین + پر مذہب و مشرب سے غافل مرے دونون ہین + لیکن بعض اولیاء کرام کو جو فرط جذبۂ شوق مین ہوش نہین رہتا ہے ؎ آمد خبرش آمد و من بعد خبر نماند مارا - اوس حالت سکر مین جو نمازین فوت ہوتی ہین اہل طریقت اوسکا اعادہ واجب جانتے ہین - اگرچہ اس جذب مین یہ لوگ معذور و مضطر ہین تاہم ایسے اولیاء اللہ جن پر جذب غالب ہے استقامت حال کے مرتبے سے گرے ہوئے ہین جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعلیٰ درجہ کے ولی ہین اور جذب نہین ہے -

اتباع شریعت کی نسبت اور باہم شریعت و طریقت کی بارے مین اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے اقوال و احوال +

تذکرۃ الاولیاء مین وارد ہے کہ ابو عبداللہ بن محمد فضل رح سے کسی نے سوال کیا کہ اہل معرفت کون شخص ہے فرمایا کہ جو کوشش و سعی بلیغ کرے اتباع شریعت مین اور رغبت تہ دل سے فرمائے حفظ مین اداب سنت کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم پیروی مین جان قربان کرے پھر آپ نے فرمایا کہ چار چیز کی محبت بندہ کو مرتبہ ولایت تک پہونچاتی ہے - ایک ہمیشہ ذکر کرنے کو دوست

رکھے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے ذکر سے کارہ نہو بلکہ اُنس عظیم اس سے رکھتا ہو تیسرے
سارے اون اشغال سے قطع تعلق کرے کہ جو شغل اللہ پاک کی یاد کے منافی ہون ؎
صاحبدلان کہ دل زدولاے تو یافتند ٭ دل آفریدہ بہر ثناے تو یافتند ٭ ٭
بشنو کلام حضرت آزاد از صنیا ٭ دل را براے یاد تو ایجاد کردہ اند ٭ ٭
چوتھے اللہ کی محبت سب کی محبت پر غالب ہو لڑکے بچے۔ بھائی باپ۔ دوست احباب
برادری کُنبے۔ بیوی لڑکے کسی کی محبت ومودت احکام شرائع کی بجا آوری مین حارج
ومانع نہو جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔ قل اِن اباؤکم وابناءکم واخوانکم و
ازواجکم وعشیرتکم الی قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ۔
تذکرۃ الاولیاء مین ہے کہ بشر حافی علیہ الرحمۃ نے حضرت رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بشر حافی سے
پوچھا کہ تمکو کچھ معلوم ہے کہ کون سی صفت کی برکت سے تم اقران وامثال مین
بلند درجہ ہوئے۔ کہا نہین فرمایا چونکہ تم میری شریعت کے متبع تھے اور صالحین
کی حرمت کرتے تھے اور بھائی بند کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے نوازتے تھے
اور میرے اصحاب واہل بیت کو ویسے دوست رکھتے تھے یہی سب باتین تمھارے
ابرار وصالحین کے مراتب تک پہونچنے کا باعث ہوئین۔ فریدالدین عطار علیہ
الرحمۃ نے تذکرۃ الاولیاء مین لکھا ہے کہ سید الطائفہ جنید ایسا شخص مقید کتاب
وسنت کا تھا کہ کوئی شخص اوسکے ظاہر وباطن کے ساتھہ سنت کے خلاف کوئی بات
ثابت نہ کر سکا اور کسی نے اونکی ذات مجمع صفات کو خلاف شریعت کی داغ سے عیب دار
نکیا۔ کسی مذہب کے پابند نہ تھے بطور خود اپنی جگہہ پر وہ امام ومجتہد تھے

ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی محبت کی نشانی اوسکی بندگی کرنی ہے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی ہے وبس۔
لطائف اشرفی کے صفحہ ۳۴ مین ہی حضرت قدوۃ الکبرامی فرمودند کہ ازین طائفہ خلاف روش نبوی وغیر مطابق مصطفوی پیش گرفت بمقصود نرسید۔
بیت خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ حضرت قدوۃ الکبرا میفرمودند کہ ولی باید کہ ناموزون نبود حضرت نور العین درخواستند کہ مراد از موزونی چیست فرمودند کہ مجموع افعال وحرکات او پسندیدہ وموزون بود بمیزان شریعت وطریقت کہ ہیچ امرے از امور خلاف شریعت مصطفویہ ومخالف روش صوفیہ وطائفہ علیہ نبود۔ اور لطائف اشرفی مین دوسری جگہ یہہ ارشاد فرماتے ہین۔
قدوۃ الکبرا می فرمودند کہ یکے از شرائط ولی آن ہست کہ تابع رسول علیہ السلام فی قولاً فعلاً واعتقاداً بود کما قال اللہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعو ودر طریق سپردن راہ متابعت ورفتن سبیل موافقت صلاقصور نیاید کہ التابع فی حکم المتبوع۔ عبد اللہ حبیق رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تذکرۃ الاولیار مین ہی کہ آپ اتباع سنت کے رکن تھے۔ مذہب سفیان بن سعید ثوری کا فقہ و معاملات مین رکھتے تھے مذاہب اربعہ کے پابند نہ تھے۔ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ بھی تقوے وورع مین آپ ہی اپنے مثل تھے۔ فقہ وحدیث مین ید طولے رکھتے تھے۔ سفیان بن سعید ثوری کے مذہب مین تھے۔ عبد اللہ بن مبارک کے پیر تھے۔ ابو تراب کے مرید بعضون نے کہا ہے کہ آپ خود صاحب مذہب تھے۔ جماعت کی جماعت اونکی مقلد تھی اور قصاریہ کے نام سے مشہور تھی۔ آپ کے

تقوی کی نقل لکھا ہے کہ ایک شب کو ایک دوست کے یہان پہونچے دوست اون کا
بیچارہ نزع مین تھا اوسی شب کو قضا کیا بعد مرنے دوست کے چراغ کو گل کردیا
لوگون نے اسکا سبب پوچھا - آپ نے فرمایا کہ اوسکی زندگی تک میرے دوست کا
مال تھا اب یتیمون کا مال ہے مجھکو لائق نہین ہے کہ یتیم کے مال مین دست اندازی کرون
ابوسلیمان دارائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ تحقیق گزرتا ہے میرے دل مین
ایک نکتہ نکتون سے قوم کے پس مین نہین قبول کرتا ہون جب تک دونون گواہ
کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے اوسکی تصدیق نہین کرلیتا ہون - اور کہا
ابوعثمان نیشاپوری رح نے جس نے امیر کیا سنت رسول اللہ کو اوپر نفس اپنے
کے فعلاً اور قولاً بولا ساتھ حکمت کے اور جس نے امیر بنایا بدعت وہوا کو اوپر
اپنے نفس کے قول یا فعل سے بولا ساتھ بدعت کے - **ابوحفص حدا** درح
طبقہ اولے کے اولیاؤن سے ہین وہ فرماتے تھے کہ جو شخص وقت افعال احوال
اقوال کے اپنے کو ہمیشہ میزان شریعت پر نہ تولتا رہے - اور ہمیشہ اپنے دلکو
متہم نہین کرے اوسکو مین مردان خدا مین سے نہین شمار کرتا ہون - **احمد مسروق** رح
ظاہر و باطن دونون مین کامل تھے اونکا قول ہے کہ درخت مین توبہ کے ندامت کا
پانی دو - اور درخت مین محبت کے موافقت کا - یعنی توبہ مین ندامت سے زیادہ
کام لو - اور اللہ و رسول کی محبت مین ترقی موافقت کرنے سے ہوتی ہے اون کے
افعال و اقوال کے ساتھ - **ابوالحسن** بارودیؒ قدماء مشائخ سے نیشاپور کے
ہین وہ فرماتے ہین کسی پر نور ایمان کا ظاہر نہین ہوسکتا ہے جب تک اتباع سنت
کی نفرماتے - اور اجتناب بدعت سے نہین کرے اور جہان دیکھو کہ نور ایمان کا نہین ہے

اور مجاہدہ ظاہری بہت ہو تو تحقیق کرکے جانو کہ وہ لوگ بدعات چھپے ہوئے مین ضرور مبتلا ہونگے۔ **احمد انطاکی** رح طبقۂ اولے سے ہین اون کا قول ہے کہ امام ہر عمل کا علم ہے اور علم محض اللہ کی عنایت سے حاصل ہوتا ہو اولیاء اللہ کے لئے علم کا ہونا ضرور ہے **محمد بن منصور** رح صوفی اور محدث تھے اون کا قول ہے کہ اولیاء اللہ کو اس سفر مین چار چیز کی ضرورت ہو۔ علم تحقیق کیلئے۔ ذکر موانست کے لئے۔ ورع موانعات اور ممنوعات سے بچنے کے لئے۔ یقین دل کے برانگیختہ کرنے کے لئے۔ **احمد بن ابی الجوزی** رح دمشقی طبقۂ اولے سے ہین جنید سید الطائفہ انکو ریحانۃ الشام کہتے تھے وہ ارشاد کرتے تھے کہ اللہ کی محبت اوسکی طاعت وعبادت سے محبت کرنیکا نام ہے۔ **سہیل تستری** رح کا قول ہو کہ یہ بدبختی کی علامت ہو کہ اللہ تجکو علم دے اور عمل کی توفیق نہ دے۔ یا عمل کی توفیق دے اور اخلاص عطا نفرمائے۔ **حضرت ابو سعید خراز** رح سری سقطی رح کے خلیفہ ہین طبقۂ ثانیہ سے ہین چار سو کتاب علم تصوف مین انکی تصنیف ہے۔ اون کا قول ہے کہ خدا یتعالے اولیاء کو عتاب ومواخذہ مین اسلئے ڈالتا ہو کہ اونلوگون نے خدا کو سب چیز چھوڑ چھاڑ کرکے ایسا پکڑا ہے کہ نہین چاہتے ہین کہ مجھکو سیوائے خدا کے کسی چیز کے ساتھہ راحت پہونچے۔ یعنی اولیاء اللہ مقرب زیادہ ہین اسلئے مواخذہ وعتاب بھی ان پر زیادہ ہو۔ شملہ بمقدار علم مثل مشہور ہو۔ **ابو الحسین** نوری رح خلیفہ سری سقطی کے ہین جنید علیہ الرحمۃ کا قول ہو کہ نوری کے مرجانے سے نصف علم تصوف کا بھی خاتمہ ہوگیا۔ آپ کا قول ہو کہ تصوف نہ علوم ہے کہ سیکھنے سے حاصل ہوجاتا ہو اور نہ رسوم ہو کہ مجاہدہ کرنے سے میسر ہوجاتا ہو بلکہ اخلاق و

صفات باری کی ساتھ اپنے کو متصف کرنیکا نام تصوف ہی اور اخلاق وصفات
باری تعالے اوس شراعیت سے تواتر لکھے ہین جسکو صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر
انبیار علیہم السلام نے لایا ہی نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر
پورا پورا عمل کرنے سے نام تصوف کا آتا ہی۔ سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ کا
کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے ساتھ چنگل مارنا مشہور امر ہے۔ آپ مذاہب
اربعہ کے مقلد نہ تھے مذہب ثوری کے پیرو تھے یا خود مجتہد تھے۔ ابو عثمان حیری
کا قول ہے کہ سعادت اس امر مین ہی کہ مطیع اور فرمانبردار خدا کا ہوا اوامر ونواہی مین
اوسکے۔ اور باانیہمہ ڈرتا ہو کہ مبادا مردود کیا جاؤن۔ سے اپنے بندے پر
جو کچھ چاہو سو پیدا کرو یہہ نہ آوے کبھی دل مین کہ آزاد کرو وے اور بدبخت
وہ ہی کہ گنہگار ہو اور باانیہمہ امیدوار مقبولیت کا ہو۔ رویم بن احمد بہت بڑے
مشائخ ہین اور خلیفہ حضرت جنید سید الطائفہ کے ہین مذاہب اربعہ کے مقلد نہ تھے
بلکہ داؤد اصفہانی کے مذہب کے پیرو تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ محبت کیا چیز ہے
فرمایا کہ ہر امر مین موافقت کرنا رضائے محبوب کے ساتھ۔ اگر مرجانے کہے تو
جان دینے پر طیار ہو جاوے۔ کسی کام کی بجاآوری کا حکم فرماوے تو ہمہ تن اوس
مین مصروف ہو جاوے۔ محب کو حکم بجالاتے مین کسی قسم کا اوسکے دل مین پیش
وپیش وتردد لاحق حال نہو جیسے احوال صحابہ کبار رضے اللہ عنہ کے صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اونکے ہی حکم پر مرتے تھے اور اونکی ہی ارشاد پر جیتے
تھے۔ ؎ ولو قلت لی مت مت سمعاً وطاعۃً ؛ وقلت لداعی الموت
اھلاً ومرحباً ؛ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر ونواہی کے خلاف

کرتے ہین وہ حضرت کے دوست کیسے ہین بلکہ دشمن ہین - ابو عبداللہ سنجری
یکی از مشائخ خراسان سے ہین اونکا قول ہو کہ علامت اولیائی تین چیز ہے - مرتبۂ اعلی
رکھتے ہوئے جو عاجزی کرے - قدرت رکھتے ہوئے زہد اختیار فرمائے - قوت رہتے
ہوئے انصاف کو دوست رکھے - لاطمع آپ اسقدر تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ میرے
پاس ایک دینار ہو میرا ارادہ ہو کہ تمکو دون فرمایا کہ اگر دیجئے گا تو آپ کے لیے
بہتر ہو اور نہین دیجئے گا تو میرے لئے بہتر ہے - محمد بن فضل رح دمشقی کا قول ہے
کمال معرفت کا اللہ کی ذات کے ساتھ یہ ہو کہ اوسکے اوامر کے بجالانے مین سخت
مجاہدہ کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا دل سے تابعدار ہو - ابو عبداللہ
حضرمی کی تذکرے مین لکھا ہو کہ آیت ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم
محسنون مین متقی سے ولی مراد ہو اور محسن سے صوفی کیطرف اشارہ ہے -
ابوالحسین وراق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کی دوستی خدا کی جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین ہو - ابوالعباس سیاری رح بڑے عالم اور
فقیہ و محدث تھے - ایک جماعت صوفیہ کے آپ سردار تھے وہ جماعت سیاریہ کرکے
مشہور تھی اونکا قول ہو کہ اصل توحید اسکو کہتے ہین کہ سیوائے خدا کے کسی غیر کا خطرہ
بھی قلب پر نگزرے - غیر کی پرستش اور غیر سے طلب حاجت کرنیکا کیا ذکر ہو رباعی

از حق جز حق مخواہ توحید این ست ؁ وز سایۂ خود گریز تفرید این ست ؁
ز آلایش جوہر و عرض دست بشو ؁ تجرید این ست شرح تجرید این ست +

ابو بکر ہمدانی فرماتے ہین کہ فقیری اور درویشی تین چیز کا نام ہے - طمع
نہین کرے اور لوگون کو اللہ کی راہ مین دینے سے منع نکرے - اور خود کچھ جمع نکرے

ابوبکر دینوری کا قول ہے کہ لقمہ حلال کے کھانے سے توفیق طاعت کی ہوتی ہے اور شبہہ کو لقمہ کھانے سے راہ حق کی پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور حرام لقمہ کھانے سے معصیت کیطرف دل رجوع ہو جاتا ہے۔ ابوالقاسم قشیری کا قول ہے کہ صوفی کی مثال سرسام کی ہے ابتدا مین ہذیان ہے آخر مین سکوت ہے۔ پھر جب یہ صفت طبیعت کے ساتھ مستقل ہو جاتی ہے تو وہ گونگا ہو جاتا ہے۔ ابوالحسن خرقانی رح کا قول ہے کہ صوفی مرقع وسجادہ سے نہین ہوتا ہے صوفی وہ ہے کہ گویا وہ نہین ہے۔ کمال ہضم نفس اور انکسار اور اپنے کو فانی سمجھنے کی جہت سے اپنے وجود کو وجود نہین سمجھتا یا تحت مین لاکے اپنے وجود کی بھی نفی کر لیتا ہے ؎ کمال شوق بتے آن بود کہ خود نہ بُوَد ؛ وگرنہ طالب ومطلوب درجہان ہمہ جاہت۔ ابوالعباس شقانی رح صوفیون مین ممتاز تھے اور علماء مین بھی باعتبار علم اصول و فروع وغیرہ کے امام گنے جاتے تھے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ شریعت مصطفویہ علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت وعظمت جسقدر ان کے دل مین تھی کسی صنف کے کسی شخص مین نہ تھی۔ حضرت محمد ختلی رح بڑے صاحب کرامت تھے لیکن تاہم رسوم صوفیہ خرقہ ولباس وغیرہ کے سخت مخالف تھے۔ آپ فرماتے ہین کہ دنیا ایک دن ہے اور ہم اوسمین روزہ دار ہین۔ شیخ الاسلام حافظ ابوعبداللہ اسمعیل بن ابی منصور محمد الانصاری الحنبلی الہروی رح صوفیون کے امام اور فقرا کے شیخ تھے وہ فرماتے ہین کہ مین نے تین سو آدمی سے حدیث لکھی ہے سب سنی تھے نہ صاحب رائے تھے نہ مبتدع بلکہ کل صاحب حدیث تھے۔ یحیی بن عمار شیبانی رح ہرات مین آپ کا فیض جاری تھا۔ دین کی درستی اور اصلاح سنت کی آپ سے ہرات مین بہت ہوئی۔ بہت سی

بدعات کو آپنے ملک سے اوٹھایا اور بہت سی مردہ سنتین آپ کے قدوم میمنت لزوم سے زندہ ہوئین رضی اللہ عنہ ابو الحسن نجار رح بڑے متبع سنت تھے جب حدیث کو سنتے اوسپر عمل ضرور کرتے بلکہ حتے الوسع اوسپر ہمیشگی کا قصد فرماتے۔ اون کا قول ہے کہ جب تمکو حدیث صحیح صلے اللہ علیہ وسلم کی پہونچے تو چاہیے قصد کرو کہ ہمیشہ اوسکے عامل رہینگے اگر سواطت نہین ہوسکے تو ایک مرتبہ ضرور اوسپر عمل کرو تا زمرہ مین سنیون کے تمھارا نام باقی رہے۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رح آپ کے پیر و مرشد محمد بابا سماسی رح اور شیخ امیر کلال رح اور خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح ہین اتباع سنت و اجتناب بدعت مین آپ یگانہ روزگار تھے۔ اخبار رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ کے متجسس رہتے تھے لوگون نے پوچھا کہ آپ کا طریقہ کیا ہے فرمایا خلوت در انجمن میرا طریقہ ہے یعنی ظاہر مین مخلوق کی ساتھ اور باطن مین اللہ پاک کے ساتھ رجال لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ اسی مقام سے ہے۔ کوئی اگر آپ سے [illegible] بطرف توجہ ڈالنے کی التجا کرتا تھا تو فرماتے تھے کہ اولا اوسکو توبہ کرنا چاہیئے تب توجہ کا اثر ہوگا۔ بعض مریدون نے آپ سے طلب کرامات کیا فرمایا کہ کرامات میرے ظاہر ہین کہ باوجود اتنے گناہ کے زمین پر چل پھر رہا ہون خواجہ محمد پارسا رح خلیفہ حضرت بہاء الدین نقشبند رح کے ہین ان پر تجلی اتباع سنت کی غالب تھی از سر تا پا اتباع رسول کے نور سے منور تھے۔ آپ طریقت کی تعلیم مین اسی امر پر زیادہ تر زور دیتے تھے کہ جب تک فضول کلام سے زبان ساکت نہوگی اوس وقت تک نور معرفت کا دل پر نہین چمکے گا ؎ تا بخاطر ہیچ مضمون نہ لب بستن نمی آید * خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید * خواجہ عبید اللہ احرار

ملا جامی علیہ الرحمۃ کے پیر طریقت ہین دوام عبودیت اور اتباع سنت آپ کا طریقہ ہے جیسا کہ آپ کے کلام و اقوال سے ظاہر ہے نفحات الانس مین ملا جامی علیہ الرحمۃ نے آپ کے اقوال و نصائح کو بہت لایا ہی اور آپ کے اتباع سنت کے قصص کو بیان فرمایا ہے۔ جامی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ طریقہ ہمارے پیر کا سنت و جماعت تھا اور اتباع رسول اور دوام عبودیت آپ کا شعار تھا۔ **شیخ علاء الدولہ** سمنانی رح آپ پہلے شخص ہین کہ انکار وحدت وجود کا کیا اور وحدت شہود کے قائل ہوئے۔ آپ کا قول ہی کہ اولیا کبھی گناہ کو چھوٹا سمجھنے سے محفوظ ہین۔ اور انبیا ارتکاب سے گناہ کے عمداً معصوم ہین۔ فرماتے تھے کہ کوئی گناہ بدتر اس سے نہین ہے کہ اپنے کو بے گناہ جانے **شیخ کمال الدین عبدالرزاق** کاشی رح آپ علوم ظاہر و صفاء باطن مین کمال رکھتے تھے۔ آپ نے شیخ رکن الدین علاء الدولہ کو مکتوب مین لکھ بھیجا کہ جو کچھ قانون شریعت یعنی کتاب و سنت پہ مبتنی نہین ہو۔ نزدیک اس طائفہ کے اوسکا کچھ اعتبار نہین ہی کیونکہ طائفہ صوفیہ تمام تر طریقہ اتباع ہی پہچان دیتے ہین۔ **حضرت نظام الدین** اولیا بابا شیخ فریدالدین رح شکر گنج کے مرید ہین حسن علاء سنجری نے آپ کے ملفوظات کو جمع کیا ہی جس کا نام فوائد الفواد ہے۔ آپ کا قول ہی کہ متقی اور تائب برابر ہی اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔ ایک روز آپ کے جلسہ مین جد و اجتہاد کا تذکرہ ہوا آپ نے یہ دو شعر ارشاد فرمایا ؎ اگرچہ ایزد دہد ہدایت دین ٭ بندہ را اجتہاد باید کرد نامہ کان بحشر خواہی داد ٭ ہم ازینجا سواد باید کرد **شیخ نجم الدین محمد** بن محمد الادکانی رحمہ اللہ تعالے بڑے شریعت کے پابند قرآن کے عامل تھے

آپ کا قول ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول علیکم بالسواد
الاعظم سے قرآن مراد ہے یعنی قرآن کو لازم پکڑو۔ حضرت شیخ علاء الدولہ
سمنانی ابو المکارم رح کا قول ہی ولایت اسکا نام ہی کہ سب احکام شریعت کو بکمالہ
وبتمامہ قبول کرے اور اوسپر متابعت کرے لیکن طریقت مین اگرچہ ولی سعی کر سکتے ہین
اور مرتبہ او نکا اعلے مراتب کو پہونچتا ہے لیکن روح کو ولی کے اوسقدر عروج تقرب
کا نہین ہو سکتا ہی کہ جسقدر جسم کو نبی کے تقرب حاصل ہی اور محال ہی کہ حاصل ہوئے جب کہ
انتہاء ولایت مین روح کو ولی کے جسم سے نبی کے مشابہت ہی تو یہ قول سچ ہے
کہ اولیاؤنکی انتہا طریقت کا جو مقام ہے وہ انبیاؤن کے لئے ابتدائی مقامات
طریقت کے ہین نہایۃ الاولیا بدایۃ الانبیاء۔ شیخ مولانا
جلال الدین محمد رومی البلخی رح جنکی مثنوی ہی۔ اونکا کمال فقر اور ولی کامل ہونا
اونکی کتاب سے ظاہر ہے۔ مثنوی رحم ایک ایسی باتاثیر کتاب ہی جس سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ اخلاص خلوص۔ تقوے۔ زہد کو اپنے مصنف نے حلکر کے اس کتاب کے
لکھنے کی روشنائی مین ملادیا ہی کہ ہر جگہ علے السّوا اخلاص اوسکا شعرون کے ساتھ بٹتا
گیا ہی۔ مولانا علیہ الرحمۃ نے اپنے احباب و اصحاب کی وصیت مین یون فرمایا ہی قلت
کلام۔ قلت منام۔ قلت طعام واجب ہی۔ ہجران معاصی۔ مواظبت صیام۔ دوام قیام
لازم ہے۔ ترک شہوات علی الدوام۔ اور ترک مجالست جہلا و عوام۔ اور مصاحبت
صالحین کرام کی چاہیے۔ اور فرمایا کہ بہتر آدمی وہ ہی جسکو مخلوق کی نفع رسانی
کا خیال رہے۔ اور بہتر کلام وہ ہی کہ کم ہو اور معنی زیادہ ہون۔ علاء الدین عطار
محمد بن محمد بخاری خلیفہ خواجہ بہاء الدین نقشبند کے ہین سید شریف جرجانی کا قول

کہ جب تک مین زین علی کلار رح کی صحبت مین نہین گیا تھا اوسوقت تک رفض سے مین خلاص نہوا تھا۔ اور جب تک صحبت مین خواجہ عطار رح کے نہ گیا اوسوقت تک خداکو نہ پہچانا تھا۔ نفحات الانس مین حضرت جامی رح آپ کا قول نقل کرتے ہین کہ اگرچہ زیارت کے وقت قرب صوری مثمر برکات ہی ولیکن توجہ روحی کو بعد مسافت مانع نہین ہی۔ حدیث مین ہی درود پڑھو مجھہ پر جہان کہین رہو۔ یہ حدیث صاف دلیل ہے کہ توجہ روحی کو بعد مسافت مانع نہین ہے اور مشاہدہ صور مثالیہ کا اہل قبور کے اعتبار سے ساقط ہے۔ زیادہ تر اونکے صفات کا لحاظ چاہیئے۔ اسیلئے خواجہ بزرگ معین الدین چشت رح نے فرمایا ہی کہ مجاور ہونا اللہ تعالے کا اوسکے واحق ہی مجاور ہونے سے مخلوق کے۔ چنانچہ اکثر خواجہ بزرگ رح یہ شعر پڑھتے تھی ؎ تو تا کے گور مردان را پرستی ÷ بگرد کار مردان گرد رستی + اولیار کرام اہل اللہ کے قبور کی مجاوری کرنے سے منع کرتے آئے ہین۔ کیونکہ بالکل بتونکی پرستش کی مشابہ ہی۔ ہندو کافر اپنے بتون کے ساتھہ وہی کام کرتے ہین جو آجکل کے جاہل مسلمان اولیار کرام رح کی قبرون کے ساتھہ کرتے ہین۔ اولیار اللہ کے قبور اسلیئے نہین ہین کہ وہ پوجی جاوین انہ لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید۔ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشت رح فرماتے تھے کہ مرے ہوئے شیر سے زندہ بلی بہتر ہے قطعہ تا کے بزیارت مقابر ÷ عمرے گزرانی اے فسردہ ÷ یک گربہ زندہ پیش عارف + بہتر ز ہزار شیر مردہ + مختار ہروی کا قول ہی کہ عبودیت نام ہے اسطرح رہنے کا کہ ظاہر احال رفتار۔ گفتار۔

اشارہ و کنایہ گفتگو لباس سب سے پابندی شریعت کی ظاہر ہو اور باطن کو ایسا رکھے
کہ غیر کا خیال غیر کی یاد تیرے دل میں جاگزین نہو ۔ شہر دلچسپ ہمارا دل ہے
عرش وہ ہی ہے تری منزل ہو + قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنے
وصیت نامہ میں لکھتے ہیں کہ پہلے پیر کو ظاہر شرع پر مستقیم دیکھ لے تا اطلاق
متقی کا اوپر اوسکے ممکن ہو کیونکہ اللہ صاحب نے ولایت کو تقوے میں
منحصر کردیا ہی اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ رسالہ میں احمد بن مولانا
جلال الدین کاشانی کے ہے کہ شریعت اقوال ہیں طریقت افعال ہیں حقیقت
احوال ہیں ۔ اس سے ایسا مت سمجھئے کہ حقیقت و شریعت میں کچھ مخالفت ہے
حاشا کہ مباین ہو ۔ حقیقت روح شریعت کی ہی اور شریعت جسد اوسکا ہے ۔
شریعت نام ہے صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرنیکا ۔ اور حقیقت
نام ہی اوسکو عین الیقین سے مشاہدہ کرنے کا ۔ (حقیقت) حقیقت میں شریعت کی
حقیقت ہی اور اوسکا کنہ ہے ۔ جس بات کو شریعت رد کرے اوسپر اعتقاد کرنا زندقہ
ہے ۔ انیس الارواح مصنفہ حضرت خواجہ بزرگ مولانا سیدنا معین الدین
چشتی رح میں ہی کہ جسوقت خواجہ عثمان ہارونی رح دمشق کے اعتکاف کے بعد
آنکو رخصت کیا اوسوقت ۱۰ نصیحتیں کی ہیں اوس میں سے ایک یہ بھی ہی شریعت
بدن ہو اور طریقت روح ہو ۔ بدن کو روح سے اور روح کو بدن سے جدا کرنا
دشوار ہے ۔ رباعی زاں می نگرم بچشم سر در صورت + زیرا کہ ز معنی است
اثر در صورت + این عالم صورت است و ما در صوریم + معنی نتوان دید مگر در صورت +

ریاکار ہے۔ اور جو فقیر بادشاہ تک پہونچے وہ دین کا چور ہے۔ اور جو اپنے کو دوسرون
سے اچھا جانے وہ متکبر ہے۔ رباعی این کبر و منی ز سر بدر باید کرد ؛
آنگاہ بکوے او گذر باید کرد ؛ دنیاداری و عاقبت می طلبی ؛ این ناز بخانہ
بدر باید کرد ؛ شاہ شجاع کرمانی رح کا قول ہی جسنے حرام چیز کیطرف
دیکھنے سے اپنی آنکھ کو روکا۔ اور خواہشون سے اپنے نفس کو وہ زاہد ہے۔
اور جس نے اپنے باطن کو دوام مراقبہ مین گزرانا۔ اور ظاہر کو اتباع شریعت
کے ساتھ بسر کیا وہ صاحبدل ہے ؎ بسطر نامہ نظر کن کہ داستان دل ست ؛
حدیث دل غم دل درد دل فغان دل ست ؛ حضرت سری سقطی رح
اوستاد جنید رح کے ہین اور معروف کرخی کے شاگرد ہین اونکا قول ہی کہ عارفان
آفتاب ہین کہ سب پر برابر چمکتے ہین یعنی سبھون کے ساتھ لطف اونکا برابر ہے
اور زمین کے مانند ہین کہ سب کا بوجھ اوٹھاتے ہین۔ پانی کے مانند ہین کہ دلونکو
تو زندہ کرتے ہین آگ کی مانند ہین کہ غفلت کی زنگ کو دلسے اوڑاتی ہین ؎ خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصای پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے۔ مخدوم الملک بہاری رح معدن المعانی کے صفحہ ۱۴۰ مین ارشاد
کرتے ہین کہ سارے احکام کو پہلے قرآن سے ڈھونڈھنا چاہیئے۔ قرآن مین نہین
ملے تو حدیث مین تلاش کرنا چاہیئے۔ پھر جو مسئلہ صریح حدیث مین نہین ملے
تو اجماع کیطرف رجوع کرنا چاہیئے اور اجماع سے بھی جس مسئلے کا پتہ نہین لگے
تو مجتہدین کے اجتہادات کیجانب رجوع ہونا چاہیئے۔ سبحان اللہ کیا اعتدال
کی راہ ہی۔ جناب مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ مکتوبات صدی کی مکتوب ۵۰ مین
فرماتے ہین کہ مجاہدہ و ریاضت کے لیئے اس راہ مین علم کی ایسی ضرورت ہے

جیسے نماز کی صحت کیلئے طہارت کی ضرورت ہے۔ اسیواسطے کوئی معاملہ اس راہ کا بغیر
علم کے نہین ہوسکتا ہے جیسا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے صحیح نہین ہے۔ اگر کوئی
شخص تمام عمر سنی سنائی بات کو سیکھ کر کے بغیر دانست علم کے مجاہدہ و
ریاضت کرے کرنے کو تو کرے گا لیکن اوسکی مثل ایسی ہے جیسے کوئی تمام عمر
بے وضو نماز ادا کرے یا بغیر نور ایمان کے قرآن پڑھے۔ سعید بن المسیب
رضی اللہ عنہ کہتے تھے اوس آدمی مین کچھ خیر نہین ہے جو جمع نہین کرتا ہے دنیا کو واسطے
بچانے دین اور جسم اور صلہ رحم کرنے کے کیا وہ دنیا جسمین ہو کوشش نہ دین کے
واسطے ﴿ واسطے وان کے بھی کچھ یا سب یہین کے واسطے + چالیس برس تک
کوئی فریضہ جماعت مین ان سے نہین چھوٹا۔ تیس برس تک موذن نے اذان نہ دی
مگر آپ مسجد مین حاضر رہتے تھے۔ حضرت علی زین العابدین بن حسین
رضی اللہ عنہم انکو جب کوئی شخص بُرا کہتا تو اسکے بدلے گھر جاکر اوسکے تلطف
فرماتے اور کہتے کہ ای شخص اگر وہ بات جو تو نے میرے حق مین کہی ہے سچ ہے تو
اللہ مجکو بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو اللہ تجکو بخشے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کوئی
انکو دشنام سخت و درشت کہتا جواب نہ دیتے پھر جب وہ پیچھا کرتا تو کہتے کہ کیا تم چاہتے ہو
کہ ہم بھی تمھین ایسی بات کہین کہ جو تمکو بری معلوم ہوے صورت نہ بست سینہ ما
کینہ از کسے ﴿ آئینہ ہرچہ دید فراموش میکند ﴿ ایکدن آپ کو ایک شخص نے راستے
مین بہت برا بھلا کہا آپ نے فرمایا کہ جو عیب مجھ مین چھپے ہین وہ تیرے بیان سے بھی
زیادہ ہین۔ تیرا کچھ کام ہو تو مین بجا لاؤن وہ شرما گیا اوسنے ہزار درہم نذر دیا اور
گواہی دی کہ بیشک تم اولاد رسول کے ہو صلعم۔ دال ہے تیری ولایت پر کرامت تیری

ع گو دشمنی سے دیکھتے ہیں دیکھتے تو ہیں ٭ میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں

عامر بن شراحیل شعبی رح یہ کہتے تھے ایاکم والقیاس فی الدین فان من قاس فقد زاد فی الدین یعنی دین میں قیاس کرنا دین میں زیادتی ہے فرماتے تھے کہ عالم فاجر۔ اور صوفی جاہل فتنہ میں دونوں برابر ہیں۔

ابراہیم بن داؤد قصار رقی رح حضرت جنید کا قران سے تھے۔ ان کا قول ہے دنیا میں دو چیزیں کافی ہیں صحبت فقیر اور ولی اللہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا ع میریاں : وہی پیالوں پر قناعت کیجئے ٭ خانہ چشم ہی یہ خانۂ خمار نہیں ہے

علی بن سہل اصفہانی رح قدماء مشائخ سے ہیں جنید سید الطائفہ سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ توحید آپ پر غالب تھی۔ آپ غیر خدا کی جگہ دل میں پانے سے اوسکو مشرک کہتے تھے۔ آپ کا قول ہے جس دل نے خدا کو پہچانا اوس پر حرام ہے کہ غیر اوس میں ساکن ہو اگر ساکن ہوا تو وہ شخص عذاب کیا جائیگا۔ ع نے خانہ خدا ہے نہ ہی بتوں کا گھر ٭ رہتا ہے کون اس دل خانہ خراب میں۔ ع کردہ ام خالی حریم کعبہ را از غیر تو ٭ با تمنائیکہ روزے میہمان سازم ترا ٭٭

مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ نے مکتوب ۹ میں مکتوبات صدی کے فرمایا ہی ہر معاملتے کہ درگاہ عزت قرآن جواز ندارد بے حاصل ست و ہر خواستہ کہ فتوائے نبوت بدان ناطق نیست ہمہ باطل ست و ہر دلیل کہ در راہ دین جز از دین بود ہمہ محض ضلالت ست و ہر استعانتے کہ در راہ دین جز از دین خواہی ہمہ مردود ست رباعی علیک بہ ماخوذ ز مشکوٰۃ نبی است ٭ واللہ کہ سیرابی از آن تشنہ لبی ست ٭ جائیکہ بود جلوۂ حق حاکم وقت ٭ تابع شدن حکم خرد بولہبی ست ٭ ٭

دوسرے مقام پر مخدوم صاحبؒ فرماتے ہین الغرض ہر معاملتے کہ نہ بعلم ست باطل ست وہر ریاضتے ومجاہدتے کہ نہ بتقوائے شرع است ضلالت است دین ومذہب شیطان ست - وخواجہ عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ مثنوی
زکونین ار شوی پاک ومجرد ✽ نہ است رہ راست جز نور محمد ✽ اگر راہ محمد را چو خاکی ✽
دو عالم خاک کردندت زپاکی ✽ وگرنہ فلسفی کو دور میباش ✽ زعقل وزیر کی
مہجور میباش ✽ بعقل ار نفس این دیوار بندی ✽ میان گبرگان زنار بندی ✽
اور مکتوب ۵۲-۵۶-۵۷ مین مکتوبات صدی کے ہی کہ جب تک حدود وشرائط پر شریعت کی پوری طرحسے مواظبت نہین کرلیگا اوسوقت تک طالب کو طریقت کی راہ معلوم ہوگی اور جب تک طریقت کے منازل باولہ وآخرہ طے نہونگے اوسوقت تک حقیقت کے مقامات مین گزر نہین ہوسکتی ہے ع پردہ درکعبہ سے اوٹھانا توہے آسان ✽ پر پردۂ رخسار صنم اوٹھہ نہین سکتا ✽ یہ بھی اوس مکتوب مین ہی کہ تینون مقامات کی مثال جان ودل وروح سے دی ہی ایک کا دوسرے سے چھوٹنا دشوار ہے اور بغیر طے کئے ہوسے مقامات وحدود وشرائط شریعت کے طریقت کی راہ کی طلب مین پڑنا ایسا ہی جیسے کوئی کوٹھے پر چڑھنے کی خواہش کرے اور سیڑھی کے راستے کو توڑ ڈالے اور دیوار کیطرف سے عروج کا قصد کرتا ہے ہر چند قصد کرتا ہے مگر اپنے عزم مین ناکامیاب رہتا ہے یا اوسکی مثال مخدوم صاحب نے یہ دی ہے کہ کوئی پتھر کو ہوا کے رو زپر اوپر پھینکتا ہے اور سعی بلیغ کرکے جانب علو کو پہونچاتا ہی جتنی دیر مین اوپر کو پتھر جاتا ہی اوس سے کم زمانے مین نیچے گرجاتا ہی تیسری مثال یہ دی ہی کہ بغیر شریعت کے جو

قصد عرفان وطریقت کا کرے وہ گویا کعبہ کیطرف جانا چاہتا ہی لیکن جانب
مخالف مین راہ طی کر رہا ہی وہ ہزار برس تک جائیگا مگر کعبہ تک پہونچنا اوسے
نصیب نہین ہوگا۔ جسقدر راہ طے کرتا جاویگا اوسیقدر بُعد اور دوری کعبہ
سے اوسکی بڑھتی جاویگی۔ چاہتا ہی کعبہ جانیکو درانحالیکہ اعراض کر رہا ہے
اور پشت اوسکی طرف کئے ہوئے ہی ۞ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ؛ این رہ
کہ تو میروی بترکستانست ؛ مکتوب ۷۳ مین **مکتوبات صدی** کے ہے
کہ عزت سرمدی افتخار ابدی بندہ کی اللہ جل شانہ کی محبت مین ہی اور اللہ پاک
کی محبت کی دولت وخلعت تمامتر متابعت مین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہے۔ اونکی فرمانبرداری کا طوق گلے مین ڈالے اور اونکی تابعداری کا حلقہ
کان مین پہنے۔ اوسکے اوامر کے ساتھ [illegible] اوسکی مناہی سے اپنے
کو دور رکھے۔ مکتوب ۲۶ مین ہی کہ شریعت کی مثال قالب کی ہی اور حقیقت کی مثال
جان کی ہے جیسا کہ حیات کی حالت مین قالب کا جان سے جدا ہونا دشوار ہی
اوسیطرح حالت صحت ایمان مین شریعت کا حقیقت سے منفک ہونا محال ہے
شریعت کے تین جزو ہین کتاب سنت۔ اجماع امت۔ پس اقامت شریعت کا
بغیر اقامت حقیقت کے نفاق ہی اور اقامت حقیقت کا بغیر شریعت کے زندقہ
ہے۔ یہ بھی کسیقدر صحیح ہونے سے دور غلطی سے نزدیک ہی کہ جو لوگ شریعت و
حقیقت مین فرق اعتباری بھی نہین پیدا کرتے ہین اسلئے کہ دونو مین کچھہ فرق ہو تو اعتباری ہی ہی فرق
حقیقی نہین ہے اور ملحدون کا مذہب یہ ہے کہ طریقت کو بے شریعت کی روا رکھتے ہین اور شریعت کو بے طریقت
کے جائز رکھتے ہین ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہی کہ وہ اسدرجہ شریعت کے عاشق تھے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مین خدا سے

شریعت و طریقت دونون ایک ہین فرق صرف اعتباری ہی

عمر ابدی چاہتا ہون کہ سب لوگ ناز و نعمت مین بہشت کے مشغول رہین اور رہین
آداب شریعت وحدود شریعت کے اختلاط مین ہرگز نہ رہون ـ ہے شعر ہرچہ
زخوبان منم وخیال ماست ہے ، چہ کنم کہ چشم بدخو نکند باس نگاہ ہے ـ مثنوی
خیال ست اینکہ بے شرع وطریقت ، کشایندت ہمین راہ حقیقت ، طریقت
بے شریعت نیست واصل ، حقیقت بے طریقت نیست حاصل ، بہ یکدیگر تعلق
ہر سہ دارد ، کسے شان تفرقہ کردن نیارد ـ اہل علم کا اتفاق ہے کہ بہت بڑی غلطی
اس گروہ سے یہ ہوئی ہے کہ شریعت وطریقت وحقیقت کو تین الفاظ ہونے سے
تین چیز مغائر سمجھنے لگے ـ اور ولایت ہی کا ایک جز خرق عادات والہامات و
مکاشفات کو جاننے لگے ـ پس اس دو مقدمے نے اس فرقہ کا کام ہی تمام کردیا
اور اکثرون کو ان مقدمات کے نتایج وتاثیرات نے گمراہی کا منہ دکھلایا اور
ایک مدت دراز سے جاہل صوفی لوگ انھین دونون مقدمے کی غلطیون کی پیروی
کرتے آتے ہین اور اسکی خرابی وقباحت کیطرف ان کا دھیان نہین گیا ہے ـ
جاننا چاہیے کہ علم تصوف کا نام حدیث مین "احسان" ہے بخاری مین آیا ہے
کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام وایمان
واحسان سے سوال کیا بعد جواب دینے کے اور اونکے جاننے کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تم لوگون کو دین سیکھلانیکو آئے تھے
اس حدیث مین تینون جزون کو دین فرمایا ہے ـ اسلام وایمان باعتبار حقیقت
شرعیہ کے تو ایک ہی چیز ہین اور باعتبار حقیقت لغویہ کے مغائر ہین اگر ان دونون
کی حقیقت لغویہ کو اعتبار کیجیے تو نسبت ان دونون کے درمیان مین عام خاص

نسبت تباین کی ہوگی اور اگر ایک مین حقیقت لغویہ لیجئے اور ایک مین حقیقت شرعیہ
اعتبار کیجئے تو عام خاص مطلق کی ہوگی اور دونون مین حقیقت شرعیہ لیجئے تو متحد
ہون گے توافق کی نسبت۔ شرعی معنی ایمان و اسلام کے ایک ہین یعنی کنہ خاطر
سے اعتقاد درست کرکے تمام اعمال شرعیہ کے ساتھ مداومت کرنا۔ اور لغت مین
اسلام کو معنی ظاہری طاعت کی ہین اور ایمان کی معنی دل سے تصدیق کرنیکے ہین
اہل علم کا اتفاق ہے کہ حدیث جبرئیل کی بناپر تمام کتب فقہ جسمین بیان احکام
عبادات و معاملات کا ہی اسلام کی شرح ہین۔ اور تمام کتب حدیث جس مین
عقائد و تصدیق کا بیان ہو ایمان کی شرح ہین اور جتنی کتابین سلوک و تصوف
مین تصنیف ہین وہ سب شرح احسان کی ہین یہ فساد عقیدہ حقیقت مین فساد
اصل ایمان کا ہے جسطرح فسق و فجور کرنا در اصل فساد اسلام کا ہے اور ریا و سمعہ
کرنا نفس الامر مین فساد اخلاص و احسان کا ہی۔ تکمیل دین کے لئے یہ تینون جزو
ہین کامل دین اوس شخص کا نہین جس مین یہ تینون چیزین نہین۔ صحت اعتقاد
عمل۔ خلوص اور دونون اول ایمان و اسلام کے درمیان نسبت عام خاص
من وجہ کی ہے۔ بعض لوگ اعتقاد صحیح رکھتے ہین اور عمل نہین کرتے ہین جیسے
فاسق فاجر مسلمان بہت سے لوگ اعتقاد صحیح نہین رکھتے ہین مگر عمل کرتے
ہین جیسے منافق کہ دلسے تصدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور احکامات کی نہین
رکھتے تھے مگر دکھلانے کیلئے نماز و روزہ کے پابند تھے۔ اور بعض مین صحت
اعتقاد و عمل دونون ہین جیسے مسلمانان فرائض کے ادا کرنیوالے محرمات
و بدعات سے بچنے والے۔ فرق اسیقدر ہی کہ جنکو دلسے صحت اعتقاد ہی اور وہ

موافق سنت وجماعت کے عقائد رکھتے ہین اور نہایت صحیح اعتقاد رکھتے ہین
لیکن اعمال ظاہری یعنی اداے فرائض و اجتناب محرمات مین متساہل ہین
وہ اگر بغیر توبہ کے مرے تو دخول اولی جنت سے محروم رہین گے۔ لیکن بعد سزا
کے کبھی نہ کبھی جنت مین ضرور داخل ہونگے اور جو لوگ مثل منافق کے ہین یعنی
اداے فرض مین چست اور اجتناب محرمات و [illegible] مین چاق ہین لیکن صحت اعتقاد
اونکو حاصل نہین ہے یعنی جنکے اہل سنت وجماعت کے سے اعتقادات نہین ہین۔ نہ کرامت
اولیا نہ معجزہ کو مانتے ہین۔ نہ رسالت اور احادیث نبویہ کی تصدیق کرتے ہین اگر
ایسے لوگ بغیر توبہ کے مرے تو خالداً مخلداً نار مین رہینگے ان المنافقین
فی الدرک الاسفل من النار۔ اور جسکو یہ دونون بات حاصل ہے اوسکے لئے
چین لکھتا ہے اگر وہ اسی حالت پر مرے دخول اولی بھی نصیب ہوگی اور ہمیشہ
جنت ہی مین رہینگے اسی جزر ثالث احسان کو طریقت و معرفت بولتے ہین۔ یہ بغیر
صحت اعتقاد و دوام اداے فرائض و واجبات محرمات فحش و بدعات کے پایا
نہین جا سکتا ہے۔ اسلئے صوفیہ کرام نے فرمایا ہے کہ طریقت نہین آسکتی ہے جب تک
پوری طرح سے شریعت کا عامل نہو یعنی جب تک اہل سنت وجماعت کا اعتقاد نہو
اداے فرائض اجتناب محارم مین مستقل نہو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر اوسکا
عمل درآمد نہو۔ اوسوقت تک صوفی محسن طریقت دان متقی ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے
کہا حضرت سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ نے ہمارا علم مقید ہے ساتھ کتاب وسنت
کے پس جو کوئی نہین پڑھتا قرآن اور نہین لکھتا حدیث نہین لائق ہے اسکو کہ بولے
[illegible] سے اور نہ اقتدا کی جاوے ساتھ اوسکے۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

نے فرمایا ہی مکتوب ۳۶ صفحہ ۵ شریعت کی تین جزہین علم و عمل اخلاص جس جگہ یہ تینون متحقق نہین ہین وہان شریعت نہین ہی۔ اور جہان تینون ہی وہان شریعت متحقق ہوئی وہان رضاے مولے حق سبحانہ آموجود ہوئی۔ پھر کیا ہی یہی رضامندی ہی توسعادات دنیویہ و اخرویہ کا خلاصہ ہی۔ تو گویا یون کہئے کہ شریعت ہی متکفل جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ کی ہی کچھہ حاجت نہین ہی کہ ماورای شریعت کی کسی چیز کی حاجت ہو اور نہ طالب کو لازم ہے کہ کسی دوسری چیز کی سواے شریعت کی خواہش کرے کیونکہ طریقت و حقیقت جسکی جہت سے صوفیہ کرام ممتاز ہین۔ دونون خادم شریعت کے ہین تکمیل مین جزء ثالث اخلاص کے۔ پس تحصیل سے طریقت کے محض تکمیل شریعت کی مقصود ہی کوئی امر دوسرا ملحوظ نہین ہی۔ باقی رہے یہ احوال و مواجید و علوم و معارف کہ صوفیون کو اثنا طلب مین حاصل ہوتے ہین یہ مقاصد سے نہین ہین بلکہ اوہام و خیالات ہین کہ جنکی جہت سے اطفال طریقت کی پرورش ہوتی ہی۔ پھر مکتوب ۴۱ صفحہ ۵ صفحہ ۳۷ مکتوب ۴۳ مین بھی اسی قبیل کے مضامین درج ہین۔ اور دونون جزء اول و جزء ثالث احسان کے درمیان مین نسبت عام خاص مطلق کی ہی کہ جو شخص متصوف ہوگا وہ مسلم و مومن ضرور ہوگا اور مسلم مومن کا متصوف محسن ہونا ضرور نہین ہی تو گویا کمال دین کمال اتباع رسول الثقلین کمال تقوی بغیر اس جزء ثالث کی نہین ہوسکتا ہی اگرچہ یہ جزء ثالث متمم دین ہی تاہم فوز جنت اسپر موقوف نہین ہی جیسا کہ صفحہ ۸۸ مکتوب ۱۷ کی عبارت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کی اوپر گزر چکی جو میرے اس بیان کی شاہد ہی۔ پھر جس مین ہنوز اسلام و ایمان کے مراتب پوری طرح سے پائے نہین جاتے ہین اور جسکو مومن

پورے استدلال شرعی سے نہین کہہ سکتے ہین وہ لوگ متصوف و ولی اللہ کیونکر ہو سکتے ہین - اور سیر طرفہ یہ کہ ایسے لوگون کو متصوف ہونے کا ایسا دعوے ہے کہ اگر ولی اللہ محض متصوف کر کے نہ یاد کیجئے تو سخت الزام ہی افسوس صد افسوس - اس پاکیزہ علم تصوف کو جاہل صوفیون اور مقلد صوفیون نے ایسا خراب کر دیا ہی کہ جماعت کی جماعت اس سے گمراہ ہو رہی ہی ؎ دین و ایمان ڈھونڈھتا ہے ذوق کیا اسوقت ہین ہاں اب نہ کچھ دین ہی رہا باقی نہ ایمان ہی ہاں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے وصایا مین لکھا ہی کہ مقلد صوفیون کی صحبت سے دور رہ کہ یہ لوگ دین کے چور ہین اور مسلمانون کے رہزن ہین - اسی وصایا کی شرح مین ہی جسکو شاہ خوب اللہ الہ آبادی والد ماجد شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی نے تصنیف کیا ہی کہ یہ لوگ ایسے چور اور رہزن ہین کہ ظاہری چور اور رہزن سے بھی خباثت مین بہر فاضل رکھتے ہین ظاہری رہزنون اور چورون سے حفاظت ہو سکتی ہے اگر احتیاط کیا جاے اور چست کر چلے لیکن ان لوگون کے کید و مکر سے نجات ممکن نہین ہی کیونکہ لباس مین ہادیون کے جلوہ آرا ہین اور مصلحین امت مین انکا شمار ہے - خواجہ عبید اللہ انصاری علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ مین لکھا ہے - کہ بالفعل ایک قوم پیدا ہوئی ہی جسکو صرف رنگ و بنگ سے کام ہی خان و مان - دانہ و دام - شمع و قندیل - جبہ و زنبیل - طوق و چوگان سے غرض ہی - سرا اور دکان - سفرہ اور سماع - رقص اور اجماع صومعہ و خانقاہ - ایوان اور بارگاہ کا لطف اوٹھانا مقصود ہی - کوئی تو صوف پہنے ہوئے ہی - کوئی جٹا بڑھائے ہوئے ہے - شجرہ و خرقہ سے حظ اوٹھانا اونکا دلی مراد ہوا اخلاص خرقہ کا بھاڑ کرنا اونکا مقصود - کوئی سیاہ پوش ہی کوئی [illegible]

زاہدونکو دیکھکر طوطی صفت بنجاتے ہین۔ شاہدون پر ایک نظر ڈالکر لوطی خصلت ہوجاتے ہین۔ بااین ہمہ غفلت اور نعی کے بھی یہی سمجھتے ہین کہ ہم بھی کچھ ہین جامی علیہ الرحمۃ نے ان لوگون کی مذمت مین ایک مثنوی ہی لکھی ہے اوسکے آخر کے شعر یہ ہین

ے تف برین صورت و سیرت کہ تراست ٭ تف برین عقل و بصیرت کہ تراست دزدی و راہزنی بہتر ازین ٭ کفن از مردہ کشی بہتر ازین ٭ این نہ صوفی گری و درویشی است ٭ نامسلمانی و کافر کیشی ست ٭ کیا خوب کسی نے کہا ہی ے ولقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع ٭ خود را ز عملہاے نکوہیدہ بری دار ٭ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار ٭ روض الریاحین مین ہی کہ امام ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اپنے طبقات مین فرماتے ہین کہ علم تصوف عبارت ہی ایک علم سے کہ جب اولیاء اللہ کے قلوب کتاب و سنت پر عمل کرنے سے روشن ہوجاتے ہین تو وہ علم اونکے دل مین ظاہر ہوتا ہی سو جو شخص کتاب و سنت پر عمل کرتا ہی اوسکے لئے اس عمل کی برکت سے ایسے علوم و آداب و حقائق ظاہر ہوتے ہین کہ قلب منور ہوجاتا ہے اور برکات متوافرہ۔ ثمرات متواترہ۔ اثارات متوالیہ فیوضات متکاثرہ سے دل اونکا مالامال ہوجاتا ہے۔ جیسے علم طب پڑھنے والے کو بعد حصول علم کے تدریجا عمل کرتے کرتے وہ وہ تجربات گوناگون ملکات بوقلمون حاصل ہوتے ہین جس سے بصیرت و حذاقت مین کمال نظر آنے لگتا ہے۔ آخر کار منتہاے تجربہ و عمل پر ایک ملکہ راسخہ اوسکو ہوجاتا ہی جس سے طمانیت و تشفی قلب صد چند بڑھجاتی ہی پس تصوف خلاصہ بندے کے عمل کا ہی احکام شریعت کے ساتھ کہ عمل کرنے کرتے حظوظ نفس اور اہویہ باطلہ کیطرف سے میلان بالکلیہ جاتی رہتی ہے۔ پھر شیخ عبدالوہاب

شعرانی نے ایک عمدہ مثل کے پیرائے مین ایمان و اسلام و احسان کے ایک ہونے کو بیان کیا ہے اور احسان کے متاخر ہونے کو ثابت کیا ہے۔ فرماتے ہین کہ علم معانی و بیان خلاصہ علم نحو کا ہے سو جو شخص علم معانی و بیان کو مستقل علم کہتا ہے وہ بھی سچا ہے اور جو اوسکو من جملہ علم نحو کے گردانتا ہے وہ بھی سچا ہے۔ لیکن یہ ضروری بات ہے کہ علم معانی و بیان بغیر مراعات صرف و نحو کے حاصل نہین ہو سکتا ہے اور علم صرف و نحو بغیر معانی و بیان کے حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ تینون علم تکمیل علم انشا کے جزء ہین۔ پھر جسطرح یہ تینون علم تکمیل انشا کے لئے ضروری مانے جاتے ہین اوسیطرح تکمیل دین کے لئے ایمان و اسلام و احسان ضروری سمجھے جاتے ہین۔ جسطرح علم معانی و بیان کا بغیر نحو و صرف کی پایا جانا دشوار ہے۔ اوسیطرح علم تصوف یعنی احسان کا پایا جانا بغیر اسلام و ایمان کے محال ہے اور کمال مشکل۔ لیکن یہ بات کہ علم تصوف عین شریعت سے متفرع ہے سو اوسکے ذوق پر اطلاع نہین ہوتی مگر اوسی شخص کو جو کہ علم شریعت مین تبحر رکھتا ہے یہانتک کہ اوسکے منتہا کو پہونچ گیا ہے اور جو کم فہم جاہل ہین اونپر اس امر کی معرفت دشوار ہے کہ علم تصوف شریعت سے متفرع ہے اور اوسیکی تکمیل کا ایک جزء ہے یا اوسیکا متمم ہے۔ پھر یہ کہنا کہ علم تصوف جدا علم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تبلیغ عام طور پر نہین کی ہے بلکہ سینہ بسینہ وہ علم چلا آیا ہے قرآن و حدیث سے وہ الگ علم ہے گویا اتممت لکم دینکم کا انکار کرنا ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ پر حرف کرنا ہے اور تصوف کی عزت کم کرنی ہے۔ رہا یہ جو بعض صوفی کا قول ہے کہ نور معرفت از سینہ درویشان ست بلا حجت وہ وہی برکات ستوافرہ و ثمرات متکاثرہ ہین جو اتباع سنت کی جہت سے

درویشون کے قلب پر فائض ہوتے ہین وہ معقولہ کیف سے ہین۔ تمامتر وہ کیفیت ہے جسکا بیان دشوار ہے جسکا تلفظ کے پیرائے مین لانا مشکل ہے اوسیکو نور کرکے تعبیر کرتے ہین۔ وَاتّقوا مِن فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنوراللہ فراست سے ایمان والون کے ڈرو وہ نور سے اللہ کے دیکھتے ہین۔ جیسے مختلف طرح کی شیرینیونکی حلاوت اور مختلف ترشی والی چیزون کی ترشی کی مختلف کیفیت کو بیان کرنا ناممکن ہے اوسیطرح وہ آثارات جو برکت سے عمل شریعت کے قلب پر مومن کامل کے عطا ہوتے ہین اوسکا احاطہ بھی حیطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے اور یہ فیض عام ہے جو مومن جس درجے کے اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہو اوتنا بھر اوسکا حصہ بھی پاتا ہے یعنی تجلیات و انوار رحمانی سے محروم نہین رہتا ہے ؎ جلوہ مفت است اگر دیدہ بینائی ہست ؛ این جہان آئینۂ آئینہ سیمائی ہست
مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اند ہمہ ؛ میتوان یافت کہ در پردہ خود آرائی ہست
شیخ حمید الدین ناگوری رحمنے فرمایا ہے کہ طریقت جان ہے شریعت کی جیساکہ تم اپنی جان و تن کو ایک جانتے ہو اسیطرح اسکو بھی ایک ہی جانو شیخ حسن بن طاہر فرماتے ہین کہ شریعت بندگی کی کمر کو مستحکم باندھنے کا نام ہے۔ اور طریقت سرگرمی خدمت مین اپنے ہوش و حواس سے درگزرنا ہے اور حقیقت دوست کے ساتھ ملنا ہے۔ دوسری مثال یہی ہے کہ شریعت فرمانبرداری ہے طریقت غیر سے بیزاری ہے۔ اور حقیقت دوست کے ساتھ برخورداری ہے۔ تیسری مثال یہ ہے کہ شریعت غنا ہے اور طریقت فنا ہے اور حقیقت بقا ہے۔ ابو عثمان نہروری علیہ الرحمۃ کہ جنید کے دیکھنے والے ہین فرماتے ہین کہ دنیا ایک دریا ہے اور اوس کنارے پر آخرت ہے اور

کشتی تقوائے ہی۔ اس کشتی پر پار اوتر کر کے جائیگا تو آخرت کو پائے گا ورنہ الله الله خیر صلا۔ جب تک علم شریعت کی مشعل ہاتھ مین لیکر کے اس راہ کو طے نہین کرینگے اوسوقت تک سلامتی آفات سے غیر ممکن ہی اور مقصود تک پہونچنا محال ہی۔ صدہا مسافر بھلے چنگے اس راہ مین ہلاک ہو گئے ہین۔ کرورون جانیوالے اس پر خطر وادی مین گھبرا کر بتلا گئے ہین بغیر علم اور اتباع سنت کے میدان مین اخلاص کے قدم رکھنا منشای حماقت ہی۔ براہمہ اور حکمای فلسفی۔ اشراقیین جو بغیر نور شریعت کے اس راہ مین مجاہدہ شاقہ و رنج شدید اوٹھاگئے ہین اوسکا نتیجہ سیوائے خسران و حرمان کے کچھ بھی نہین ہی۔ چنانچہ مکتوبات مجددیہ مین ہی درین راہ مزلات قدم و آفات بسیار است و عقبات بے شمار تا فلاسفہ و دہریہ و ملاحدہ و معطلیہ و اباحیہ و معتزلہ و مثل ایشان از اہل بدعت و ہوا جملہ بےشیخے کامل و مقتدا واصل درین راہ بسرمایہ عقل خویش درآمدند ہر یکے در بادیہ افتادند و ہلاک شدند و دین بباد دادند۔ مکتوب ۴۳ مین مجدد و صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہین المقصود شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یکدیگر جدا نیستند فرق اجمال و تفصیل ست۔ بعد مین طویل مضمون لکھکر کے فرماتے ہین پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم وصول ست بہ حقیقت کار۔ در عبارت بعض از مشائخ واقع است کہ شریعت حقیقت ست و حقیقت مغز شریعت این عبارت ہرچند از بے استقامتی متکلم خبر می دہد لیکن تواند بود کہ مرادش آن باشد کہ مجمل بہ نسبت مفصل حکم پوست دارد نسبت بمغز۔ و استدلال در جنب کشف و رنگ قشر است نسبت بلب۔ اما اکابر مستقیم الاحوال آیات امثال این عبارت موہمہ را تجویز نمی نمایند و فرق جز باجمال

وتفصیل استدلال و کشف نمی کورمی سازند۔ سائلے از خواجہ نقشبند رح سوال کرد کہ مقصود از سیر سلوک چیست فرمودند تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود۔ مجدد صاحب رح پر یہ بھی گران ہو کر کوئی شریعت کو پوست کہے اور طریقت کو مغز شریعت کے حق مین ایسی بات کہنا اوسکی بے استقامی کی دلیل ہے اور شریعت کی تفضیح ہے نعوذباللہ منہا۔ حالانکہ دونون ایک ہی چیز ہے ع آگے زلفین دل مین بستی تھین اوراب آنکھین تری ؛ غرض دل اپنا ہمیشہ کافرستان ہی رہا۔

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کو صرف خواب مین دیکھنے سے ولی اللہ نہین ہوسکتا ہے

ہندوستان مین عموماً اور صوبہ بہار مین خصوصاً بعض فقیر اس روش اور چال چلن کے ہین اور بہتیرے ہوگزرے ہین کہ وہ ظاہری گفتگو و کلام سے تو مسلمان معلوم ہوتے ہین یعنی مسلمان کے عقائد کی تصدیق کرتے ہین اور صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی بڑے بڑے لفظون مین دم بھرتے ہین لیکن بود و باش ہندؤن مین کرتے ہین نماز کی پابندی سے بہت دور ہین اور دیگر احکامات شرعیہ کے بھی بجا لانے مین صاحب قصور۔ اونکے ظاہر الکلام کو سنکر سنی مسلمان مسلمان کہتے ہین۔ اور ہندؤن مین رہنے سہنے کی جہت اور اعمال و افعال مخالف شرع ہونے کے سبب سارا زمانہ ہندو کہتا ہے یا بالہم کافر و دیندار سے یکسان اونکو؛ کتنے ہندو اونہین کہتے ہین مسلمان کتنے خصے غیر مستقل بیعت والے حضرات شریعت کو مراتب کا خیال نکرکے

اور پابندی شریعت کو چندان ضروری نہ مان کرکے اونکو ولی اللہ بھی کہتے ہین اور رسیدہ
بندہ بھی سمجھتے ہین۔ یہ خیالات ان کے صرف اسی باعث ہین کہ شریعت کی پابندی
کی ضرورت کو ضروری نہ سمجھتے ہین۔ ان کو اگر معلوم ہوتا کہ راہ ولایت مین شریعت
کی پابندی کو کیا دخل ہے تو وہ ہرگز ایسون کو رسیدہ بندہ یا ولی اللہ نہ کہتے عفا اللہ
عنا وعنہم۔ آونکے ولی ہونیکی دلیل مین لوگ یہ امر پیش کرتے ہین کہ انکو زیارت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین ہوتی ہے یا نوم و یقظہ کی حالت مین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ دیکھتے ہین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی ولایت کی نسبت لوگون کو خواب
دکھلایا ہے۔ فلان بزرگ نے فلان کو خواب مین کہا کہ فلان فقیر بڑے کامل ہین جو
کچھ خلاف شرع کرین اوسکا چندان خیال نکرنا۔ یا یہ امر پیش کرتے ہین کہ اگر کوئی
بات ولایت کی انمین فی الحقیقت نہین ہوتی تو اتنے لوگ کیون معتقد ہوتے ہزارون
آدمی شب و روز انکو کیون گھیرے رہتے ہین۔ اگرچہ آپ ظاہرا نماز نہین پڑھتے ہین
مگر برابر کعبہ مین جاکر نماز ادا کرتے ہین۔ ہضماً للنفس لوگون کو دکھلاکر طاعت خدا
بجا نہین لاتے ہین۔ حالانکہ سارے امور ظنی و بے حقیقت ہین۔ جاننا چاہیے کہ اگر دو
کرور مرتبہ کوئی خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھے یا دوسرے انکو زیارت
کرادے۔ یا اوسکی نسبت کوئی اولیاء اللہ کسی کو خواب مین کہدین کہ فلان ولی ہے
پھر با این ہمہ اگر اوسکے عقائد اہل سنت والجماعت کے سے نہین ہین اور نماز کا پابند
نہین ہے اور کبائر پر اصرار کرنے سے محفوظ نہین ہے تو وہ کچھ بھی نہین ہے کرورون
مرتبہ جنھون نے زندگی مین صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اونکی شریعت پر عمل نہین کیا
اور اونپر ایمان نہین لایا وہ تو مردود ہی رہے اب خواب مین کسیکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھنا یا کسی بزرگ ولی اللہ رح کا خواب مین کسی کو اوسکی نسبت بشارت کرنا (جسکا
یقینی ہونا بھی مسلّم نہین ہے) کیونکر کسیکو مقبولیت حقہ کی حد تک پہونچا سکتا ہی اور
خدا کا رسیدہ بندہ بنا سکتا ہے۔ اگر خواب وخیال پر ولی اللہ ہونیکا دار مدار ہوتا
تو کب کو سارا زمانہ ولایت خاصہ کا دعوی کرچکیا اور اگر اس علم طریقت ومعرفت
کی تکمیل عالمِ رُویا کے متعلق ہوتی تو کب کو اسکے اصول نیست ونابود ہوئے ہوتے۔
خواب تین قسم کے ہوتے ہین۔ بعض خواب اللہ کی جانب سے بشارت ہی اور ایسے ہی
خواب کے بارے مین کہا جاتا ہی کہ خواب بھی ایک جزء ہی نبوت کا۔ ترمذی شریف
مین ہی رویا المؤمن جزء من ستة واربعين جزأ من النبوة۔
مومن کا خواب چھیالیس ۴۶ جزون سے نبوت کے ایک جزء ہی اور کسی روایت مین
لفظ (مُسلم) کا آیا ہی۔ مومن کے خواب کے بارے مین حدیثین بہت ہین
بعض خواب شیطانی ہے کہ شیطان بذریعہ اوس خواب کی بنی آدم کو الم وغم مین
مبتلا کرتا ہے اور غم والم سے اوسکے دلکو مضطر کرکے اپنا کام نکالتا ہی جیساکہ
ترمذی شریف مین ہی والرویا من تحزين الشيطان یعنی بعض خواب
فعل شیطان سے ہی۔ بعض خیالی خواب ہی جس پیشے اور حرفے اور جسکی تلاش مین
رہتا ہی وہی خواب مین دیکھتا ہی جیسے بلی کے خواب مین چھیچھڑا یا جسکا شخص زیادہ
تر تذکرہ کرتا رہتا ہی یا جسکی یاد دلمین محبوب ہی اوسیکو خواب مین دیکھتا ہے جیسا
عاشق اپنے معشوق کو ؎ آنکھونمین تمھین رہتے ہو پھرتے ہو تمھین دلمین
مدت سے اگرچہ یان آتے ہو نہ جاتے ہو۔ اگر کسی بے نمازی اور شرک کرنیوالے فی
[illegible]

کو دیکھا حدیث من رانی فی المنام فقد رانی مین صرف اس امر کا بیان ہے
کہ جسنے فی الحقیقت نفس الامر مین مجھکو میری خاص صورت پر دیکھا تو لاریب اوسنے
مجھی کو دیکھا کیونکہ میری خاص صورت پر شیطان متمثل نہین ہوسکتا ہے۔
اس حدیث سے اس امر کی نفی نہین نکلتی ہے کہ شیطان دوسری شکل پر متشکل
ہوکر یہ نہین کہہ سکتا ہو کہ ہم رسول خدا کے ہین۔ کیونکہ اس قسم کے اکثر دیکھنے والے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے حافظ نہین ہوتے ہین۔ بلکہ اچھے اچھے
سنجیدہ اشخاص کی دماغ مین بھی حلیہ مبارک کا نقشہ نہین ہوتا ہے۔ پھر دیکھنے کے
وقت کیونکر تمیز کرسکتا ہے علاوہ ازین اگر نقشہ حلیہ شریف کا یاد بھی ہو تو امتیاز
کرنا بھی شرط ہو۔ کبھی شیطان آنکھون کو ایسا مسخ کردیتا ہو کہ خلاف واقع دکھائی
دیتا ہو جیسا کہ نظربندی مین شائع وذائع ہے اور اس قسم کے اختیارات شیاطین کو
دئیے گئے ہین آگے سے پیچھے سے اوپر سے نیچے سے جسطرح سے چاہے بہکا وے
جب ہی تو بندون کا پورا امتحان ہو سکے درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ٭ باز میگوئی
کہ دامن ترمکن ہشیار باش۔ خواب شیطانون کے فریب دینے کا بھاری پھندہ ہو
خواب مکارون کے کید و مکر کے لئے اندھیری کوٹھری ہو علے الخصوص قرب
قیامت کے زمانے مین اکثرون کا خواب جھوٹا ہی ہوتا ہے۔ ترمذی شریف
مین ہو اذا اقترب الزمان لم تکد رویا المومن تکذب واصدقہم
رؤیا اصدقہم حدیثاً جب زمانہ قیامت کا قریب آویگا تو مومنون کا
خواب اکثر جھوٹا ہی ہوگا اور جو بات مین زیادہ سچا ہوگا اوسکا خواب بھی سچا ہوگا
اور چونکہ خواب مین احتمالات بہت ہین اسلئے کافرون کا خواب تو گویا اسلامی مین

کا خواب بھی مفید یقین کو نہین ہے الا ماشاء اللہ لیکن ہان انبیا علیہم السلام و
الصلوۃ کا خواب مفید اذعان و یقین کو ہو اور حجت بھی ہے۔ خواب مفید یقین وہی
خواب ہو جس مین احکامات شریعت کی مخالفت نہین پائی جاوے جیسے کوئی
خواب دیکھے کہ ایک بزرگ مجھے فرماتے ہین کہ تو نماز کی مداومت کر شراب کو چھوڑ دے
اس خواب کے یقینی اور سچا جاننے مین باوجود احتمالات کذب کے کچھ نقصان
نہین ہو۔ اور جس خواب مین احکامات شریعت کی مخالفت پائی جاوے تو سمجھنا
چاہئے کہ وہ خواب شیطانی ہے۔ اولیاء اللہ رح کے حلیے کا دھوکھا دیکر شیطان
مجھ سے یہ کام کرایا چاہتا ہے جو بزرگ اور خدا کا دوست صرف شریعت ہی کی پابندی
سے ہوا ہے وہ کیا بعد مرنیکے لوگون کو اس شریعت کیطرف سے پھیرنیکا قصد
کریگا نعوذ باللہ من سوء الظن خواب تو خواب الہام سے بھی فائدہ یقینی
حاصل نہین ہوتا ہو اور الہام بھی محل خطر ہے اسکے صادق و کاذب ہونیکا اصول
بھی یہی ہے کہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے موافق ہے تو الہام رحمانی ہے
اور مخالف ہو تو الہام شیطانی ہے جیساکہ کہا شیخ ابو سلمان دارائی رح
نے کہ تحقیق شان یہ ہو کہ البتہ واقع ہوتا ہے میرے دل مین ایک نکتہ قوم
کے نکتون مین سے پس قبول نہین کرتا ہون مین مگر دو گواہ کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اور فرمایا عمر بن جنید رح نے کہ جس وجد کی
شہادت کتاب ہدی و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہے پس وہ وجد
باطل ہو اسی کتاب و سنت پر تول کرکے سب امرون کی تصدیق کرو اور اپنے بزرگون
کو بھی تو خوان پر نعمت مین مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے

کہ کسی نے مخدوم سے سوال کیا تھا کہ ولی اپنی ولایت کی تصدیق کرسکتا ہے
فرمایا کہ عشرہ مبشرہ کے حق مین تو وحی ہوئی بس وحی کے منقطع ہونے پر اب
ولی کے حق مین کیونکر تصدیق ہوسکتی ہے۔ پھر خود ہی جواب دئے کہ الہام
سے تصدیق ہوسکتی ہے اگرچہ وحی موقوف ہوگئی ہے۔ لاکن تاہم الہام سے
چندان صحت ظاہر نہین ہوسکتی ہے کیونکہ الہام کی شان مین کہا جاسکتا ہے
کہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہہ الہام رحمانی ہے شیطانی نہین ہے۔ پھر کسی نے
جواب دیا کہ نور معرفت و ولایت سے یہہ دریافت کرسکتا ہے کہ یہہ الہام
رحمانی ہے یا یہہ شیطانی ہے تب آپ نے فرمایا کہ نور معرفت بھی تو مشابہ
استدراج و مکر کے ہے اگرچہ علامات اور امارات سے تمیز استدراج اور
معرفت کے درمیان مین ممکن ہے تاہم قطعی بات ثابت نہین ہوسکتی ہے
کیونکہ احتمال مکر و استدراج کا ہر جگہ پر ناشی ہے۔ پھر اوس سائل
نے پوچھا کہ اگر کوئی کسی کے حق مین یہ کہے کہ تو ولی ہے کیونکہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے خبر دیا ہے اور خواب مین دیکھا یا ہے اور شیطان کا متمثل
ہونا آپ کی شبیہ مین ممکن نہین ہے تب تو قطعی بات ثابت ہوسکتی ہے
کہ لاریب وہ ولی ہے۔ جناب مخدوم الملک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ
اگرچہ تمثل شیطان کا حضرت کی صورت کے ساتھ ممکن نہین ہے لیکن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا قطعاً ثابت نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہ
بات ہوسکتی ہے کہ سننے مین اوسکے دھوکھا ہوا ہو کہ ہمنے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے اور وہ بات حقیقت مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وسلم کی نہو - اور اوسنے سمجھا کہ حضرت ہی نے کہا ہی اوسیطرح پھر روایت
لوگون سے کرتا ہے حالانکہ وہ بات اوسنے شیطان سے سُنی ہی جیساکہ زندگی
مین ایسا واقعہ ہوچکا ہے سورہ والنجم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجمع صحابہ مین پڑھ
رہے تھے اور منکرین منافقین بھی جلسہ مین حاضر تھے اور شیطان بھی اوسی درمیان
مین آکر بیٹھا تھا لیکن شیطان کو کسی نے نہین دیکھا تھا جب حضرت تلاوت
کرتے کرتے اس آیت پر پہونچے افرایتم اللات و العزیٰ ومناۃ الثالثۃ
الاخریٰ آپ کا دم ٹوٹ گیا اور سانس لینے کو ذرا توقف فرمایا شیطان نے
ساتھ ہی دم ٹوٹنے کے اوسی آواز اور لہجہ کے ساتھ اوسی قافیہ و وزن کی
عبارت بناکر پڑھ دیا "تلک الغرانیق العلےٰ منھما الشفاعۃ
لترتجیٰ" - ترجمہ یعنی وہ سب بُت ایسے بزرگ ہین کہ اون سے شفاعت کی امید
رکھنی چاہیئے - سب لوگون نے سمجھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی پڑھ رہے
ہین - آپس مین تالیان دینے لگے کہ محمد صاحب بھی شفاعت بتان کے قائل
ہین - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یارون سے پوچھا کہ کیا سچ مچ ایسی بات
بیان کی ہے - کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت افسوس ہوا - پھر وہ
شخص سائل نے مخدوم الملک سے کہا کہ خواب کے دیکھنے والے سے ایسا ہی
معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شیطان کی شرکت نہین ہے
تب تو قطعاً ثابت ہوگا حضرت مخدوم الملک نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگ فرض بھی کرلین کہ حضرت صلعم
ہی کو سُنکر اوسنے کہا ہی لیکن جو دیکھنے والا اپنے حق مین کیونکر قطعاً ثابت کرسکتا ہی گو نفس الامر
مین ایسا ہی ہو مگر ازانجا کہ مکر و استدراج کا بھی وہ محل ہی اسلئے خوف ہرگز زائل نہین ہو سکتا

پھر یقین و اذعان تو جب ہی ہو کہ مکر و استدراج کا خدشہ نہین ہی۔ تمام ہوئی تقریر
مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی۔ پس تامل کیجیے کہ یہ مقام بہت نازک ہی خواب و خیال و الہام
کا وثوق اور اوسکا فائدہ یقینی جب ہی ہوگا جب شریعت یعنی کتاب اللہ و سنت رسول
اللہ کے موافق ہو کہ اوسوقت مکر و استدراج کا پورا خدشہ جاتا رہتا ہی اور فریب و کید کا محل بسبب
موافقت شریعت کی باقی نہین رہتا ہی۔ یہ مقام مقام اندیشہ کا ہی اس وجہ سے دیکھے ہین سیکڑون
اشخاص فاسد العقیدہ ہو گئے باین طور کہ خواب و الہام پر تکیہ کر کے مخالفت و موافقت شریعت
سے بحث نہین کیا اور تباہ ہوے۔ اس راہ طریقت کا ادب یہ ہی کہ خواب و الہام پر کام کا دار و
مدار نہ رکھے اور جو شریعت کی مخالفت گوارا نکرے بلکہ خواب و الہام کو بھی اسی شریعت ہی
کی معیار پر پرکھ لیا کرے کھرا کھوٹا معلوم ہو جائیگا۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صوفیہ
علیہ الرحمۃ کو معارف کشف و الہام ہین جسمین خطا کو بھی دخل ہی اور الہام و کشف کی سچے
ہونیکا معیار یہ ہی کہ علوم سی علماء اہل سنت کی اگر موافق ہو تو صحیح جانو اور جو سر مو فرق ہی
تو صواب سے دور سمجھو یہی بات حق ہی فماذا بعد الحق الا الضلال پھر اب گمراہی کی سوا
رہا کیا؟۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہین کہ اس راہ مین پھسلاؤ قدم کا بہت ہی اور مواخذات
کثیر ہین جب ہی تو فلاسفہ۔ دہریہ۔ ملاحدہ معطلیہ۔ اباحیہ معتزلہ اور مثل اسکے اہل بدعت
وہوا سے بغیر شیخ کامل کی اس راہ مین اپنی عقل کی بھروسے پر چلے اور ہلاک ہوگئے۔ چو غلام آفتابم
ہمہ ز آفتاب گویم + نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم + رہ گئے وہ فقرا کہ بارہ مہینہ یعنی
ہمیشہ نماز نہین پڑھتے ہین درانحالیکہ کوئی عذر شرعی جنون و سکر کا بھی اون مین
ظاہرا نہین پایا جاتا ہی۔ اچھے خاصے ہین گفتگو میں امتیاز ہی پاخانہ پیشاب مین
طہارت کا خیال ہی نشست و برخاست مین ستر کھلنے نہ کھلنے کا تمیز حاصل ہی عذر معقول

سونا بیٹھنا ٹھکانے سے ہے۔ خوش عیش خوش لباس ہین لیکن نماز ادا کرنے مین اوس امر کے غافل
اور بے ہودہ ہین کہ گاہے نہین ادا کرتے ہین۔ ایسے شخص بیہوش کی نسبت بعضے تو یہ کہتے ہین کہ
آپکو حواس نہین ہے ہمیشہ استغراق مین رہتے ہین۔ اس قول کے قائل تو نہایت ہی ہٹ دھرم
ہین۔ بولنے والے کی وجاہت کا خیال کرکے لوگ منہ لیکے رہجاتی ہین ۵ خاطر سے یا لحاظ سے
مین ہان ہو گیا۔ جھوٹی قسم سے آپکا ایمان ٹوٹ گیا + ورنہ اس صفات کا شخص جسکو اپنے ہر کام کا
ہوش ہے صرف نماز کے بارہ مین بیہوش کس قانون کی رو سے ہو سکتا ہے۔ مانا کہ وہ کبھی
کبھار بیہوش ہو جاتا ہو پھر وقت افاقے کے کیون نماز کو ادا نہین کرتا۔ ایسون کے بارے
مین اوپر تحریر گذر چکی "مجنون" کے اولیا اللہ نہین ہونیکے بیان مین ملاحظہ فرمایئے
بعضے کہتے ہین کہ آپ کعبہ مین نماز ادا کرتے ہین اس قول کے قائل تو اور بھی اوس امر سے
کے غافل معلوم ہوتے ہین نماز نہین پڑھنے مین ایسا بودا شعبدہ کرنا گویا دیدہ جوڑکر اپنے نماز
نہین پڑھنے کا اقرار کرنا ہے۔ لوگ اس خصوص مین کسقدر پریشان اسلئے ہو رہے ہین کہ اسکے
اس فعل کو خرق عادات مین شمار کرکے کرامت پر ڈھالتے ہین اور حقیقت مین اس امر کو اس
شخص کے سچ جانتے ہین حالانکہ یہ مسلم نہین ہے کہ وہ ہر وقت کعبہ مین پڑھتا ہے کیونکہ ہر وقت
کعبہ مین جانیکو دلیل شرعی سے ثابت نہین کر سکتا ہے۔ الہام و خواب کا اعتبار نہین وہ
محتمل شیطانی و رحمانی دونون کا ہے جیسا کہ صوفیہ کرام کے اقوال سے اوپر ثابت ہو چکا
دوسرے ایک آدھ مرتبہ کسیکو دکھلا دینا بھی مثبت مدعا نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ان امور مین
سفلی اعمال اور مسمریزم وغیرہ سے کید و مکر پھیلانیکا نہایت عمدہ موقع ہے۔ طے کرنا منازل کا
اور خلاف واقع دکھلا دینا۔ اور آن کی آن مین سیکڑون کوس سے اشیا کو منگوا دینا۔ اور
آنکھ بند کرنا ہے کہ سیکڑون منزل طے کرنا ہے۔ اور اسکے سوا ہزارون طرح کی خرق عادات ان

لوگونکو بہین یا جنہ یہ کہتی ہے برہمن جوگی سنیاسی کبیر پنتھی وغیرہ برابر کیا ہی کرتے ہین سیکڑون
انگریزان [illegible] والی تھیاسوفیکل سوسائٹی والی عجائب و غرائب حرکات خلاف
عادات دکھلایا ہی کرتے ہین مراعات علوم و فنون سے انگریزان اور کثرت جوگ و مراقبہ
و [illegible] ہو دوہ وہ خرق عادات دکھلاتی ہین کہ اہل حق مین ہرگز اوسکا وجود
نہین [illegible] سبب ہی خرق عادات نہ جزو ولایت ہی اور نہ موقوف علیہ ولایت ہی یہ خلوت خاص
مین رہ [illegible] دیکھے گئے + وہ اشارے کہ تری جنبش مژگان مین نہین + آن امور سے آدمی
ولی اللہ نہین ہو سکتا اور اوسکو خرق عادات کرامت نہین کہلا سکتے ہین - اصل ولی اللہ کی
کرامت تقوی و استقامت ہی جیسا کہ قرآن مین ہی قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا -
جنید سید الطائفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین ایک شخص مرید ہونیکو آیا چند روز رہکر جانے لگا
آپنے فرمایا کہ کیا آئے اور کیا چلے - اونہون نے عرض کیا کہ ہم مرید ہونیکے ارادے سے حاضر
ہوئے تھے لیکن باوجود اسقدر شہرت کے آپ مین کوئی خرق عادات نہین پاتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ کیا کوئی امر خلاف تقوی و استقامت کی یعنی کوئی امر خلاف شریعت کی
مجھہ مین تو نے دیکھا فرمایا نہین تب آپ فرط جذب و مسرت مین اوسکا ہاتھہ پکڑ کے
کہنے لگے کہ از جنید ہمین کرامت بس است - کہ جنید سے یہی تقوی و استقامت کرامت کے
کے لئے کافی ہی - اگر اسی خرق عادات پر ولایت خاصہ موقوف ہوتی تو سید الطائفہ جنید رح
کو جناب باری عز اسمہ بہت کچھہ خرق عادات عنایت کئی ہوتا لیکن اگلے استقامت والے
اولیاء اللہ سے خرق عادات کا زیادہ ہونا دستور نہ تھا - گو عنایات لم یزلی سے کوئی امر بعید نہ تھا
بقول درد رح سے قتل عاشق کسی معشوق سے کچھہ دور نہ تھا + پر ترے عہد سے آگے تو یہ دستور نہ تھا
[illegible] کہ احمد بن حنبل رح سے کسی نے [illegible] پوچھا کہ اگلے اولیاء اللہ

کرامت زیادہ کیون نہتھی اور اب کیون ہی۔ فرمایا اگلون کا ایمان ایسا قوی تھا کہ اون کو کسی دوسری شئی کی ضرورت نہتھی جسسے وہ ایمان کو قوی کرتے اور اب کی اولیاءاللہ ضعیف الایمان ہین اوس درجکا ایمان اونکو نہین ہی اسلئے انکو کرامت دیکر اللہ انکی ایمان کو قوی کرتا ہی۔ بعض مکتوب مین آیا ہی کہ استقامت کا درجہ کرامت سے بھی زیادہ ہی حضرت نقشبند رح سے کسی نے کرامت طلب کیا فرمایا کہ میری کرامت تو ظاہر ہے کہ باوجود اسقدر گنا ہونکی مین زمین پر چل پھر رہا ہون۔ اور زمین مین دھنس نہین جاتا ہون۔ کرامت اسکا نام ہی کہ آدمی اللہ کے عذاب سی مامون نہو بیٹھے اور اپنے اعمال و افعال حسنہ پر مغرور نہوے۔ اپنے کو تمام مخلوقات سی برا جانے۔ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ سی کسی نے سوال کیا کہ آپ کی داڑھی بہتر ہے یا کتے کی دُم فرمایا اگر خاتمہ بخیر ہوا اور یہ محنت ہماری مقبول ہوئی اور یہ کام ٹھکانے لگا تو یہ داڑھی داڑھی ہی ورنہ کتے کی دُم سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ یوسف بن اسباط رح سفیان ثوری رح کے پاس گئے وہ تمام شب روتے تھے مین نے کہا یہ رونا کیا ہی شاید گنا ہون پر روتے ہو تنکا اوٹھا کر کہنے لگے کہ گناہ کیقدر ہون اللہ کے نزدیک اوسکا بخشنا اس سے بھی آسان ہی لیکن رونا اسکا ہی کہ کہین اسلام مجھہ سے سلب کر لیا جاے اپنے بندے پہ جو کچھہ چاہو سو بیداد کرو + یہ نہ آجاے کہین دلمین کہ آزاد کرو + حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے کہ مین بوڑھا ہو گیا ہون لیکن عیوب مجھہ مین جیون کی تیون ہین۔ اور معلوم نہین کہ کل کیا میرے ساتھہ معاملہ ہوگا۔ حضرت حسن بصری رض بیان کرینگے کہ حدیث مین آیا ہی کہ قیامت مین ایک شخص بعد عذاب ہزار برس کے آگ سی نکالا جاویگا۔ اوسکا نام ہناد ہی وہ اللہ پاک سے کہیگا

یا حنان یا منان حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش وہ آدمی ہنادین ہی ہوتا۔
اولیاء کرام اللہ پاک کی بے نیازی کا اندازہ کر کے کمال عبودیت کی داد دے رہے ہین یا اوسکی رحمت پر ناز کر رہے ہین سہ نقش کو اوسکی مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین کھینچتا ہے جسقدر اوتنا ہی کھچتا جاے ہے۔ حضرات؟ اپنے نفوس کو فخر و غرور و نخوت سے پاک کرنا اور حسد کینہ بغض ریا سمعہ سے بری فرمانا اور عبادات و معاملات مین اخلاص و تقوی سے کام لینا۔ اور عادات و حرکات مین عبودیت کی داد دینا اصل کرامت یہی ہے۔ ابن القیم رح نے اغاثۃ اللہفان مین لایا ہے کہ ابی الدنیا نے خالد بن ایوب سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل کی بڑے عابد و نمین سے تھے اونکو خواب مین کسی نے کہا کہ تم فلان شخص کی پاس جاؤ۔ یہ خواب متواتر تین رات ہوا تب عابد صاحب اونکی پاس تشریف لیگئے وہ موچی تھے عابد صاحب نے اپنے حاضر ہونیکا قصہ بالتفصیل بیان کیا اور پوچھا کون سا فعل آپ ایسا کرتے ہین جس سے اس درجہ مقبول ہین فرمایا مین تو کوئی بڑا عابد نہین۔ ہان صرف اس امر کا البتہ مجھے التزام ہے کہ مین اپنے کو سب سے برا جانتا ہون اور واقعی ہون بھی کوئی شخص میرے سامنے ایسا نہین گزرا ہے کہ جسکی نسبت مین نے یہ نہین سمجھا ہے کہ یہ جنتی ہے اور مین دوزخی ہون سہ پڑی اپنی برائیون پر نظر تو نگاہ مین کوئی برا نہ رہا سستحا سبوا قبل ان تحاسبوا۔ اپنے نفس کا حساب لے لو قبل اسکے کہ تم کو اوسکی طرف سے حساب دینا پڑے۔ نفس کا فربڑا موذی ہے اسکی اصلاح کا نام تقوی و کرامت ہے۔ اولیاء اللہ بال بال حساب نفس کا لیتے ہین۔ اور پھونک پھونک کر قدم بڑھاتے ہین ہر کام مین اسکا خیال رکھتے ہین کہ اللہ ہی کو واسطے ہو نفس کی شرکت نہونے پاوے سہ بہت دور ہے اپنے نزدیک تو بھی سمجھو یا وہ کافر ہمانے بہت ہین۔ امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فرزند او کو سایہ سے بھاگتے تھے باین خیال کہ کہین نفس کی آسائش کیلئے سایہ مین ٹھہرنا ہمارا

سو خواری مین شمار نہ کیا جاسے ۔ اب بھاگتے ہین سایۂ زلف بتان سے ہم ٭ کچھ دل سے ہین ڈرے ہوئے
کچھ آسمان سے ہم + حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ کرامت تقوی کرنیکا نام ہے اور تقوی
یہ ہے کہ گناہ پر اصرار نکرے اور عبادت پر مغرور نہو - ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے
کہ ذرہ برابر نیکی ساتھ تقوی اور یقین دل کے افضل ہے اوس عبادت سے کہ جو یقین دل سے
نہو اگرچہ پہاڑ برابر کیون نہو - دل ہی پونجی ہے یہ درست ہے تو سب کچھ ورنہ بغیر اسکے
ساری عبادتین بے روح کی ہین ۔ کشش دل کی ہے کام آتی ہے ورنہ ٭ فسون سیکڑون
ہین فسانے بہت ہین + بڑی کرامت یہ ہے کہ دل متقی ہو جاے پس جس شخص کا نماز پڑھنا
یقینی نہین ہے اور اوسکو شرع پر استقامت حاصل نہین ہے ہرگز اوسکی صحبت
اختیار نکرے اگرچہ خرق عادات ہزارون اوس سے صادر ہون اوسکا کچھ خیال نفرمانا چاہیے
ایسے شخص سے اچھے ہونیکے احتمال پر مرید ہونا ایمان پر ضرر پہونچنے کا قوی گمان ہی
نہین بلکہ یقین ہے - قرآن پاک مین آیا ہے کہ گنہگار اور کافر کی فرمانبرداری مت کر لَا تُطِعْ
مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا پہلے گنہگار کی فرمانبرداری اور اطاعت سے منع کیا - بعد مین
کافر کی اطاعت سے - کیونکہ کفار کی صحبت بسبب اس امر کے کہ اوسکی برائی معلوم ہے چندان
ضرر رسان نہین ہے جتنا فاسق و فاجر مسلمان کی صحبت سے ضرر ایمان پر پہونچتا ہے - دوسری
جگہ قرآن مین ہے وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَ
كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا - ترجمہ مت تابعداری کر اوس شخص کی جسکے قلب کو مین نے
غافل کر دیا ہے اپنی یاد سے - اور جسنے اپنے نفس و خواہش کی پیروی کی - اور جسکا فعل اندازہ
شریعت سے باہر ہے - کیا یہ اسلام کے ادبار کا زمانہ ہے کہ کسی زمانہ مین نماز کا پڑھنا ہی کرامت
شمار کیا جاتا تھا - یا اب نماز کا نہین پڑھنا کرامت و خرق عادت بتلایا جاتا ہے - یا رنڈیون کا

گانا سننا اور مزامیر و معازف کو استعمال کرنا ہی فسق و فجور گنا جاتا تھا - یا اب یہی
گانا بجانا اور مزامیر و معازف کو طریقت کی رو سے حلال جاننا تقوے و کمال ایمان
کر کے تعبیر کیا جاتا ہی - کسی زمانہ مین آتشبازی مین روپیہ صرف کرنیوالا مبذرین مین سے
شیطان کا بھائی تصور کیا جاتا تھا - یا اب یہی صرف بیجا کرنیوالے اللہ والے کہلاتے ہین
یا تو اسلام کے ہادی برحق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت اجنبی کی بیعت ہاتھ پکڑ کے
نہین لی یا اب کے شاہ صاحبان اپنی اجنبی مریدنی سے پیر دبواتے ہین اور اونسے تخلیہ کر کے
باتین کرتے ہین - ان افعال کے مرتکب حضرات کو اگر ہم دیدہ و دانستہ بزرگ و ولی اللہ سمجھے
ہین تو ہماری سمجھ پر پتھر پڑین ۔ تجھے ای سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے ۔ پڑین پتھر
سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے - قال اللہ تعالی یا ایہا النبی اذا جاءک
المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن الخ فتح مکہ کے روز یہ
آیت نازل ہوئی جب آپ بیعت مردون کی لے چکے تو بعد از فراغ عورتون سے عہد لیا
اور عورتونکی بیعت لی - اسوقت کی عورتون ہین جو خصائل رذیلہ تھی اون سے توبہ کرائی اور ہندہ
زوجہ ابوسفیان بھی اوس بیعت مین شریک تھین چنانچہ سب عورتونکی طرف سے وہی زبان سے
اقرار کرتی تھین - قول الجمیل مین ہے کہ عورتون کی بیعت کرنیکا طریقہ یہ ہی کہ مرشد
ایک کنارہ کپڑیکا پکڑے اور بیعت کرنیوالی عورت دوسرا کنارہ اوس کپڑیکا پکڑے - اور بیعت
عورتونکی بدون پکڑنے کسی چیز کے بھی جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے
اے اہل اسلام اولیاء اللہ محفوظ ہین انکی شان سے کبائر پر اصرار کرنا بعید ہو جس شخص کو کبائر
گناہ پر اصرار کرتا ہوا دیکھو اور فسق و فجور مین ڈوبا ہوا پاؤ وہ ہرگز ولی اللہ نہین - تیرا اس
طرح سے شیطان تمہین اونکی طرف رجوع کریگا اور اونکی خوشبو تک چلانے لگیگا - اور بڑے مکر وکید سے

اونکی آبرو و سطوت کو تمھارے دل پر جمادیگا انواع خرق عادات سے تمکو بہلاو یگا۔ دنیاوی
وجاہت اوسکی تمھارے دلکو کھینچے گی۔ کثرت سے مریدین کا ہونا قلب مین عظمت کو ڈالیگا۔
یقین کرکے مانو کہ ولایت خاصۃ تقویٰ مین منحصر ہے اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
جو شخص متقی نہین چاہئے کچھ ہی ہو لیکن وہ خدا کا دوست نہین واللہ ثم باللہ ہم جسپہ مرتے
ہین وہ ہی بات ہی کچھ اور ہ عالم مین تم سے لاکھ سہی تم مگر کہان +

اولیاء اللہ رح کی شان مین آیات واحادیث

ہزاروں آیات واحادیث مین چند آیت وحدیث کا ذکر کرتے ہین سچے دوستان اللہ پاک کی متقی وپرہیزگار
ہین جو تقوی واستقامت کی زیور سے آراستہ ہین اور محبت وخلوص کے عطر سے بسے ہوے ہین +
قرآن پاک مین ہے۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ سورہ یونس مین ہے کہ خدا کی دوستون
کو نہ دنیا مین کچھ خوف ہے اور نہ عاقبت مین کسی امر کا اونکو ڈر ہے اور وہ کون ہین
یہی جو ایمان لائے اللہ پر اور متقی وپرہیزگار رہوئے۔ بعضوں نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا
ہے کہ اولیاء اللہ کو نہ قبر مین منکر نکیر کے سوال کا ڈر ہوگا اور نہ وہ قیامت مین حساب
وکتاب سے اندوہگین ہونگے ع حساب اصلا نہ پوچھے مجھسے میرے دلکی زخمونکا ؞ حساب بیت
درد دل اگر وہ دلربا سمجھے + جیسا کہ قرآن مین ہے لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ
وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا یَوْمُکُمُ الَّذِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
نہ اندوہگین کریگی اونکو گھبراہٹ بڑی ملاقات کرینگے اون سے ملائکہ اور کہینگے
کہ یہ دن وہی ہے جسکا آپ دنیا مین وعدہ دئے گئے تھے۔ آج آپ جنت مین داخل
ہونگے اور جو خواہش کرینگے وہ نعمت آپکو ملے گی۔ قرآن پاک مین ہے اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہُ

الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ میرا کارساز ہے خدا جسنے اوتارا
ہے قرآن اور وہ دوست رکھتا ہی صالحین کو - ابن عباس رضی نے کہا کہ یہان مراد صالحین سے
متقین ہین یعنی جو لوگ شرک نہین کرتے ہین اور توحید کامل رکھتے ہین نماز پڑھتے ہین
اور سب امرون مین پیرو رسول اللہ کے ہین ایسے لوگ اولیاء اللہ ہین انکا دین و دنیا
دونو نہین اللہ کارساز ہی کسیکی عداوت ارباب صالحین و متقین اولیاء اللہ کو ضرر
نہین پہونچا سکتی ہی کیونکہ وہ حمایت مین خدا کی ہین ؎ دشمن اگر قویست نگہبان
قوی ترست - اور بالفرض کوئی مصیبت انکو پہونچی تو اوسکو وہ آزمائش منجانب
اللہ سمجھتے ہین اور اوسپر صبر کرنیکو بہت بڑا تقرب خیال کرتے ہین ؎ بڑھ گئی ہے
عشق مین حرص اسقدر اپنی کہ ہی ÷ غم پہ غم کی آرزو حسرت پہ حسرت کی طلب ÷ مخدوم
الملک رح نے فرمایا ہی ایک مرتبہ ولی کا یہ ہی کہ تعریف کرنے سے مخلوق کے خوش نہو
اور برائی کرنے سے رنج نہو اسیوجہ سے اگر کوئی اولیاء اللہ کو ابو یزید - زاہد - امام
عابد - پارسا کہتا ہی تو اوسکا اعتماد نہین کرتے ہین - اور کوئی مرتد و کافر مشرک کہی تو اوسکا بھی
غم نہین فرماتے ہین ؎ صاحب نظر نباشد دربند نیکنامی ÷ خاصان چہ باک دارند از
گفت و گوی عامی ÷ اس سے بالا مرتبہ ولی اللہ کا یہ ہی کہ تعریف کرنے سے رنج ہو اور
ذم کرنے سے خوش ہو (خوان پر نعمت) اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ
يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اللہ دوست ہی ایمان والون کا نکالتا ہی اونکو اندھیرون سے
اوجالے مین اور وہ جو کافر ہین اونکے رفیق ہین شیطان نکالتے ہین اونکو اوجالے سے اندھیرے

ہین وہی لوگ دوزخ والون سے ہین اور ہمیشہ وہان رہینگے۔ اللہ پاک نی اس آیت مین یہ خبر دی ہے کہ جو شخص اللہ کی مرضی پر چلتا ہی اوسکو اللہ راستہ دیکھاتا ہو ظلمات سے یعنی کفر و شرک و ریب سے نکالکر نور حق جلی مہر منیر کیطرف پہونچا دیتا ہی اور کافرونکا دوست و کارساز شیطان ہی۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے دوست اولیاء اللہ کو تمام برائیون سے محفوظ رکھتا ہی۔ اور نور حق صفا ر قلب بمنازل تقرب تک پہونچا دیتا ہے نور کا لفظ واحد ہی اور ظلمات کے جمع لانے سے اشارہ اسطرف ہی کہ راہ حق ایک ہی ہی اور کجی کی بہت شاخین ہین اللہ تعالے اپنے متقی مومن بندونکو سارے کفر و شرک و بدعت و فسق و فجور سے نکالکر ایک راہ حق اتباع کیطرف دلکو رجوع کر دیتا ہی اور شیطان اپنے دوست کو ایمان کی باتون سے دلکو پھر اکر فسق و فجور شرک و بدعت و ترک صلوٰۃ کیطرف متوجہ کرا دیتا ہے اور حیران و پریشان کئے رہتا ہو وسوسہ باطل سے اونکے دلکو کبھی چین سے فارغ ہونے نہین دیتا جو جتنے مشرک و بدعتی فاسق ہین علے حسب اتب کفر سب اولیاء شیطان ہین۔ اور کفر کا لفظ عام ہی۔ چھوٹے بڑے کفر دونونکو شامل ہی۔ کفر دون کفر۔ آل عمران مین ہی وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ دوست ہی ایمان والون کا۔ بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ کیون نہین جو کوئی پورا کرے اپنا قول و قرار اور پرہیزگار رہے سو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو۔ عہد کو پورا کرنا عام ہی خواہ کسی آدمی سے عہد ہو یا عہد اللہ سے ہو۔ خدا سے عہد بندون کا بڑا روز الست کا عہد ہی جسدن ہملوگون یعنی کل بنی آدم سے دنیا مین توحید و کتاب و سنت پر چلنے کا وعدہ اجمالاً لیا گیا تھا۔ جتنے مشرک و بدعتی فاسق تارک الصلوٰۃ ہین وہ سب اوس عہد سے غافل ہین اور عہد شکن ہین تو وہ متقی نہ ٹھہرے

اور جو متقی نہین وہ خدا کے دوست بھی نہین - حدیث مین آیا ہی جسمین چار خصلتین ہین وہ
منافق پکا ہی اور ایک اور دو جسمین ہو وہ کچا منافق ہی - جو امانت مین خیانت کرے
بولنے کے وقت جھوٹھ بولے قول و قرار پھر جب یہ امر ثابت ہوا کہ ولی اللہ نہین ہو سکیگا
مگر مومن متقی تو ماہیت و حقیقت متقی سے وقوف ضروری ہی - ابن عباس رض نے
کہا کہ متقی وہ مومن ہین جو شرک سے بچتے ہین طاعت پر عمل کرتے ہین - دوسری روایت
مین ہی کہ متقی وہ لوگ ہین کہ ڈرے سے بھول چوک اور ترک ہدایے پر اللہ کے عذاب سے
ڈرتے ہین قرآن کی تصدیق پر رحمت کی امید رکھتے ہین - کلبی نے کہا کہ متقی وہ آدمی
ہے کہ جو کبیرہ گناہون سے پرہیز کرتے ہین - اعمش نے بھی اسکی تصدیق کی ہی
کسی نے کہا کہ متقی وہ آدمی ہی جو چھپی باتون پر ایمان لاتے - نماز پڑھتے ہین - زکوٰۃ دیتے
ہین - آخرت پر یقین کرتے ہین - اور آسمانی کتابون کی تصدیق کرتے ہین جیسا کہ خود
اللہ صاحب نے متقین کی صفت کو اول سورہ بقرہ مین بیان کیا ہی ھُدًى لِّلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن
قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ - ابن جریر نے کہا کہ اول سورہ بقرہ کی آیتین
ان سب اقسام کو شامل ہین - عطیہ سعدی کی روایت مین مرفوعًا آیا ہی کہ
بندہ مومن متقی نہین ہوتا جب تک ڈر والی چیز سے بچنے کے لئے بے ڈر والی چیز
کو نہین چھوڑ دے - اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہی - امام شوکانی رح
نے فرمایا ہی کہ کمال تقوی کا یہی ہے کہ جو اس حدیث مین آیا ہی اور شرعی معنی تقوے
کے بھی یہی ہین اسی معنی کی طرف جانا واجب بتلایا ہی - اس حدیث کو احمد و عبد بن حمید

بخاری نے تاریخ مین لایا ہے - ابن ابی حاتم و بیہقی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے - ترمذی نے
حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہے سورہ حجرات مین بڑے متقی کو بڑے بزرگ کرکے یاد کیا ہے
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ تحقیق کہ جو بڑا پرہیزگار تم مین سے ہے وہی اللہ کے
نزدیک بڑا عزت والا ہے اور اللہ خبردار ہے - ایک مقام مین یہ بھی ہے إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا
الْمُتَّقُونَ کہ کعبہ مشرفہ حرم محترم کی تولیت کی صلاحیت نہین ہے مگر متقین کو -
یعنی سیوا پرہیزگارون کے خانہ خدا کی تولیت نہین کسیکو لائق ہے بعض اہل
علم نے کہا ہے کہ پارہ سیقول کی آیتین صفت متقی مین جامع ہین جنمین یہ صفتین
پائی جاوینگی وہ کامل متقی ہے اور جو متقی ہے وہ دوست اللہ کا ہے لَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ
بِاللهِ سے أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ تک - ابن ابی حاتم
نے کہا ہے کہ اس آیت مین عام قاعدے مضبوط عقیدے ہین - ابو ذر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے سوال کیا تھا کہ ایمان کیا چیز ہے - آپنے یہ آیت پڑھکر سنائی پھر بھی پوچھا پھر اسی
آیت کو پڑھا - ابن کثیر نے کہا ہے کہ اصل بات اللہ عزوجل کی طاعت و بجا آوری حکم
ہے - جدھر کا وہ حکم کرے اوسیطرف رخ کرنا چاہیے بڑی نیکی و تقوی یہی اتباع شریعت ہے
کچھ مشرق و مغرب کیطرف منھ کرنا طاعت نہین ہے - اگر بے حکم خدا ہو اس آیت مین
اٹھارہ صفت مومن کامل متقی کی بیان فرمائی ہے - اللہ - اور دن آخرت - ملائکہ - اور
آسمانی کتابون اور سب نبیون پر ایمان لانا - یہ پانچ چیز پر ایمان لانیکو فرمایا ہے مال
قرابت دار - یتیم - مساکین - مسافر - سائلین - گردن چھوڑانیکے موقع پر دینے کو ارشاد
فرمایا ہے - صبر کرنیکے تین موقع بتلائے ہین - سختی و حالت محتاجی جسکو باساء کہتے ہین
اور مرض و اسقام و آلام کیحالت مین جسکو ضراء کہتے ہین اور وقت قتال و ملاقات اعدا کے

جسکو حین الباس کہتے ہین سو روز آفتین نئی ہین لڑائی کے ساتھ جب دیکھو زخم
تازہ ہی زخم کہن کے ساتھ - پھر نماز و زکوٰۃ و عہد کی بڑی تاکید فرمائی ہی - واحدی نے
کہا کہ حرف واو کے لانے سے اشارہ اسطرف ہی کہ جب تک ساری صفتین پائی نہین جاوینگی
تب تک کامل مومن و متقی نہین پھر جو لوگ ان مین سے ایک صفت کے ساتھ بھی متصف نہین
ہین وہ نرے مومن ہی نہین متقی و ولی اللہ تو کیا ہونگے سو دل عبادت سے چرانا اور جنت
کی طلب و کام جو راس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب - اذا عاهدوا سے تمام عہدا
کیطرف اشارہ ہی - کیونکہ بنی آدم سے ازل مین اجمالاً سب احکام شرع کو ماننے اور اوسپر
عمل کرنیکا وعدہ لے لیا گیا تھا - اور پھر اللہ صاحب نے سورۃ انفال مین سچے مومن متقی کی
علامت کو ارشاد فرمایا ہی کہ ایمان والے وہ ہین کہ جب نام آوے اللہ کا تو ڈرجاوین اور
جب پڑھین اونپر اوسکے کلام کو تو زیادہ ہووے اونکے ایمان اور اپنے رب پر بھروسا
رکھتے ہین اور جو کھڑی رکھتے ہین نماز اور زکوٰۃ دیتے ہین ایسے لوگ سچے ایمان والے ہین - اونکے
واسطے درجے ہین اونکے رب کے پاس اور مغفرت ہی اور روزی ستھری ہی تقویٰ کی بڑی بڑی فضیلت
قرآن مین مذکور ہی ازانجملہ چند فضیلتون کا بیان اسجگہ کیا جاتا ہی - ایک تو تعریف
اور شان اوسکی کہ فرمایا اللہ صاحب نے اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
یعنی صبر کرین اور تقویٰ کرین تو بڑی کام کی بات ہی - دوسری محافظت اور بچاؤ دشمنون
سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا یعنی اگر صبر
کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو تمھارے دشمنون کا مکر تمکو ضرر نہ پہونچا سکیگا - تیسری متقی
پر اللہ کی مدد اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی
اللہ کی مدد اونپر ہے جو متقی اور نیکوکار ہین - چوتھی نجات سختیون سے اور ملنا حلال رزق

کہ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو ڈرے اللہ سے نکالتا ہے ہر سختی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان بھی نہین رکھتا تھا - پانچوین یہ کہ تقوی کی نسبت سارے اعمال اونکے سنورینگے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ چھٹی متقیون سے یعنی اللہ کے ڈرنیوالونسے کوئی گناہ بھی ہو جائیگا تو اللہ بخشدیگا وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ - ساتوین یہ کہ خدا کے متقی لوگ دوست ہین اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ - آٹھوین قبول ہونا ہر بندگی کا خدا کی درگاہ مین تقوی پر موقوف ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ - نوین یہ کہ متقی لوگ خدا کو بڑے پیارے ہین - اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ - دسوین بشارت و مژدہ ہی متقیون کے لیے کہ دنیا و دین دونون مین انکو چین ہے - گیارھوین متقیونکے لیے دوزخسے نجات ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا - بارھوین یہ کہ متقیون ہی کے لئے جنت تیار ہوئی ہے اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تیرھوین یہ کہ آسمان زمین کی ساری برکتون کا وعدہ انھین تقوی والیکے لئے ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاءِ اگرچہ یہ سب فضیلتین متقین کی ہین لیکن فی الحقیقت یہ سب آیتین اولیاء کرام کی فضیلت مین ہین کیونکہ جو لوگ متقی ہین وہ خدا کے دوست ہین اور جو خدا کے دوست ہین وہ متقی ہی ہین - قال تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تحقیق کہا جنھون نے کہ رب ہمارا اللہ ہی پھر اوسی پر ٹھہرے رہے - اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی

سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا۔ ہم ہین تمھارے رفیق دنیا و آخرت مین۔ اونکو
وہان ملیگا جو چاہو گے کیونکہ وہان تم مہمان ہو گے اللہ بخشنے والی مہربان کے۔ یہ فرشتے دن
حشر کے اوترتے ہین جسدن ہر کسی کو اپنا غم و فکر ہوگا۔ یا مرنیکے وقت اوترینگے۔ اور
خوشخبری دینگے۔ آیت دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کا وصف یہ ہے کہ وہ قائل توحید الوہیت
اور ربوبیت کی ہوتے ہین اور پھر اس قول پر جمے رہتے ہین اور اسی پر مرتے ہین ؎
مین کہان سنگ دریا ہی کہ ٹل جاونگا * کیا وہ پتھر ہے پھسلتا کہ پھسل جاونگا *
مرا دماغ کہ از کوے یار برخیزد * نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد * اور آیت قرآن سے یہ بھی معلوم
ہوتا ہی کہ جس چیز کی تمنا ہوگی وہان اوسکو پائینگے فِيمَا اشْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ
خَالِدُونَ۔ جو طالب خدا کے ہین وہ جنت و بہشت حور و غلمان سے زیادہ اللہ پاک کے
لطف و عنایت کے طلبگار ہین۔ اور ما و شما کو جنت ہی نصیب ہے تو غنیمت ہی۔ اگرچہ جو جنت
مین جائیگا وہ دیدار الٰہی سے محروم نہین رہیگا۔ مگر ہر آدمی کی تمنا اوسکے حوصلے کے
موافق ہی۔ گو دینے والا ارحم الراحمین ہی۔ کیا کچھ نہ دیگا۔ عیاں را چہ بیان رباعی
من بندۂ عاصیم رضاے تو کجاست * تاریک دلم نور صفاے تو کجاست * ما را تو بہشت گر
بطاعت بخشی * آن بیع بود لطف و عطاے تو کجاست * قال تعالی لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ
أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ
الْأَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا
قابل دینے کے ہین وہ لوگ جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے۔ بے خبر اونکو
اونکے نہ مانگنے کی وجہ سے غنی و تونگر سمجھتے ہین۔ تو اونکو پہچان سکتا ہی اونکے چہرے سے
وہ لوگون سے لپٹ کر نہین مانگتے ہین۔ اس آیت مین ایک تو تعریف ہی فقراء اسلام

کی کہ وہ راہ خدا مین بند ہو رہے ہین - اونکو کوئی کام سیوا رضائے خدا کے نہین ہے وہ معاش کی تلاش کیلئے بھی نہین نکل سکتے ہین - سہ اسی تقریب اوس گلی مین رہے + متین ہین شکستہ پائی کی + دنیا کے تمام کھانو نکے مزے سے اونکو غرض نہین - اونکی غذا غم محبت ہے - اونکا شربت شربت دیدار سہ غم کھاتا ہون لیکن میری نیت نہین بھرتی کیا غم ہے مزیکا کہ طبیعت نہین بھرتی + سہ خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانیکو + یہ غذا ملتی ہے جانان ترے دیوانے کو + قناعت اس درجہ کا کہ باوجود حاجت کے بھی کسی سے سوال نہین کرتے ہین سہ چو بستہ شکر قناعت لب سوال مرا + زبان بود بدہن لقمۂ حلال مرا + قبل صحبت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ہریرہ رض پیٹ بھر روٹی پر مزدوری کرتے اور سوال نکرتے سہ اے قناعت تونگرم گردان + کہ ورائے تو ہیچ دولت نیست - اس آیت مین بیان ہے کہ کوئی ایسونکو دیتا بھی نہین ہے کہ خود کسی سے سائل نہین ہوتے ہین - اپنے کو آسودہ حال دکھلاتے ہین - وہ متوکل شخص ہین - دنیاوی اسباب پر اونکا بھروسا نہین ہے نہ کسی سے مانگتے ہین - اور نہ کوئی اونکو دیتا ہے - اللہ ہی اونکا کفیل رزق ہے غیب سے رزق پہونچاتا ہے - انھین کو ارشاد ہوا ہے فِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ - آسمان مین تمھارے رزق ہے اور وہ چیز ہے جسکا تمھارے ساتھ وعدہ ہے - پھر ارشاد ہوتا ہے مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جسکے دلمین اللہ کا ڈر ہے یعنی جو متقی ہے اوسکے کام کی راہ خدا نکال دیتا ہے اور اونکو ایسی جگہ سے رزق خدا دیتا ہے کہ جہان گمان نہین - معلوم ہوا کہ جو لوگ بھیک مانگتے ہین وہ متقی نہین وہ اولیاء اللہ نہین سوال کرنا شرعا حرام ہے یا گناہ کبیرہ اور سوال کرنے سے آبرو جاتی رہتی ہے اولیاء اللہ کا منصب تیج ہے

کہ کسی آداب شرعی کو اگرچہ کتنا ہی حقیر کیوں نہو ترک نکرے - پھر سوال کرلینے اور جھڑکیاں مانگے پھرنے کے کیا معنی - اولیاء اللہ محض محفوظ ہین یعنی حفاظت حق مین ہین [illegible] زبان کو بھلا ایسے حرام سوال سے [illegible] رکھتا ہی سب بیٹھے پھرتے ہوئے [illegible] پر کیا کرین کہ مجھ سے منت [illegible] ہی + وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ فرماتا ہے اللہ صاحب [illegible] واسطے ہمارے ہم سو بتلا دینگے اونکو اپنی [illegible] یعنی تقرب مقامات اور رضا [illegible] راہین ہم بتلا دینگے - اور دنیا [illegible] بیگ - اونکو نجات دینگے اور [illegible] ساتھ ہی ہین - اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ اللہ کی عبادت مین مجاہدہ کر لیتے ہین یعنی ہر عبادت کی ادا مین سرگرمی ظاہر کرتے ہین اور خشوع وخضوع کو برتتے ہین اخلاص نیت اتباع سنت کا لحاظ رکھتے ہین اور فرائض وسنن وواجبات ونوافل کی نگاہداشت کرتے ہین شرک وبدعت کا قلع وقمع بطور احسن فرماتے ہین اونپر اپنی راہین اللہ منکشف کر دیتا ہے شیخ عمر مجذوب کثیر المکاشفات تھے - امام شعرانی نے انکے مجاہدہ کا حال لکھا ہے کہ یہ جب سوتے تو کیا سوتے سر زمین پر نہین رکھتے اور رات کے اکثر حصے کو بیداری مین کاٹتے سجدہ ورکوع مین مشغول رہتے - رباعی - تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات * تو یہ بھی نکرلے زلف یار ہاری رات چلا ہے روز قیامت برابری کرنے * تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری رات * بڑا مجاہدہ نفس کا یہ ہے کہ اللہ کی راہ مین جہاد کافرون پر محض اسلام کی ترقی کے لئے کرے - دولت و وجاہت مقصود نہو بقول مولانا خرم علی صاحب کے * اے گروہ فقرا نفس کشی کو دستاویز عمل نفس کشی کون ہے بہتر زجہاد * اور جب جہاد کا موقع موانعات شرعیہ کی جہت سے

کیونکہ اسمین ملے تو مجاہدہ نفس کا اور زد و عبادات۔ ترک شہوات ہی سے غنیمت ہے۔ گندم اگر
بہم نرسد جو غنیمت است۔ لیکن اپنے حق مین دعا کرنے سے اپنی زبان و دل کو نہ روکے
کہ ہملوگونکو اللہ اپنی راہ مین شہادت نصیب کرے اور ہملوگون کا حشر شہیدون کی ساتھ فرماے
اپنی راہ مین جان کو قربان کرنیکی توفیق دے۔ اور مال کو نثار کرنیکی ہدایت بخشے
معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ جو شخص صدق دل سے اللہ کی راہ مین شہید ہونیکو
اللہ سے مانگے اللہ اوسکو اجر شہید کا عنایت فرمائیگا اگرچہ وہ مرا ہو اپنے بچھونے پر
صحابہ کرام کے وقت مین یہی جہاد یعنی ایک گھنٹہ اللہ کی راہ مین ترقی اسلام کیلئے
لڑنا سو برس کے مراقبہ و مشاہدہ کا کام دیتا تھا۔ اسی سے سب راہین منکشف ہو جاتی تھین
طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ انکی روزانہ آمدنی ایک ہزار تھی۔ ایکدن سو ہزار
صدقہ دے اتنا کپڑا نہ تھا کہ پہنکر مسجد مین جاتے تنم زبند لباس تکلف آزاد ست
برہنگی بہ برم خلعت خداداد ست۔ جنگ احد مین ہمراہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مجاہد مستقل
رہے اور اپنی جان کو سپر بنایا۔ ہاتھہ شل ہو گیا چوبیس زخم تھے۔ اس آیت مین یہ بھی
بیان ہے کہ اللہ محسنین کی ساتھ ہے۔ محسنین سے مراد مخلصین اور اہل مراقبہ ہین بدلیل
حدیث جبرئیل علیہ السلام کے اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ رواہ مسلم اس سے مراقبہ و مشاہدہ
دونون ثابت ہوتا ہے۔ پہلا مرتبہ اولیاء اللہ کا ہے۔ اور دوسرا مرتبہ اہل ارادت کا ہے
بعضون نے کہا ہے کہ پہلا مرتبہ نبیون کا ہے اور دوسرا مرتبہ اون لوگونکا ہے جو نبی نہین ہین
قال تعالیٰ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ یہ خطاب ہے شیطان
کو کہ تیرا زور میرے بندون پر نہین چلیگا۔ بندے سے مراد انبیاء علیہم السلام

اور اولیاء اللہ رح ہین فی الحقیقت خدا کے بندے یہی لوگ ہین ورنہ آور ونکو صلاحیت ہونیکی نہین۔ اسمین انبیاء علیہ السلام معصوم ہین اور اولیاء اللہ محفوظ ہین اونسے خلاف مرضی خدا کے کوئی کام ہی نہین ہوگا اور اونسے اگر احیاناً ہوا تو وہ اصرار کرنیسے بہت دور ہین۔ پھر جس سے خلاف رضامندی خدا کی کام ہوا اور اوسپر اصرار ثابت ہوا تو سمجھو حفاظت کی باگ ڈھیلی کردیگئی ہا اولیاء اللہ خاصان خدا سے خارج ہوئے جو مسلمان شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امیدوار ہی وہ خلاف کتاب سنت کی کیونکر کریگا اور اگر کریگا تو وہ ولی اللہ نہین۔ قال تعالیٰ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اونکو چاہتا ہی اور وے اللہ کو دوست رکھتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ ولایت نام محبت کرنیکا ہے خدا کی ساتھ اور فی الحقیقت یہی ثمرہ ہی ان سارے مجاہدات و ریاضات کا۔ کسی نے ایک صاحبدل سے پوچھا کہ عارف یعنی اہل محبت کی کیا صفت ہے فرمایا اہل نار کی لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ؎ گہ بلطفم می نوازد گہ بنازم میکشد ٭ زندہ می سازد مرا آن شوخ بازم میکشد ؎ وہ وصل کی وعدے وہ شب ہجر کے صدمے ٭ مرنے نہین دیتے مجھے جینے نہین دیتے ؎ دوگونہ رنج و عذابست جان مجنون را ٭ بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلے۔ انہ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ یعنی یہ وہ لوگ ہین جنہون نے سچ کر دکھلایا وہ اقرار جو اللہ سے کیا تھا۔ یہ آیت دلیل ہی استقامت شرع پر۔ صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ولایت استقامت کا نام ہی۔ اور اولوگونکا کام وعدیکا سچا کرتا ہی۔ ولی اللہ وہی ہی کہ جو اللہ پاک کے عہد الست کو پوریطرح ایفا کرے اور عہد الست مین ربوبیت اور الوہیت دونون داخل ہی ایسی استقامت اولیاء اللہ کو اس عہد پورا کرنے مین ہی کہ جان و مال انکا اس عہد کے پورا کرنے مین کام آوے تو مقام فخر ہے۔ اسپر بھی جو پورا ہو تو خوش نصیبی ہی۔ حضرت عمر رض مرنیکے وقت فرماتے تھے کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا سے ایسا جاؤن جیسا آیا تھا۔ نہ مجھکو اجر ملے

نہ بجہپر ورز ہو۔ چونکہ اوسکی ذات بے نیاز ہے اسیلئے بجز استقامت شریعت وعمل کتاب
اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کے کچھہ اس راہ مین بکار آمد نہین سے بیٹھے ہین ترددر پہ کچھہ کرکے
اوٹھین گے۔ یا وصل ہی ہو جائیگا یا مرکے اوٹھین گے۔ احمد بن ابی الحسین رفاعی رح سے
کسی نے پوچھا کہ مستقل شخص کی کیا تعریف ہی۔ جواب دیا کہ چوٹی پر پہاڑ کی ایسی مضبوطی سے تیر کو
گاڑ دین کہ اوس تیر کو ہشت گانہ ہوا متغیر نکر سکین۔ مرد مستقل وہ ہی جو مانند اوس تیر کے
احکام شریعت کی بجا آوری مین دل سے مضبوط ہو۔ کسی قسم کی مصائب الم ودرد وقلق سے دل اوسکا
اتباع سے نہ ڈولے ؎ اگر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگے ؛ نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد ؛
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ۔ یہ وہ لوگ ہین کہ اللہ کی یاد سے
تجارۃ اور دنیا کا دھندھا انکو نہین روک سکتا ہی۔ آیت دلیل ہی کہ اولیاء اللہ کو اللہ کی یاد
سے ایکدم غفلت نہین ہے۔ تجارت انکی خلوص نیت سی عین عبادت ہی۔ زراعت عین طاعت ہی۔ ایسا
نام خلوت در انجمن ہی ؎ اگر مال وجاہ ست زرع وتجارت ؛ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی ؛
حدیث مین ہی کہ قیامت کے دن وہ شخص جسکا دل مسجد سی متعلق ہی گویا خود نماز پڑھکر چلے جاتے ہین لیکن انکو
دوسرے وقت تک انتظاری کرنیکو چھوڑی جاتے ہین ؎ اوٹھا تو لائے بجھی میرے ہمنشین آذوق ؛ رہیگا
تیرے عوض میرا کوی یار مین دل ؛ امام یافعی رح فضیلت اولیاء اللہ مین دس آیتونکو لکھکر کے
فرماتے ہین اگرچہ آیات فضائل مین بیشمار ہین لیکن مین نے اسی دس آیت پر اکتفا کیا بعد مین
امام یافعی رح نے دس حدیثین فضائل مین بیان کی ہین اوسکو مین اسجگہ لکھتا ہون۔
اگرچہ احادیث فضائل اولیاء اللہ مین ہزارون ہین لیکن رسالے کے طول نہ ہونیکی
خیال سے اونمین مین سے بعض حدیثون کو گزارش کرتا ہون گو یہ حدیثین بھی اپنی جگہ
پر شرح کیلئے مستقل کتاب ڈھونڈتی ہین اور اس مختصر تحریر سے اس خصوص مین

جب اپنی ہی حریص طبیعت کی تشفی نہین ہوتی ہی تو پھر ناظرین کی تشفی کیونکر ہوگی *
حریص انگند لذت دو عالم سیر * ہمیشہ آتش سوزندہ اشتہا دارد * کیونکہ اولیاء اللہ
خاصان خدا کا تذکرہ خیر محض ذکر ہی ذکر ہے جسکی کثرت قلت ہی۔ جسکا بیان منزہ ہی۔
جسکا انہماک انابت ہی لیکن بمقتضای غالب مرحوم کے * یار سے چھیڑ چلی جاے اسد
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی * اختصاراً عرض کرتا ہون۔
حدیث اول ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اللہ ارشاد کرتا ہی جسنے دشمن رکھا میرے کسی ولی کو تو خبردار کرتا ہون اوسکو واسطے جنگ کے
تقرب نکیا میری طرف کسی بندے نے کسی چیز سے جو مجھکو بہت محبوب ہی۔ اوس چیز سے جو فرض
کی ہی مین نے اوسپر۔ ہمیشہ تقرب کرتا ہی بندہ میرا میری طرف نوافل سے یہانتک کہ مین اوسکو
چاہنے لگتا ہون پھر جب وہ میرا پیارا ہو جاتا ہی تو مین اوسکا کان ہو جاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے
اور آنکھ ہو جاتا ہون جس سے وہ دیکھتا ہی۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہی۔ اور پاؤن
ہو جاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر اگر وہ مجھسے مانگیگا تو مین اوسکو دونگا اور پناہ پکڑیگا
تو پناہ دونگا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ اولیاء اللہ کا تمام فرائض پر عمل کرنا اور نوافل کا ادا کرنا
اور تمام محارم سے بچنا اونکو ایسا بنا دیتا ہی کہ اللہ کو بھی اونکی مرضیات و خواہش دلی کا اوتنا ہی خیال
ہو جاتا ہے۔ جتنا یہ اوسکی مرضیات کی طلب مین مرمٹے ہین۔ جان کو جان سمال کو مال
نہین خیال کیا ہے ویسے ہی تمام دنیا اوپر جان و مال نثار کرنے کو تیار ہی * تو ہم گردن از
حکم داور مپیچ * کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ * جیسے تمام دنیا کے لوگون سوا اللہ کی محبت اونپر
غالب ہوئی۔ اوسیطرح تمام دنیا کے لوگون پر اونکی بزرگی و کرامت کو ثابت کر دیتا ہی۔ یہ حدیث
دلیل ہی کہ اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤن۔ کان آنکھ کوئی بھی خلاف مرضی رب کے حرکت نہین کرتے

قلب کے صالح ہوجانے سے سب عضو صالح ہوگئے ہین - چلتے ہین توراہ خدا مین - کسی کو پکڑتے ہین
تو خدا ہی کی رضامندی کیلئے - دیکھتے ہین تو اللہ ہی کی قدرت کو - سنتے ہین تو خدا ہی کی بات
سہ تفاوت ہست میان شنیدنِ من و تو ÷ تو بستن در و من فتح باب می شنوم ÷ یہ آخر مرتبہ ولایت
کا ہو کہ اس مرتبہ مین ایسے کامل محفوظ ہوجاتے ہین کہ انکی ہر حرکت کی حفاظت ہوتی ہے - کہ کوئی اشارہ
کنایہ انکا خلاف مرضی نہو کہ ضائع جاسے - اور مخلوق مین کسی کی ہو گویا یہ اللہ کی مرضیات ورموز
سلطنت سے ایسا واقف ہوجاتے ہین - اور اللہ پاک کی قضا و قدر سے ایسے آگاہ ہوجاتے ہین کہ جب دعا
کی تو ایسی دعا کہ تیر بہدف ہو مانگا تو ایسا مانگا کہ جسکا دینا ہی ہو - وَقَالَ صَوَابًا - اِلَّا لِمَنِ
ارْتَضٰی سے اسیکی طرف کنایہ ہو - اسیواسطے صحبت مین لی کے محروم سعادت سے وہی رہتا ہے -
جسکی نسبت رب المعبود کی خواہش نہین - اسیرا نہیں کے حق مین فائدہ نہین کرتی جسکے حق
مین خدا کا حکم نہین اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ بدبخت وہ ہو جو قضا و قدر مین
بدبخت ہوچکا سہ تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ÷ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
سہ جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ÷ کون رہبر ہوسکے جب خضر بہکانے لگے ۔ اولیاء اللہ
سے کسیکا کام نہ نکلا تو وہ اونکی ولایت و بزرگی سے منحرف ہوجاتے ہین یہ انحراف اونکی خدا سے لڑائی
ہے - یا اولیاء اللہ کا کسیکی طرف متوجہ نہونا یہ اولیاء اللہ کی بدخلقی نہین ہو بلکہ اوسکی قسمت کی
کجی ہے - اولیاء اللہ کی عدم توجہ پر خدا پر قانع و متوکل نہونا اپنے کام نہ نکلنے پر خدا پر بھروسا
نکرنا یہی تو عین ظہور شامت ہو اور یہی دعوے کی دلیل ہو - ظاہرا کج فہم کے نزدیک مصادرہ
علی المطلوب ہو لیکن فہم سلیم کو یہ نکتہ محبوب ہے - اس حدیث کے فرائض کی تحت مین
نماز روزہ حج و زکوۃ جہاد داخل ہو اور یہی کل محارم حرمت زنا - حرمت مسکرات حرمت
ربا اور کل محارم جنسے بچنا فرض ہے داخل ہین - ابن قیم رحمہ نے رسالہ شکر صبر

ہین ثابت کیا ہو کہ اللہ تعالے کو نیکی کا کرنا بہ نسبت بچنے گناہ کے محبوب زیادہ ہو۔ گناہ کی چھوڑ دینے
اور توبہ کرنے سے رتبہ صلاحیت کا حاصل ہوتا ہے اور بندگی کو کرنے سے مرتبہ محبوبیت کا ملتا
ہے۔ پھر جب فرائض پر اضافہ نوافل کا کیا جاتا ہی تو اور بھی رتبہ تقرب کا دوبالا ہوتا ہی یہانتک
کہ سارے حرکات و سکنات صاحب نوافل کی اللہ کے حکم و مرضی کے مطابق ہونے لگتے
ہین پھر ایسے شخص کی دعا و استغفار ـ طلب و استدعا قبولی ہوئی ہوتی ہے کہین نہین
رکتی ہے ؂ کرون تو نالہ مگر مجھکو اسکا ڈر بھی ہے ❊ کہ ساتھ ساتھ مری آہ کے اثر بھی ہے ❊

حدیث دوسری فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے لوگ گرد آلودہ پریشان
صورت ہوتے ہین اور میلے کچیلے لباس ہین بسر کرتے ہین سدروازون سے کھدیڑے جاتے ہین
پروا اونکی نہین کیجاتی ہی۔ وہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ کے بھروسے پر تو اللہ اونکو سچا کرے
یعنی دنیا مین بطور کس مپرسون کے رہتے ہین۔ کسیکو اونکی طرف التفات نہین ظاہر
مین افلاس ہی۔ ویران جگہون مین یا مسجدون خانقاہون جھونپڑون مین رہتے ہین
آنکی عبادت فرائض اور ذکر اونسے نہین چھوٹتا ہے ذکر سے دل مطمئن ہے۔
باطن دیکھیے وہ مالا مال ہین ایسے لوگ خدا کے ایسے پیارے بندے ہین کہ اللہ اونکی قسم کو
جھوٹی نہین کرتا جس بات پر خدا پر بھروسا کرکے اللہ ہی کے واسطے قسم کھا بیٹھتے
ہین اللہ اونکی عزت رکھ لیتا ہو مصرعہ کہ ساکنان در دوست خاکسار انند ❊ ؂
خاکساران جہان را بحقارت منگر ❊ تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد ❊ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک حکی جلبلی صوت کو پسند نہین کرتا ہے بلکہ دلکی نیک خصلت خدا کو
بھاتی ہے پاک پروردگار اپنے بندے کی زینت باطن کو دیکھتا ہے زینت ظاہری چندان
منظور نظر نہین۔ ہان جو زینت ظاہری بمعیت زینت باطنی کے ہو وہ البتہ محبوب تر ہے

حدیث مین آیا ہی کہ اپنی صورت اللہ ہی کے واسطے پریشان اور وضع وحشت ناک بنائے
رکھنا ایمان کی علامت ہی اَلَا اِنَّ البَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ سے ہماری حالت
بینایی کیون نہ سمجھین گے + ہین وہ بھی آتش الفت کا داغ کھائے ہوئے -
حدیث تیسری جو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین اور وہ
صحیحین مین موجود ہی ایک آدمی نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کون شخص
افضل ہے فرمایا وہ مومن جو جہاد کرتا ہے اپنے جان و مال سے راہ خدا مین پھر کون فرمایا
وہ شخص جو کسی ایک درہ مین درہ کے پہاڑ سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہی دوسری روایت
مین یون ہی کہ اللہ سے ڈرتا ہے لوگون کو اپنی شر سے بچاتا ہے - آس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بہت بڑے اولیاء اللہ سے مجاہدین ہین جو نفس کی راہ مین اپنی جان و مال
سے جہاد کرتے ہین - آنکی نفس کشی اوس درجے کی ہے یہ لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مین اول طبقہ کے ہین - انھین کی شان مین وارد ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ
نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ - یہ اس کام مین صرف اللہ کی رضامندی ڈھونڈھتے
ہین - یہ اللہ کی راہ مین جان دینے جاتے ہین انکو کہان فرصت کہ کسی اور چیز کی تمنا
کرین - جناب سید احمد صاحب مجدد الف ثالث علیہ الرحمۃ یہ شعر اکثر پڑھتے تھے ؎
گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم + گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید + ان سے بعد شہادت
کے بھی پوچھئے تو یہی کہین گے کہ مجھے ہزار مرتبہ جان دیجائے اور مین اپنی جان
اوسکی راہ مین نثار کرتا ہون - لوگ جنت ونعیم مین ہین اور مین بار بار زندہ کیا جاؤن
اور شہید کیا جاؤن چونکہ یہ لوگ اس درجے اللہ کی راہ مین جان دینے کو دوست رکھتے ہین
مین سب انکا خطاب آیا کہ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاۗءٌ

انکو مردہ مت کہو بلکہ زندہ کہو جیسے مولانا اسمعیل رح صاحب شہید کہ اعلےٰ درجہ کے شہید تھے
جو انکو برا جانے اور انکی غیبت کریں وہ بموجب حدیث کے خدا سے لڑنے کو تیار ہوا پھر جو خدا سے لڑا وہ کہین کا نرہا۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا
شہدا اور اول درجے کے اولیاء اللہ ہین۔ یہی لوگ طالب مولے ہین جنکو مرد کہتے ہین۔ انکی تمنا
حور و قصور کی نہین ہے ؎ حاجی برہ کعبہ و من طالب دیدار ❊ او خانہ ہمی جوید و من صاحب خانہ۔ اسکے معنی
یہ نہین ہین کہ وہ جنت کو بری چیز سمجھتے ہین یا اوس سے متنفر ہین۔ یا وہ جنت مین نہین رہینگے
جو صاحب خانہ کا دوست ہوگا کیا دوست اوس کے گھر کے لئے اغماض کریگا۔ لیکن خالص دوست
وہی ہوتا ہے جو مالک مکان ہی کی تمنائے لقا مین آتا ہے درانحالیکہ وہ جانتا ہے کہ جائینگے تو اونکے
مکان مین تو قیام ہو ہی گا۔ پھر مکان کی تمنا مین جانا نقصان مراتب نہین تو کیا ہے۔ رسم دنیا پر
غور کیجیے کہ کوئی بالذات مکان دیکھنے کو جائے اور مالک مکان سے ملاقات کی نیت بالعرض رکھے۔ اور ایک
شخص صرف مالک مکان کی ملاقات کو جائے اور سمجھے کہ بہ نیت مکان کے جانا تو حقیقت مین اونکی
مہمان جانا ہی نہین ہے تو ایسی صورت مین مالک مکان یہی کہیگا کہ آپ میری ملاقات کیلیے آئے تھے
اور آپ میرا مکان دیکھنے آئے تھے۔ اگرچہ جو شخص مکان دیکھنے کو آیا تھا اوس سے بھی ایک معنی
کر کے خوش ہے کہ آپ کو خلوص ہے جب ہی تو میرا مکان بھایا کہ دیکھنے کو تشریف لائے۔ دوسرے کو کہے گا
کہ آپ کو یہان تک صرف میری محبت کھینچ لائی ہے۔ دونون کو مراتب مین آسمان و زمین کا فرق
ہے ؎ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ❊ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند۔ اس حدیث
مین دوسرے درجے کے اولیاء اللہ کا ذکر ہے کہ جن سے جہاد بسبب کسی مانع یا عجز کے نہین ہوسکتا
تو وہ الگ تھلگ عزلت مین اپنے خدا کو یاد کرتے ہین اور لوگون کو اپنی شر سے محفوظ رکھتے ہین
زیادہ اختلاط مین ایسا ہو کہ ہم سے کچھ مخلوق خدا کو اذیت پہونچے بعضے گھر ہی مین نماز فرائض جماعت
کے ساتھ ادا کر کے خلوت پسند ہو جاتے ہین اور تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا پر عمل فرماتے ہین ؎

ہب یدم از ہمہ خواہم کہ زین بیش + کنجے گزینم و بپرستم خدای را + اور بعضے کسی پہاڑ مین
خلوق کی فتنہ کی ڈر سے زندگی بسر کرتے ہین - اور بہ سبب ذکر و عبادت خدا کی مسرت
بشی کی انجمن مین رحمت کی امیدوار رہتے ہین سے ہی آدمی بجاے خود ایک محشر خیال +
ہم انجمن سمجھتے ہین خلوت ہی کیون نہو +

چوتھی حدیث ابن عمرؓ کی مرفوع ہی کہ ہاتھ پکڑ کے منھ نے فرمایا کہ تو دنیا مین
ایسا رہ جیسا کوئی غریب یا مسافر رہتا ہی - ابن عمرؓ بعد اس روایت کے کہا کرتے تھے کہ جب
تو شام کرے تو منتظر صبح کا نرہ - اور جب تو صبح کرے تو انتظار مین شام کے نرہ - اپنی صحت
سے کچھ واسطے زمانہ مرض کے اور اپنی حیات سے کچھ زمانہ موت کے لئے لے لے - یہ بیان حضرت
ابن عمرؓ کا اس بنا پر ہے کہ غریب یا مسافر کا معمول ہوتا ہی کہ صبح یہان تو شام وہان بسر کرتا ہی - دن
یہان تو رات وہان قیام کرتا ہی سے ایک جا رہتے نہین عاشق ناکام کہین + دن کہین
رات کہین صبح کہین شام کہین - جیسے مسافر کو حالت سفر مین کسی چیز سے دل بستگی نہین ہوتی
اسیطرح یہ دنیا ایک مسافر خانہ بلکہ قید خانہ ہی کہ مومن کو یہان کی چیزون کے ساتھ جی نہ لگانا
چاہیے - بلکہ جو زمانہ صحت کا ہو اوسمین وہ کام کرے کہ بیماری مین بکار آمد ہو - اور زندگی مین
ایسا کام نیک اور عمل صالح کرے جس سے موت کے وقت مدد ملے - اس صفت و شان کا جو
شخص ہو وہ ولی اللہ ہی - اسیواسطے اہل سلوک و صوفی مجاہدہ مشاہدہ مراقبہ کو سیر الی اللہ
کہتے ہین یعنی خود مسافر ہین اور یہ کام اونکا سفر الی اللہ ہی جیسے مسافر راہ کی چیزون
کے ساتھ اچھی کیون نہو دل نہین لگاتا کیونکہ جانتا ہو کہ مجھے یہان رہنا بسنا تو ہے نہین
بلکہ سب منہ موڑکر اپنا رستہ لیتا ہو ایسے ہی ولی اللہ طالب دنیا تو ہین نہین کہ یہا کی چیزون
کیساتھ دل لگائین سے دنیا مطلب یا ہمہ دینت باشد + دنیا طلبی نہ آن غرابت باشد +

پانچوین حدیث ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہین کہ بہشت میں فقرار امت اغنیار امت سے پانچ سو برس قبل داخل ہونگے اس حدیث کو ترمذی نے صحیح حسن کہا ہی فقر باعث عزت اولیاء اللہ کا ہے گروہ فقر کو فخر سمجھتے ہیں اور قصداً یہ زہد اختیار کرتے ہین اونکو ذرا بھی پروا نہیں اونکو پادشاہت سحاب پیشاب کردین ہو مال کو غلاظت دہندہ سمجھتے ہیں پھر جسکی جہت سے یاد اللہ اور عبادات فرائض و نوافل مین خلل آنیکا گمان بہی نہین بلکہ یقین ہو وہ اونکے نزدیک کیون بجا نہ لگے۔ ع دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی، دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

چھٹی حدیث صحیحین مین اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم مین کہڑا ہوا دروازہ جنت پر۔ اکثر جنت مین جانیوالے مساکین تھے اور مالدار لوگ روکے گئے تھے۔ یہ حدیث دلیل ہی اولیاء اللہ کی فضیلت پر اسلئے کہ اکثر اولیاء اللہ مساکین سے ہوگذرے ہیں۔ حضرت سید الطائفہ جنید علیہ الرحمۃ کی خانقاہ مین لوگون پر دس دس پانچ پانچ فاقون کی تو ایک بات تھی۔ فقر و مسکنت کو رحمت جانتے تھے۔ بھوک پیاس کو رزق غذا سمجھتے تھے۔ جناب مولانا عبداللہ غزنوی جو ہمارے شاہ ممتاز الحق صاحب کے پیر تھے اونکے یہان پانچ سات فاقہ شب و روز کا کرنا اور کسی پر اسکا علم نہونا ایک معمولی بات تقریباً تھی۔ اور فضل الٰہی سے گھر کے گھر سب ایک ہی رنگ مین رنگے ہوئے تھے۔ صبر و شکر اونکی غذا تھی۔ رضا و تسلیم انکا نان و حلوہ۔ ع خون دل پینے کو اور لخت جگر کھانیکو یہ غذا ملتی ہے جانان تیرے دیوانے کو

ساتوین حدیث صحیحین مین سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے آئی ہی۔ مر رجل ایک آدمی کا گذر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہوا حضرت نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہا تیری رائے حق مین اس آدمی کی کیا ہی جواب دیا کہ یہ ایک آدمی ہی شریف خاندان

غلط نامہ رسالہ ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
10	5	+	[illegible] وسلم مذمین
17	5	محسوطرن	محسوطون
23	1 و 2	لگھتا ہے	لکھتہ ہے
21	3	الاسعوا	اتّسقوا
35	12	ستہ	استہ
53	5	لا محسین	لا یحسن
56	12	علامہ	اسکو علامہ
59	5 / 12	پینہ / گاد ے	نبی گاد ے
65	19	مختصری	مختصری بحث
70	15	تلاتہ	ثلاثہ
73	7	لواقع	لواقح
83	15	لواقع	لواقح
85	7	شدہ ست	شدہ است
86	7	ومغ	دمغ
91	10	ہے	+
93	6	زمزہ	زمرہ
100	13	ہائی	ہان
109	5	جیود	جنود
"	9	جیود	جنود
119	7	مرعوعا	مرفوعاً
129	15	مذطب	مذہب
134	12	فرالدین	فریدالدین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
156	14	مسرا	منہا
202	9	ابن القیم رحمہ نے	ابن القیم
209	1	مضبوطاً کہ	مضبوطاً تعبید
210	14	اور طنوا	اور ثنا
213	7	رباع	دماغ
215	1	اور اور عباوات	اور عبادات
217	8	بیع ولا تجارۃ	تجارۃ ولا بیع
221	15	ان سے	شہیدون سے
222	2	عبت	غیبت
227	19	اوسکا رہ خشر ہوگا	اوسکا حشر ہوگا
229	10	شیلی	تمثیلی
231	4	نالایغی	نالایقی
231	7	جابین	جانین

قطعہ تاریخ از جامع فضل وکمال محبی مخلصی

مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب

فارغ داناپوری عظیم آبادی

چاپ شد آں رسالۂ منزہ یکتا
کہ مثالش ندید چشم کسے
فارغا گوئی سال از سر جود
طبع شد نسخۂ معیب بیسے

۱۳۰۹ھ

رفع الاشتباہ عن صفات اولیاء اللہ

یہ رسالہ اولیاء اللہ کے پہچاننے کا آلہ ہے- اس مین ہر بات پر کتب دینیات اور اقوال صوفیہ کرام کا حوالہ ہے- سچے حامیان خدا کے پہچاننے کی دوربین ہے- اولیاء رحمٰن اور اولیاء شیطان مین ما بہ الامتیاز کا عمدہ متین ہے- ایسے نازک وقت مین کہ اولیاء اللہ کے صفات مین اب اختلاف عظیم واقع ہوا ہے کہ سیکڑون عدو اللہ اولیاء اللہ کہلاتے جاتے ہین- کوئی ہندو بت پرست کو اوسکے سفلی عمال اور عمل کہانت و سحر کا زور شور دیکھکر ولی اللہ کہتا ہے کوئی بدعتی فسق و فجور پر اصرار کرنیوالے مسلمانون کو ولایت خاصہ کا مستحق بتاتا ہے- کوئی ہمیشہ شراب گانجہ- بھنگ چرس اڑانیوالے فقیرون کو ارباب خدا سے گنتا ہے- کوئی نماز نہین پڑھنے ومعازف و مزامیر کو حلال جانکر سننے والے فقیرون کو عارف باللہ شمار کرتا ہے حالانکہ کوئی بھی ان مین سے ولی اللہ نہین- اگرچہ روحانیات اور اوڈ فیلو- تھیاسوفیکل سوسائٹی والون کے خرق عادات بھی کرامات ہی کے مشابہ اور قریب قریب ہین- لیکن اس سے وہ ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین ؎ کیا کہون سیر چمن یار سے رنگ پہ آوے ہے گل کو کیا سونگھون دماغ اپنے مین بو کیسہ آوے ہے ؎

اس رسالے مین اس امر کا واضح بیان ہے کہ صرف متقین اور اتباع شریعت والے ہی حضرات ولی اللہ ہو سکتے ہین- اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ- جن ذات مین اتقا اور اتباع رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی نہین اوسمین ہزار خرق عادات ہی کیون نہین پائی جائے یا اوس سے سیکڑون کشف و کرامات ہی کیون نہ ظہور مین آوین وہ ولی اللہ نہین ہو سکتے ہین چنانچہ سیدنا مخدومنا مخدوم الملک بہاری علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات مین ارشاد فرماتے ہین ؎ ہر کہ بیرون از نسبت درہ او ؎ گر فرشتہ ست خاک بر سر او ؎ اسکے لکھنے وقت اگرچہ بڑی عرق ریزی کیگئی ہے لیکن باینہمہ جانفشانی قیمت کچھ بھی نہین لی گئی صرف علاوہ محصول قیمت واپاری ملک اور ہمارے عقلائے اونکی قدر دانی کا امیدوار ہون- اور انکی اشاعت مین اونکی خصوصی توجہ کا خواستگار ہے

المشتہر ابو المجید عبد الصمد قادری القادری کتب فروش جامع مسجد